روزنامہ
ممبئی رابطہ
مرشدانِ خبر
DAILY MUMBAI RAABTA

JANATA AUTO

CONTACT :9820363818 / 9321177990

ALL TYPES OF IMPORTED & INDIAN CARS, REPAIR, SALE AND PURCHASE

صبح صادق	05:03
طلوع آفتاب	06:19
زوال آفتاب	12:42
غروب آفتاب	07:05

آج کی حدیث

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا ''جب تم میں سے کسی کی اپنے کسی مسلمان بھائی سے ملاقات ہوتو چاہیے کہ اس کوسلام کرے، اگراس کے بعدکوئی درخت یاکوئی دیوار یا کوئی پتھر ان دونوں کے درمیان حائل ہوجائے (اورتھوڑی دیر کے لیے ایک دوسرے سے غائب ہوجائیں) اوراس کے بعدپھر سامنا ہو،تو پھر سلام کرے۔'' (ابوداؤد)

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No. 8, Issue No. 230, Thursday- 20 August, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08

جلدنمبر:۸ ✿ شمارہ نمبر ۲۳۰ ✿ جمعرات ، ۲۰ راگست، ۲۰۲۶، ۶ ربیع الاول ۱۴۴۸ھ ✿ قیمت ۴ روپے، صفحات:۸

ٹی ایم سی رکن پارلیمنٹ مہوا موئترا کے خلاف گرفتاری وارنٹ جاری

ندیا ضلع کے پولیس سپرنٹنڈنٹ اتل وی نے اس بات کی تصدیق کی ہے کہ مہوا موئترا کے خلاف وارنٹ جاری کیا گیا ہے

ترنمول کانگریس (ٹی ایم سی) کی رکن پارلیمنٹ مہوا موئترا کے خلاف گرفتاری وارنٹ جاری کیا گیا ہے۔ ایک شکایت کے معاملے میں کرشن نگر کی تیسری جوڈیشل مجسٹریٹ عدالت نے یہ وارنٹ جاری کیا ہے۔ ندیا ضلع کے پولیس سپرنٹنڈنٹ اتل وی نے اس بات کی تصدیق کی ہے کہ مہوا موئترا کے خلاف وارنٹ جاری کیا گیا ہے۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ کے مطابق یہ معاملہ 'بھارتیہ ناگرک سُرکشا سنہتا' کی دفعہ 227 کے تحت دائر شکایت سے متعلق ہے۔ عدالت نے شکایت کی سماعت کے دوران مہوا موئترا کو کئی بار سمن جاری کیا تھا۔ حالانکہ مقررہ قانونی طریقۂ کار کے تحت سمن جاری ہونے کے باوجود عدالت میں حاضر نہ ہونے پر اب عدالت نے ان کے خلاف گرفتاری وارنٹ جاری کرنے کا حکم دیا ہے۔ پولیس کے مطابق شکایت کے معاملے میں مہوا موئترا کے خلاف 'بھارتیہ نیائے سنہتا' کی کئی دفعات عائد کی گئی ہیں۔ ان میں دفعہ 79: خاتون کی عزت ووقار کی توہین کرنا، دفعہ 196: مختلف گروہوں کے درمیان دشمنی کوفروغ دینا، دفعہ 299: مذہبی جذبات کوٹھیس پہنچانے کے مقصد سے جان بوجھ کراور بدنیتی پر مبنی اقدامات کرنا، دفعہ 351: مجرمانہ دھمکی اور دفعہ 353(2): عوامی طور پر بدامنی پھیلانے یا امن عامہ کومتاثر کرنے والے بیانات دینا یاان کی تشہیر کرنا شامل ہیں۔ ندیا ضلع کے پولیس سپرنٹنڈنٹ اتل وی نے کہا کہ شکایت کے معاملے میں عدالت کی جانب سے مقرر کردہ قانونی طریقۂ کار پر عمل کیا گیا ہے اور اسی کے تحت یہ وارنٹ جاری کیا گیا ہے۔ اس سے قبل ترنمول کانگریس کی رکن پارلیمنٹ مہوا موئترا نے ندیا انتظامیہ پر توہین آمیز رویہ اختیار کرنے کا الزام عائد کیا تھا۔ اس معاملے کو لے کر مہوا موئترا نے لوک سبھا اسپیکر اوم برلا کے سامنے ندیا ضلع کے 3 سینئر افسران کے خلاف استحقاق کا نوٹس دائر کیا ہے، جس میں انہوں نے پارلیمانی پروٹوکول کی خلاف ورزی اور 'توہین آمیز رویے' کا الزام عائد کیا ہے۔ واقعہ 14 اگست کا ہے۔ انتظامیہ کی جانب سے دیر رات ندیا سرکٹ ہاؤس خالی کرنے کے لیے کہے جانے کے بعد تنازعہ اور ٹکراؤ کی صورتحال پیدا ہوئی تھی۔ مہوا موئترا کا کہنا ہے کہ وہ 14 اگست کو شام تقریباً 6 بج کر 15 منٹ پر سرکٹ ہاؤس پہنچی تھیں اور انہیں ان کا معمول کا کمرہ دیا گیا تھا، جہاں چائے اور کھانا پیش کیا گیا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ رات 9 بج کر 47 منٹ پر ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے انہیں فون کر کے احاطہ خالی کرنے کو کہا اور مبینہ طور پر بتایا کہ ہدایات اوپر سے آئی ہیں۔ اس کے بعد ڈپٹی کلکٹر کا واٹس ایپ پیغام آیا، جس میں 12 اگست کا ایک حکم شامل تھا۔ اس حکم میں دیکھ بھال اور صفائی کے کام کا حوالہ دیا گیا تھا۔ مغربی بنگال کے ضلع ندیہ کی کرشن نگر عدالت نے ترنمول کانگریس (TMC) کی رکن پارلیمنٹ مہوا موئترا کے خلاف گرفتاری کا وارنٹ جاری کیا ہے۔ یہ کارروائی عدالت میں بار بار طلب کیے جانے کے باوجود پیش نہ ہونے کی وجہ سے کی گئی ہے۔ مہوا موئترا کے خلاف مبینہ طور پر نفرت انگیز تقریر کرنے اور خواتین کی توہین کرنے کے الزامات کے تحت مقدمہ درج کیا گیا تھا۔ جوڈیشل مجسٹریٹ نے واضح کیا کہ عدالت کی طرف سے بار بار سمن (Summons) جاری کیے گئے تھے، لیکن رکن پارلیمنٹ نے عدالت میں حاضری نہیں دی، جس کے بعد یہ گرفتاری وارنٹ جاری کیا گیا۔ کرشن نگر عدالت نے متعلقہ حکام کو ہدایت دی ہے کہ اس گرفتاری وارنٹ کی تعمیل سے متعلق رپورٹ 28 اگست 2026 تک عدالت میں پیش کی جائے۔ اس ماہ کے اوائل میں، سپریم کورٹ آف انڈیا نے ان کی اس درخواست کو مسترد کر دیا تھا جس میں انہوں نے اشتعال انگیز بیانات کے معاملے میں پولیس کے سامنے ذاتی طور پر پیش ہونے کے بجائے ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے شامل ہونے کی اجازت مانگی تھی۔ حال ہی میں انہوں نے لوک سبھا اسپیکر کو خط لکھ کر یہ شکایت بھی کی تھی کہ انہیں آدھی رات کو ندیہ ضلع انتظامیہ کی طرف سے کرشن نگر کے سرکاری سرکٹ ہاؤس کا کمرہ خالی کرنے کا حکم دیا گیا، جسے انہوں نے خواتین اراکین پارلیمنٹ کے وقار اور سلامتی کے خلاف قرار دیا ہے۔

اگلے حج سیزن کیلئے 75 ممالک کا ہم آہنگی اجلاس

ریاض: سعودی عرب میں وزارت حج وعمرہ نے حج سیزن 1448ھ کے انتظامات وقت سے پہلے ہی شروع کر دیے ہیں۔ اس سلسلے میں دنیا بھر کے 75 سے زیادہ ملکوں کے حج امور کے دفاتر کے ساتھ ابتدائی اجلاسوں کا سلسلہ شروع کردیا گیا تاکہ آنے والے سیزن کیلئے عملی منصوبوں اور تنظیمی ضروریات پر بات چیت کی جا سکے اور حجاج کرام کی مملکت آمد سے قبل تیاریوں اور باہمی ہم آہنگی کو بہتر بنایا جا سکے۔

یہ اجلاس حج سیزن کی ابتدائی منصوبہ بندی کے مراحل کا حصہ ہیں تاکہ وزارت اور حج امور کے دفاتر منظورشدہ ٹائم ٹیبل کے مطابق تیاریوں کا جائزہ لے سکیں۔ طریقہ کار کو واضح بنایا جا سکے اور حجاج کی خدمت پر مامور مختلف اداروں کے درمیان باہمی تعاون کو یقینی بنایا جا سکے۔ ان اجلاسوں میں حج امور کے دفاتر کی جانب سے حج سیزن 1448ھ کیلئے تیار کردہ عملی منصوبوں پر غور کیا جا رہا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ حج امور سے متعلق ہدایات اور ضوابط کا جائزہ بھی لیا جا رہا ہے اور ان دفاتر کی ضروریات پر بحث کی جا رہی ہے۔ ان ملاقاتوں میں سیزن کے خصوصی انتظامات اور طریقہ کار سے متعلق سوالات کا جواب بھی دیا جا رہا ہے تاکہ درپیش مسائل کو وقت سے پہلے حل کیا جا سکے اور حج امور کے دفاتر مقررہ مدت کے اندر اپنی تیاریاں مکمل کر سکیں۔ اس اقدام کا مقصد وزارت حج وعمرہ، حج امور کے دفاتر اور متعلقہ اداروں کے درمیان باہمی تعاون اور ہم آہنگی کو فروغ دینا ہے تاکہ سیزن کیلئے تیاریوں کے معیار کو بہتر بنایا جا سکے اور ضیوف الرحمن کو فراہم کی جانے والی خدمات پر موثر طریقے سے عملدرآمد ہو سکے۔ یہ تمام تیاریاں سعودی قیادت کی ان ہدایات کے تحت کی جا رہی ہیں جن کا مقصد ضیوف الرحمن کی خدمت کیلئے تمام وسائل فراہم کرنا، ان کیلئے مناسکِ حج کی ادائیگی آسان بنانا اور خدمات کے معیار کو اعلیٰ ترین سطح پر لے جانا ہے۔ یہ ابتدائی تیاریاں ''سعودی ویژن 2030'' اور ''ضیوف الرحمن کی خدمت کے پروگرام'' کے اہداف کا حصہ ہیں۔ ان کا مقصد حج کے نظام میں شامل تمام اداروں کے درمیان باہمی تعاون کو مضبوط بنانا، تیاریوں کی سطح کو بلند کرنا اور حجاج کرام کو فراہم کی جانے والی خدمات کے معیار کو بہتر بنانا ہے۔

ستیندر جین کو ۱۴ دن کی عدالتی حراست میں بھیجا گیا

گرفتاری کو غیر قانونی قرار دینے والی عرضی مسترد، ضمانت پر ۲۵ اگست کو سماعت ہوگی۔

دہلی کی راؤز ایونیو عدالت نے دہلی جل بورڈ معاملے میں سابق وزیر ستیندر جین کو 14 دن کی عدالتی حراست میں بھیج دیا۔ گرفتاری کو غیر قانونی قرار دینے والی عرضی مسترد، ضمانت پر 25 اگست کو سماعت ہوگی۔ نئی دہلی: دہلی جل بورڈ سے متعلق مبینہ بدعنوانی کے معاملے میں گرفتار عام آدمی پارٹی کے رہنما اور دہلی حکومت کے سابق وزیر ستیندر جین کو راؤز ایونیو عدالت نے عدالتی حراست میں بھیج دیا ہے۔ عدالت نے ستیندر جین کی گرفتاری کو غیر قانونی قرار دینے کی درخواست بھی مسترد کر دی۔ ان کی ضمانت کی درخواست پر 25 اگست کو سماعت ہوگی۔ راؤز ایونیو عدالت نے ستیندر جین کی ضمانت کی درخواست پر انسداد بدعنوانی شاخ (اے سی بی) کو نوٹس جاری کیا ہے۔ عدالت نے اس معاملے میں گرفتار دیگر ملزمان میں سے ایک انکت شریواستو کو دو دن کی پولیس حراست میں بھیجنے کا حکم دیا، جبکہ ستیندر جین سمیت باقی پانچ ملزمان کو 14 دن کی عدالتی حراست میں بھیج دیا گیا۔ اے سی بی نے دہلی جل بورڈ کے سیوریج ٹریٹمنٹ پلانٹ (ایس ٹی پی) سے متعلق ٹینڈر میں مبینہ بے ضابطگیوں اور بدعنوانی کے الزام میں منگل، 18 اگست کو چھ افراد کو گرفتار کیا تھا۔ گرفتار ہونے والوں میں ستیندر جین کے علاوہ دہلی جل بورڈ کے سابق چیف ایگزیکٹو افسر اور آئی اے ایس افسر ادت پرکاش رائے، دہلی جل بورڈ کے سابق کنٹر یکچوئل کنسلٹنٹ انکت شریواستو، اے این انٹر پرائز ز کے مالک ناگیندر یادو، یوروٹیک انوائرمنٹ پرائیویٹ لمیٹڈ کے مالک راجا کمار گرا اور سر بجنہار کے مالک پنکج ورما شامل ہیں۔ ادت پرکاش رائے کی ضمانت کی درخواست پر بھی عدالت میں سماعت ہوگی۔ ان کی درخواست پر جمعرات، 20 اگست کو سماعت مقرر کی گئی ہے۔ اے سی بی کے مطابق اس معاملے میں ایف آئی آر 11 مئی 2024 کو درج کی گئی تھی۔ مقدمے میں انسداد بدعنوانی قانون کے علاوہ دھوکہ دہی، مجرمانہ اعتماد شکنی اور مجرمانہ سازش سے متعلق دفعات عائد کی گئی ہیں۔ تحقیقاتی ایجنسی کا الزام ہے کہ ٹینڈر کی تکنیکی شرائط اور اسپیسفکیشن میں مبینہ طور پر ایسی تبدیلیاں کی گئیں جن سے ایک مخصوص ٹیکنالوجی فراہم کرنے والی کمپنی، یوروٹیک انوائرمنٹ پرائیویٹ لمیٹڈ، کو فائدہ پہنچایا جا سکے۔

زون چیئرمین کے دفتر میں کانگریس کونسلر حاجی ظریف پر حملہ، گوپال رائے کے بھائی پر سازش کا الزام

دہلی میونسپل کارپوریشن کے شمال مشرقی زون چیئرمین کے دفتر میں کانگریس کونسلر حاجی ظریف پر حملہ ہوا۔

نئی دہلی: دہلی میونسپل کارپوریشن (ایم سی ڈی) کے شمال مشرقی زون کے چیئرمین کے دفتر میں بدھ کو اس وقت زبردست ہنگامہ ہو گیا، جب کبیر نگر وارڈ سے کانگریس کے کونسلر حاجی ظریف پر حملہ کیا گیا۔ اس دوران گالی گلوچ اور ہاتھا پائی بھی ہوئی۔ حالات کشیدہ ہونے پر زون چیئرمین پنکج لوتھرا کو اپنا دفتر چھوڑنا پڑا۔ واقعے کی ویڈیوز سوشل میڈیا پر وائرل ہو رہی ہیں۔ ابتدائی اطلاعات کے مطابق حاجی ظریف پر حملہ مقامی لوگوں اور کچھ وکلا نے کیا، تاہم وہ بال بال بچ گئے۔ کانگریس کونسلر نے ایک یوٹیوب چینل سے بات کرتے ہوئے الزام عائد کیا کہ یہ واقعہ ان کے خلاف رچی گئی سازش کا نتیجہ ہے۔ حاجی ظریف کے مطابق ان کے وارڈ میں دہلی پولیوشن کنٹرول کمیٹی (ڈی پی سی سی) کی جانب سے آلودگی کے خلاف کارروائی کی جا رہی ہے۔ حکام ایک کیمیکل فیکٹری کو سیل کرنے کے لیے گئے تھے۔ کونسلر نے کہا کہ انہوں نے بدھ کی صبح پریس کانفرنس کر کے واضح کیا تھا کہ فیکٹری کے خلاف کارروائی سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ فیکٹری کی زمین کے مالک اورنگزیب چوہان، بنٹی، ایلو اور ہمایوں کو مقامی رکن اسمبلی گوپال رائے کی حمایت حاصل ہے۔ حاجی ظریف کے مطابق تقریباً 100 افراد نے ایک روز قبل ان کے گھر کے باہر نعرے بازی کی تھی۔ خطرہ محسوس ہونے پر انہوں نے ویلکم تھانے کے ایس ایچ او کو شکایت دی اور ایک پین ڈرائیو بھی فراہم کی، لیکن ان کا الزام ہے کہ اس کے باوجود انہیں سکیورٹی فراہم نہیں کی گئی۔ کونسلر نے بتایا کہ وہ روزمرہ کی طرح ایم سی ڈی کے شمال مشرقی زون کے دفتر پہنچے تھے۔ کار سے اترتے ہی تقریباً 15 سے 20 افراد نے ان کے ساتھ گالی گلوچ شروع کر دی۔ انہوں نے ہمایوں کبیر، بنٹی اور اورنگزیب کو ان افراد میں شامل بتایا اور کہا کہ وہ انہیں چہرے سے پہچانتے ہیں۔ حاجی ظریف کے مطابق صورتحال کو دیکھتے ہوئے وہ لوگ بھاگ کر زون چیئرمین پنکج لوتھرا کے دفتر میں داخل ہوئے، لیکن حملہ آور بھی دفتر میں داخل ہو گئے اور انہیں کرسی سے مارنے کی کوشش کی۔ انہوں نے کہا کہ موقع پر ایس ایچ او اور پولیس اہلکار موجود تھے، جس کی وجہ سے صورتحال مزید سنگین ہونے سے بچ گئی۔ آخر میں حاجی ظریف نے الزام لگایا کہ اس پورے معاملے کی سازش رچنے والا کوئی اور نہیں بلکہ رکن اسمبلی گوپال رائے کا بھائی یوگیندر رائے ہے۔ تاہم، ان الزامات پر متعلقہ افراد یا پولیس کا موقف سامنے نہیں آیا ہے۔

سپریم کورٹ پہنچا 'کالا ہرن' فلم تنازعہ

سلمان خان کو راحت دینے والے ہائی کورٹ کے حکم کو چیلنج

دہلی ہائی کورٹ نے 27 جولائی کو سلمان خان کی درخواست پر سماعت کرتے ہوئے امت جانی کو فلم 'کالا ہرن' سے متعلق ویڈیوز سوشل میڈیا سے ہٹانے کا حکم دیا تھا۔ طویل عرصے سے فلم 'کالا ہرن: دی بیٹل فار لیگیسی' کے حوالے سے معاملہ گرم ہے۔ گزشتہ ماہ دہلی ہائی کورٹ سے سلمان خان کو بڑی راحت ملی تھی۔ عدالت نے اس فلم کے پروڈیوسر امت جانی کو پھٹکار لگائی تھی اور سوشل میڈیا سے اس فلم سے متعلق تمام ویڈیوز ہٹانے کا حکم دیا تھا۔ حالانکہ اب خبر ہے کہ دہلی ہائی کورٹ کے اس فیصلے کے خلاف امت جانی سپریم کورٹ پہنچے ہیں۔ انہوں نے سپریم کورٹ میں ایک عرضی داخل کی ہے اور دہلی ہائی کورٹ کے اس حکم کو چیلنج کیا ہے۔ امت جانی نے دلیل دی کہ یہ حکم اظہار رائے کی آزادی کو محدود کرتا ہے اور انہوں نے اس پر روک لگانے کا مطالبہ کیا ہے۔ ہائی کورٹ نے اس سے قبل امت جانی سے کہا تھا کہ وہ خود کو قانون سے بالاتر نہیں سمجھ سکتے۔ ان کے وکیل نے دلیل دی کہ یہ صرف ایک ٹیزر تھا اور اس سے سلمان خان کے پرسنالٹی رائٹس کی خلاف ورزی نہیں ہوئی۔ دوسری جانب سلمان خان کے وکیل نے کہا تھا کہ زیادہ تر معاملات میں بری ہونے کے باوجود اس فلم کا استعمال انہیں نشانہ بنانے کے لیے کیا جا رہا ہے۔ دہلی ہائی کورٹ نے 27 جولائی کو سلمان خان کی درخواست پر سماعت کرتے ہوئے امت جانی کو فلم 'کالا ہرن' سے متعلق ویڈیوز سوشل میڈیا سے ہٹانے کا حکم دیا تھا۔ اب دیکھنا ہوگا کہ سپریم کورٹ میں اس معاملے میں کیا کچھ ہوتا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ امت جانی نے جب 'کالا ہرن' کا ٹیزر ریلیز کیا تھا اس کے بعد ہی تنازعہ کھڑا ہو گیا تھا۔ سلمان خان نے فلم کی ریلیز پر روک لگانے کا مطالبہ کیا تھا۔ انہوں نے دہلی ہائی کورٹ میں درخواست دائر کرتے ہوئے اپنے پرسنالٹی رائٹس کے تحفظ کا مطالبہ کیا تھا۔ سلمان خان کی جانب سے کہا گیا تھا کہ ان کی شناخت اور شبیہ کا ان کی اجازت کے بغیر غلط طریقے سے استعمال کیا جا رہا ہے اور ان کے حوالے سے لوگوں میں غلط فہمی پھیلائی جا رہی ہے۔

انکیتا بھنڈاری قتل معاملہ:

ہائی کورٹ نے تینوں مجرموں کی ضمانت کی درخواستیں کیں خارج

دہرادون: اتراکھنڈ ہائی کورٹ کی نینی تال بینچ نے انکیتا بھنڈاری قتل معاملے میں عمر قید کی سزا پانے والے تینوں مجرموں کی ضمانت کی درخواستیں خارج کر دی ہیں۔ عدالت کے اس فیصلے کے بعد پلکت آریہ، سوربھ بھاسکر اور انکت گپتا کو فی الحال جیل میں ہی رہنا ہوگا۔ تینوں نے نچلی عدالت سے عمر قید کی سزا سنائے جانے کے بعد ہائی کورٹ سے ضمانت کی درخواست کی تھی۔ اس معاملے کی سماعت ہائی کورٹ کی ڈویژن بینچ نے مسلسل دو دن تک کی۔ جسٹس رویندر میٹھانی اور جسٹس سدھارتھ شاہ کی بینچ کے سامنے دفاع اور استغاثہ کے وکلا نے اپنے اپنے دلائل پیش کیے۔ دفاع کی جانب سے تینوں مجرموں کو ضمانت دینے کے لیے مختلف دلائل دیے گئے، جبکہ استغاثہ نے ضمانت کی درخواستوں کی سخت مخالفت کی اور مقدمے سے متعلق اہم شواہد اور ثبوت عدالت کے سامنے رکھے۔ استغاثہ نے نچلی عدالت کے اس فیصلے کا بھی حوالہ دیا، جس میں پلکت آریہ، سوربھ بھاسکر اور انکت گپتا کو انکیتا بھنڈاری کے قتل اور اس معاملے سے متعلق شواہد مٹانے کا قصوروار قرار دیتے ہوئے عمر قید کی سزا سنائی گئی تھی۔ دونوں جانب کے دلائل مکمل ہونے کے بعد ہائی کورٹ نے اپنا فیصلہ محفوظ کر لیا تھا۔ بعد ازاں عدالت نے تینوں کی ضمانت درخواستیں خارج کر دیں۔ انکیتا بھنڈاری قتل معاملہ ستمبر 2022 کا ہے۔ انکیتا رشی کیش کے قریب پہاڑی علاقے میں واقع ونترا ریزورٹ میں ریسپشنسٹ کے طور پر کام کرتی تھیں۔ 18 ستمبر 2022 کو وہ مشتبہ حالات میں لاپتہ ہو گئی تھیں۔ ان کے لاپتہ ہونے کے بعد اہل خانہ اور مقامی لوگوں نے ان کی تلاش شروع کی۔ پولیس کی تفتیش آگے بڑھنے کے ساتھ یہ معاملہ محض گمشدگی کا نہیں بلکہ قتل کا نکلا۔ 24 ستمبر 2022 کو انکیتا کی لاش چیلا بیراج سے برآمد ہوئی۔ لاش ملنے کے بعد پولیس نے ریزورٹ کے اس وقت کے مالک پلکت آریہ کو گرفتار کیا۔ اس کے ساتھ سوربھ بھاسکر اور انکت گپتا کو بھی گرفتار کیا گیا۔ واقعے کے بعد پورے اتراکھنڈ میں شدید غم وغصہ دیکھنے میں آیا۔ مختلف مقامات پر احتجاج ہوئے اور لوگوں نے انکیتا کے لیے انصاف کا مطالبہ کیا۔ مظاہرین نے ملزمان کو سخت ترین سزا دینے کا مطالبہ کیا تھا۔ یہ معاملہ بعد میں کوٹ دوار کی عدالت میں چلا۔ کوٹ دوار کی اس وقت کی ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج رینا نیگی کی عدالت نے پلکت آریہ، سوربھ بھاسکر اور انکت گپتا کو انکیتا کے قتل اور شواہد مٹانے کا قصوروار قرار دیتے ہوئے تینوں کو عمر قید کی سزا سنائی تھی۔

مختصر مگر اہم خبریں

ہندوستان نے فلسطینی ریاست کی حمایت کی

دو ریاستی حل کی حمایت کا اعادہ کیا

نئی دہلی: ہندوستان نے فلسطینی وزیر خارجہ ورسین اغابیکیان شاہین کے ساتھ بات چیت کے دوران فلسطینی ریاست کے قیام اور مذاکرات کے ذریعے دو ریاستی حل کے لیے اپنی حمایت کا اعادہ کیا ہے، جبکہ غزہ کے لیے مستقل انسانی امداد اور تنازع کے حل کے لیے سفارتی کوششیں جاری رکھنے پر زور دیا ہے۔ وزارت خارجہ میں سکریٹری سری پریہ رنگناتھن نے 16 سے 21 اگست تک مصر، فلسطین اور لبنان کے سرکاری دورے کے دوران شاہین سے منگل کو ملاقات کی۔ بات چیت میں غزہ اور مغربی کنارے کی صورتحال، انسانی ضروریات اور وسیع تر ہندوستان۔ فلسطین تعلقات بشمول فلسطینی عوام کے ساتھ نئی دہلی کی طویل عرصے سے جاری ترقیاتی شراکت داری کا احاطہ کیا گیا۔ فلسطین میں ہندوستان کے نمائندہ دفتر نے X پر ایک پوسٹ میں کہا کہ ہندوستان نے دو ریاستی حل کے لیے اپنی دیرینہ حمایت کا اعادہ کیا، اور غزہ کی انسانی صورت حال کو مسلسل انسانی امداد اور مسلسل بات چیت اور سفارت کاری کے ذریعے حل کرنے کی اہمیت پر زور دیا۔ شاہین نے ایکس پر کہا کہ بات چیت فلسطین۔ ہندوستان تعلقات کو مضبوط بنانے کے ساتھ ساتھ فلسطینی ریاست اور دو ریاستی حل کے لئے ہندوستان کی ثابت قدم حمایت پر مرکوز تھی۔ فلسطینی وزیر خارجہ نے کہا کہ بات چیت میں غزہ اور مغربی کنارے کا بھی احاطہ کیا گیا، انسانی امداد کی فوری ضرورت اور مضبوط بین الاقوامی کارروائی کا مطالبہ کیا گیا۔ ہندوستان نے مستقل طور پر تسلیم شدہ سرحدوں کے اندر اور بین الاقوامی قانون کے مطابق اسرائیل کے ساتھ امن اور سلامتی کے ساتھ رہنے والی خودمختار فلسطینی ریاست کے قیام کی حمایت کی ہے۔ سرکاری بیان کے مطابق، رنگناتھن نے فلسطینی عوام کیلئے ہندوستان کی مسلسل حمایت اور بات چیت کے ذریعے دو ریاستی حل کا بھی اعادہ کیا۔ انہوں نے امن واستحکام کو یقینی بنانے اور ''مکالمہ اور سفارت کاری'' کے ذریعے دیرپا سیاسی تصفیہ حاصل کرنے کی کوششوں کے لیے نئی دہلی کی حمایت کا مزید اظہار کیا۔ میٹنگ میں فلسطین میں ہندوستان کے ترقیاتی اقدامات کا بھی جائزہ لیا گیا، بشمول صحت کی دیکھ بھال، تعلیم اور صلاحیت سازی کے پروگرام۔ شاہین، جنہوں نے جنوری میں ہندوستان کا دورہ کیا، نے نئی دہلی کی طرف سے فلسطینی عوام کے لیے جاری امداد کی تعریف کی۔

کردستان ریجنل گورنمنٹ کے وزیر اعظم کے دفتر پر حملہ

بغداد: شمالی عراق میں کردستان ریجنل گورنمنٹ کے وزیر اعظم کے دفتر کو 2 ڈرونز نے نشانہ بنایا۔ کردستان ریجن سکیوریٹی کونسل کے مطابق حملے میں کسی جانی نقصان کی اطلاع نہیں ملی، ڈرون حملہ ایرانی حدود سے کیا گیا۔ وزیر اعظم کردستان ریجن مسرور بارزانی نے کہا کہ غیر ذمہ دارانہ اور ناقابلِ قبول حملوں کی مذمت کرتا ہوں، ایسے حملے خطہ کی سلامتی واستحکام کے لیے براہ راست خطرہ ہیں۔ مسرور بارزانی کا کہنا ہے کہ میرے دفتر اور ریجن کی سکیوریٹی وانٹیلی جنس ایجنسی کے سربراہ کی رہائشگاہ کو بھی نشانہ بنایا گیا۔ 17 اگست 2026 کو شمالی عراق کے نیم خودمختار علاقے کردستان میں وزیر اعظم مسرور بارزانی کے دفتر پر دو بارود بردار ڈرونز سے حملہ کیا گیا جس میں خوش قسمتی سے کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ کردستان ریجنل گورنمنٹ (KRG) کی سکیورٹی ایجنسیوں کے مطابق یہ حملہ اربیل میں واقع وزیر اعظم کے دفتر اور پیرمام ضلع میں سکیورٹی وانٹیلی جنس ایجنسی کے سربراہ کی رہائش گاہ پر کیا گیا۔ یہ ڈرون حملے شمالی عراق کے شہر اربیل میں وزیر اعظم کے دفتر اور پیرمام گورنریٹ میں سکیورٹی چیف کی رہائش گاہ پر ہوئے۔ کردستان کی سکیورٹی کونسل کی ابتدائی معلومات کے مطابق یہ ڈرونز ایرانی حدود سے لانچ کیے گئے تھے۔ عباس عراقچی کا کہنا تھا کہ اس بات کا کوئی ثبوت نہیں کہ یہ حملہ ایرانی سرزمین سے ہوا ہو۔ انہوں نے خبردار کیا کہ پڑوسی ممالک کے درمیان نفرت پھیلانے کے لیے سازشیں کی جا رہی ہیں۔

ہندوستان۔فلسطین نے مغربی کنارے میں نئے اسپتال کی تعمیر پر کاغذی کارروائی کو حتمی شکل دی

سفیر ابوشہ نے اسے بہت اہم قرار دیا اور کہا، یہ ہم دونوں کے لیے بہت اہم ہے کیونکہ یہ ایک ایسے نازک وقت میں آیا ہے جب فلسطینی انتہائی تباہ کن صورتحال سے گزر رہے ہیں

نئی دہلی: ہندوستان اور فلسطین نے مغربی کنارے میں ایک نئے اسپتال کی تعمیر کے لئے کاغذی کارروائی کو حتمی شکل دے دی ہے، ہندوستان میں فلسطینی سفیر عبداللہ ایم ابوشاویش نے بدھ کو یہ اطلاع دی۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ وہ سفیر سری پریہ رنگناتھن کے دورہ فلسطین سے کیا نتائج حاصل کرنے کی توقع رکھتے ہیں، سفیر ابوشہ نے اسے بہت اہم قرار دیا اور کہا، یہ ہم دونوں کے لیے بہت اہم ہے کیونکہ یہ ایک ایسے نازک وقت میں آیا ہے جب فلسطینی انتہائی تباہ کن صورتحال سے گزر رہے ہیں، جب فلسطین میں صحت کا شعبہ، صحت کے شعبے میں مشکلات کا شکار ہے۔ تباہی کے دہانے پر، اور بھارت ان ممالک میں سے ایک ہے جس کی مدد کے لیے ہم پہنچتے ہیں... بھارت نے کل مغربی کنارے میں ایک نیا ہسپتال بنانے کے حوالے سے کاغذی کارروائی کو حتمی شکل دے دی۔ انہوں نے اس حوالے سے بہت جلد کام شروع ہونے کی امید ظاہر کی۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ مصنوعی اعضاء پر بات چیت کے حوالے سے بھارت کے ساتھ اس معاملے پر بات ہوئی ہے اور اس کے نتائج پر امید ظاہر کی ہے۔ انہوں نے کہا، مصنوعی اعضاء کے بارے میں، میں نے پہلے ہی اس مسئلے پر ہندوستان کی حکومت کے ساتھ اپنے ہم منصب خارجہ امور کے وزیر کے ذریعے بات چیت کی ہے۔ مجھے امید ہے کہ بہت جلد ہم بہت اہم کام کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ دریں اثنا، جولائی کے اوائل میں، فلسطینی سفارت خانے نے فلسطینی عوام کے لیے تین بڑے ترقیاتی منصوبوں کے ہندوستان کے اعلان کا خیر مقدم کیا، اس پہل کو صحت کی دیکھ بھال کی خدمات کو مضبوط بنانے اور جاری انسانی بحران کے درمیان غزہ کی بحالی میں مدد دینے کے لیے ایک معنی خیز شراکت قرار دیا۔ نئی دہلی میں جاری ایک پریس بیان میں اور فلسطین ہندوستان کی نئی ترقیاتی امداد کا خیر مقدم کرتا ہے کے عنوان سے، فلسطینی سفارت خانے نے وزیر خارجہ ایس جے شنکر کے فلسطینی لوگوں کے لیے ایک خصوصی اسپتال، ایک مصنوعی اعضاء لگانے کا مرکز اور ایک پیشہ ورانہ تربیتی انسٹی ٹیوٹ قائم کرنے کے ہندوستان کے عزم کا خیر مقدم کیا۔ یہ پیش رفت ایک ایسے وقت میں ہوئی ہے جب فلسطینیوں بالخصوص غزہ کی پٹی میں شدید انسانی بحران کا سامنا ہے۔ اس نے الزام لگایا کہ غزہ کا صحت کی دیکھ بھال کا نظام تباہ ہو چکا ہے، ہسپتال اور طبی سہولیات تباہ یا ناکارہ ہو گئی ہیں، صحت کی دیکھ بھال کرنے والے کارکن ہلاک، زخمی یا حراست میں ہیں، اور ضروری ادویات اور سامان کی شدید کمی ہے۔ فلسطینی وزیر خارجہ نے کہا کہ بات چیت میں غزہ اور مغربی کنارے کا بھی احاطہ کیا گیا، انسانی امداد کی فوری ضرورت اور مضبوط بین الاقوامی کارروائی کا مطالبہ کیا گیا۔

ممبئی میئر ریتو تاوڑے کی میڈیا بازی سے تنازع

سوشل میڈیا پر ۲۵ /لاکھ روپے خرچ کی تجویز، کشوری پیڈنیکر برہم

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی کی میئر ریتو تاوڑے کی سوشل میڈیا کے اخراجات اور بجٹ پر ٹھاکرے گروپ برہم ہے۔ ٹھاکرے سینا نے ممبئی کے میئر کی سوشل میڈیا پر تشہیر کے حوالے سے جارحانہ موقف اپنایا ہے۔ ٹھاکرے سینا کی کشوری پیڈنیکر نے میئر تاوڑے اور بی جے پی پر سخت تنقید کی ہے۔ ٹھاکرے سینا ممبئی کے میئر کی سوشل میڈیا پر تشہیر پر برہم کشوری پیڈنیکر نے بی جے پی کو بے نقاب کیا ہے۔ ممبئی میونسپل کارپوریشن کے ایک فیصلے کی وجہ سے میئر ریتو تاوڑے تنازع کا شکار ہو گئی تھی ہے۔ دعویٰ کیا گیا ہے کہ ممبئی کے میئر تاوڑے کی سوشل میڈیا پبلسٹی پر 25 لاکھ روپے خرچ کیے جائیں گے۔ ٹھاکرے سینا اس اقدام پر برہم ہے۔ یہ الزام لگاتے ہوئے کہ یہ ممبئی والوں کا پیسہ لوٹنے کے مترادف ہے، ممبئی میونسپل کارپوریشن میں اپوزیشن لیڈر کشوری پیڈنیکر نے بی جے پی اور میئر ریتو تاوڑے پر تنقید کی ہے۔ ٹھاکرے گروپ کی کارپوریٹر کشوری پیڈنیکر نے میڈیا کرتے ہوئے کہا کہ میئر کے بارے میں مسلسل باتیں کرتے کرتے تھک گئی ہوں۔ اس کی حرکتیں ایسی ہیں کہ کوئی سوچتا ہے کہ کس چیز کو منظر عام پر لانا ہے اور کسے کو نظر انداز کرنا ہے۔ میرے پاس اسٹینڈنگ کمیٹی کی تجویز ہے جس میں کہا گیا ہے کہ میئر کے دفتر کے لیے سوشل میڈیا کو منظم کرنے کے لیے 25 لاکھ روپے خرچ کیے جائیں گے۔ اس سے پہلے، 10 لاکھ روپے سے زیادہ خرچ کیے جا چکے ہیں۔ اب، 2 لاکھ روپے خرچ کرنے کی تجویز ہے۔ تشہیر اور پبلسٹی سے متعلق اخراجات پر اپوزیشن برہم ہے قائدین کا کہنا ہے کہ عوام کا پیسہ کہاں جا رہا ہے ٹیکس دہندگان کے پیسوں سے فضول خرچی ناقابل برداشت ہے۔ کشوری پیڈنیکر نے اس متعلق وضاحت طلب کی ہے انہوں نے کہا کہ پروجیکٹ کی منظوری کے دوران بھی خرد برد کا الزام کشوری پیڈنیکر نے عائد کیا ہے۔ کیوں ممبئی والوں کا پیسہ لوٹا جا رہا ہے؟ ایک کروڑ کے پروجیکٹ کی تجویز پیش کرتے ہوئے، وہ اس طرح کی قراردادیں عوام کے سامنے لاتے ہیں اس کے دستاویزات میرے پاس موجود ہے۔ یہ میرا ذاتی کاغذ نہیں ہے، بلکہ میونسپل کارپوریشن کا ایک سرکاری دستاویز ہے کہ بی جے پی نے ایک نیا طریقہ وضع کیا ہے 5 لاکھ سے 75 لاکھ روپے کے درمیان لاگت کے کاموں کی تجاویز کو منظوری کے لیے لانا اور پھر اس میں تبدیلی کرنا اس قسم کی تنقید کشوری پیڈنیکر نے برسر اقتدار بی جے پی شیوسینا پر کی ہے۔

ممبئی میئر ریتو تاوڑے کی ۲۵ /لاکھ میڈیا بازی پر خرچ پر صفائی

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی میونسپل کارپوریشن کی میئر کے سوشل میڈیا تشہیر کیلئے 25 لاکھ روپے خرچ کرے گی۔ اب سیاسی حلقوں کی جانب سے کئی ردعمل سامنے آ رہے ہیں اور سیاسی حلقوں میں اس حوالے سے چرچے ہیں۔ اگرچہ ممبئی میونسپل کارپوریشن کے پاس پہلے سے ہی اپنا پبلک ریلیشن ڈپارٹمنٹ اور ایک مرکزی سوشل میڈیا سسٹم موجود ہے، لیکن دیکھا جا رہا ہے کہ میئر کے روزمرہ کے کاموں اور پروگراموں کے سوشل میڈیا پروموشن کے لیے الگ سے 25 لاکھ روپے خرچ کرنے کی تجویز پیش کی گئی ہے۔ یہ تجویز منظوری کے لیے اسٹینڈنگ کمیٹی کے سامنے پیش کی گئی ہے اور بتایا جا رہا ہے کہ بلدیاتی انتظامیہ کی اس تجویز پر اپوزیشن جماعتوں کے عوامی نمائندوں نے سخت ناراضگی کا اظہار کیا ہے۔ اس پس منظر میں میئر ریتو تاوڑے نے اب وضاحت دی ہے۔ ریتو تاوڑے نے کہا کہ رن ٹائم سولیوشنز پرائیویٹ لمیٹڈ کا تقرر 2 سال قبل تجویز کردہ ٹینڈر کے عمل کے ذریعے کیا گیا تھا تاکہ میونسپلٹی، mybmc کے آفیشل سوشل میڈیا کو تکنیکی طور پر ہینڈل کیا جا سکے۔ صرف تکنیکی افرادی قوت فراہم کرنے والی اس تنظیم کی مدت میں اگست 2026 سے جولائی 2027 تک 1 سال کے لیے توسیع کرنے کی تجویز کو پہلے ہی اسٹینڈنگ کمیٹی میں منظور کر لیا گیا ہے۔ میئر آفس کے سوشل میڈیا کے لیے ضروری تکنیکی افرادی قوت اس پہلے سے مقرر تنظیم کے ذریعے فراہم کی جا رہی ہے، اور میں نے یا میرے دفتر نے اس تشہیری کام کے لیے کوئی علیحدہ تنظیم مقرر نہیں کی ہے اور نہ ہی کوئی اضافی خرچ کرنے کی تجویز دی ہے۔ یہ خرچ پوری میونسپلٹی کے مربوط تکنیکی نظام کا حصہ ہے، براہ کرم اس حقیقت کو مسخ نہ کریں۔

مالیگاؤں میں عدالتی اجازت نامے کے بعد تلاشیاں لی گئی تھیں

پولیس نے بیان جاری کر کے ۱۳/ اگست کو ئی ہوئی تلاشیوں پر وضاحت پیش کی مگر مسجد کا کہیں ذکر نہیں کیا۔

پولیس نے بیان جاری کر کے ۱۳/ اگست کو ئی ہوئی تلاشیوں پر وضاحت پیش کی مگر مسجد کا کہیں ذکر نہیں کیا۔ گزشتہ ۱۳/ اگست کو صنعتی شہر مالیگاؤں کی مسجد میں آدھی رات کے بعد تلاشی اور چھان بین کی کارروائی کی گئی تھی جس پر کئی طرح کے سوالات اٹھے تھے۔ واقعے کو ۵/ روز گزر جانے کے بعد محکمہ پولیس نے اس معاملے میں تحریری بیان جاری کیا ہے۔ کرائم برانچ ناسک یونٹ نمبر ایک کے لیٹر پیڈ پر جاری اِس بیان پر ۱۷/ اگست کی تاریخ درج ہے۔ اس میں تلاشی اور چھان بین کو ناسک شہر، ناسک دیہی حلقہ اور مالیگاؤں پولیس کی مشترکہ کارروائی قرار دیا گیا ہے لیکن حیران کن طور پر اس میں مسجد برکتیہ کا کہیں کوئی تذکرہ نہیں ہے۔ پولیس کے بیان کے مطابق ۱۲/ اگست کو انہیں خفیہ اطلاع موصول ہوئی کہ (۱) مالیگاؤں کے سٹی پولیس اسٹیشن کی حد میں واقع گلی نمبر ۳/ میں بنے ٹن (پترے) کے شیڈ کے کپڑے کے گودام (۲) گلی نمبر ۳/ میں بلڈ بینک کے پاس کوئی مشتبہ شئے موجود ہے۔ اسی اطلاع کی روشنی میں پولیس نے پہلے عدالتی سطح پر اجازت نامہ حاصل کیا۔ عدالتی منظوری ملنے کے بعد تلاشی اور چھان بین کی کارروائی کیلئے منصوبہ بندی روبہ عمل لائی گئی۔ علاوہ ازیں ناسک شہر میں ۳/ مشتبہ افراد سے متعلق معلومات ملی تھی۔ اُن تینوں مشتبہ افراد کو پولیس نے قبضے میں لیا۔ اُن کے پاس سے ایک لیپ ٹاپ اور چار موبائل ہینڈ سیٹ ضبط کئے گئے ہیں۔ پولیس نے اپنے بیان میں یہ نہیں لکھا ہے کہ مالیگاؤں کے اسلام پورہ وارڈ میں واقع محلّہ برکت پورہ کی مسجد اہل سنت خانقاہ برکتیہ نقش بندیہ میں تلاشی کیوں لی گئی تھی۔ البتہ یہ ضرور لکھا ہے کہ جن مقامات پر تلاشی لی گئی تھی وہاں سے مشتبہ یا مشکوک شئے تفتیش کاروں کو نہیں ملی لیکن مسجد سے قریب واقع ایک رنگار کھاتے (رنگائی کا کام کرنے کے مقام) سے کاسٹک سوڈا، نائٹریٹ اور سوڈا املا۔ اسے ضبط کرنے کے اس کے نمونے فارینسک ٹیسٹنگ کیلئے نمونے لیبارٹری میں بھیجے گئے ہیں۔ انقلاب نے استفسار کی کوشش کی کہ مسجد میں تلاشی کیوں لی گئی تھی مگر اس کا کوئی جواب نہیں ملا۔ واضح رہے کہ پولیس کی کارروائی سے مالیگاؤں میں تشویش اور استعجاب کا ماحول ہے۔ مختلف حلقوں کی جانب سے اس تلاشی مہم پر سوالات بھی اٹھائے گئے تھے۔

پیڈسٹرین فرسٹ‘ مہم کے تحت لال باغ کے علاقے میں

٦/غیر مجاز دکانوں اور ٣٤/ہاکروں کو ہٹایا گیا

ممبئی ممبئی میونسپل کارپوریشن (BMC) فٹ پاتھوں سے رکاوٹوں کو دور کرنے اور انہیں پیدل چلنے والوں کے لیے آسانی سے قابل رسائی بنانے کے لیے 'پیڈسٹرین فرسٹ' مہم کو نافذ کر رہا ہے۔ اس اقدام کے تحت، ایف۔ساؤتھ وارڈ نے آج (19 اگست 2026) 43 غیر مجاز ہاکروں اور 06 غیر مجاز دکانوں کو ہٹا دیا لال باغ کے آس پاس کے علاقوں میں فٹ پاتھوں میں رکاوٹیں کھڑی کر رہے تھے۔ ہائیکورٹ کی ہدایت کے مطابق۔ ہائی کورٹ، اور میونسپل کمشنر اشونی بھیڈے کی رہنمائی میں۔ ایڈیشنل میونسپل کمشنر (شہر) پراجکتا لاونگرے کی قیادت میں بی ایم سی غیر مجاز ہاکروں اور تجاوزات کو فوری طور پر ہٹانے کے لیے 'پیدل چلنے والوں کے لئے پہلے' مہم چلا رہی ہے، اس طرح رکاوٹوں سے پاک فٹ پاتھوں کو یقینی بنایا جا رہا ہے۔ لال باغ کے علاقے میں کارروائی ڈپٹی کمشنر (زون-2) پرشانت ساپکلے کی رہنمائی اور اسسٹنٹ کمشنر (ایف-ساؤتھ وارڈ) کی ورو شالی انگولے قیادت میں ایف۔ساؤتھ وارڈ نے کی تھی۔ اس آپریشن کے دوران، 06 غیر مجاز دکانوں، 24 عارضی ترپالوں کے شیڈ، 03 غیر مجاز پلیٹ فارم (کٹے)، اور 43 ہاکروں کو ہٹانے کی کارروائی کی گئی جو گنپتی مورتیوں کے قریب، آس پاس کے علاقے اور ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر روڈ کے ساتھ فٹ پاتھوں میں رکاوٹیں ڈال رہے تھے۔ اس کے علاوہ علاقے میں صفائی مہم بھی چلائی گئی۔ آپریشن کے دوران تھانہ کالاچوکی کے پولیس اہلکار تعینات تھے۔ مقصد اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ فٹ پاتھ پیدل چلنے والوں کے لیے قابل رسائی اور محفوظ رہیں۔ فٹ پاتھوں پر غیر مجاز ڈھانچے کھڑا کر کے یا مواد رکھ کر رکاوٹیں پیدا نہیں کی جانی چاہئیں۔ میونسپل کارپوریشن انتظامیہ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ بصورت دیگر سخت کارروائی کی جائے گی۔

مالیگاؤں چالیسگاؤں روڈ پر قیامت خیز تصادم

مہامنڈل بس اور ایسر ٹرک کی زوردار ٹکر، ۲/جان بحق، ۱۵/سے ۲۰/زخمی

مالیگاؤں: (خیال اثر) مالیگاؤں چالیسگاؤں روڈ پر بدھ کی صبح ایک خوفناک اور دل دہلا دینے والے سڑک حادثے نے پورے علاقے کو ہلا کر رکھ دیا۔ دیہوار گاؤں کے قریب تقریباً ساڑھے دس بجے مالیگاؤں سے چالیسگاؤں کی سمت جانے والی مسافر بس اور مخالف سمت سے آنے والے ایسر ٹرک کے درمیان زبردست تصادم ہو گیا۔ ٹکر اتنی شدید تھی کہ دونوں گاڑیوں کے پرخچے اڑ گئے اور بس تقریباً مکمل طور پر تباہ ہو گئی۔ اس المناک حادثے میں دو افراد کی جان چلی گئی، جبکہ 15 سے 20 مسافر زخمی ہو گئے، جن میں بعض کی حالت تشویشناک بتائی جا رہی ہے۔ حادثے کے لمحے سڑک پر ایسی قیامت برپا ہوئی کہ کچھ دیر کے لیے ہر طرف چیخ و پکار، بھگدڑ اور خوف کا ماحول پیدا ہو گیا۔ شدید تصادم کے نتیجے میں بس کا اگلا حصہ بری طرح کچلا گیا، جبکہ بس کا اسٹیئرنگ وہیل ڈرائیور کی نشست سے آگے بڑھ کر پہلی سیٹ تک جا پہنچا۔ بس کے تقریباً تمام سیٹ اپنی جگہ سے اکھڑ گئے، جس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ تصادم کس قدر شدید تھا۔ حادثے کے بعد بس میں پھنسے مسافروں کی مدد کے لیے مقامی افراد فوری طور پر موقع پر پہنچے اور اپنی جان کی پروا کیے بغیر امدادی کارروائیوں میں مصروف ہو گئے۔ مقامی لوگوں نے زخمیوں کو بس سے باہر نکالنے اور انہیں فوری طبی امداد پہنچانے کی کوشش کی۔ حادثے کی اطلاع ملتے ہی مالیگاؤں تعلقہ پولیس بھی جائے حادثہ پر پہنچ گئی۔ پولیس اہلکاروں نے موقع کا معائنہ کرتے ہوئے حادثے سے متعلق شواہد جمع کیے اور زخمیوں کو اسپتال منتقل کرنے کے عمل میں مدد کی۔ زخمیوں کو قریبی اسپتالوں میں داخل کرایا گیا ہے جہاں ان کا علاج جاری ہے۔ حادثے کے بعد اسپتالوں میں بھی تشویش کا ماحول دیکھا گیا اور زخمیوں کے رشتہ دار اپنے عزیزوں کی خیریت معلوم کرنے کیلئے پریشان حال اسپتالوں کا رخ کرتے رہے۔ حادثے کی خبر جیسے ہی مالیگاؤں اور اطراف کے علاقوں میں پھیلی، شہر میں غم و تشویش کی لہر دوڑ گئی۔ لوگ اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں کی خیریت معلوم کرنے کیلئے بے چین ہو گئے۔ خاص طور پر ان خاندانوں میں خوف و اضطراب کی کیفیت پیدا ہو گئی جن کے افراد روزمرہ سفر کے لیے مالیگاؤں چالیسگاؤں روڈ استعمال کرتے ہیں۔ حادثے میں جاں بحق ہونے والے افراد کے اہل خانہ پر غم کا پہاڑ ٹوٹ پڑا ہے، جبکہ زخمیوں کے اہل خانہ اپنے پیاروں کی صحت یابی کے لیے فکرمند ہیں۔ پولیس کے مطابق حادثے کی اصل وجہ فی الحال واضح نہیں ہو سکی ہے۔ یہ معلوم کرنے کیلئے تحقیقات جاری ہیں کہ دونوں گاڑیوں کے درمیان تصادم کن حالات میں ہوا اور آیا کسی ڈرائیور کی غفلت، تیز رفتاری، سڑک کی صورتحال یا کسی دیگر وجہ نے حادثے میں کردار ادا کیا۔ پولیس کی تحقیقات مکمل ہونے کے بعد ہی حادثے کی اصل وجوہات اور ذمہ داری کے بارے میں حتمی طور پر کچھ کہا جا سکے گا۔ اس حادثے نے ایک بار پھر مالیگاؤں چالیسگاؤں روڈ پر سفر کرنے والے مسافروں کی حفاظت، ٹریفک قوانین کی پابندی اور سڑک پر احتیاطی اقدامات کی ضرورت کو اجاگر کر دیا ہے۔ ایک لمحے کی غفلت کس طرح کئی خاندانوں کی زندگیوں کو متاثر کر سکتی ہے، اس المناک حادثے نے اس حقیقت کو ایک مرتبہ پھر سامنے لا کھڑا کیا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ متعلقہ محکمہ حادثہ زدہ مقامات، ٹریفک نظام اور بھاری گاڑیوں کی نقل و حرکت کا جائزہ لے اور سڑک پر مسافروں کی حفاظت کیلئے مؤثر اقدامات یقینی بنائے۔

ہند۔آسٹریلیا توانائی کی شراکت پر کام کر رہے ہیں: ہائی کمشنر فلپ گرین

ممبئی: ہندوستان میں آسٹریلیا کے ہائی کمشنر فلپ گرین نے بدھ کے روز مغربی ایشیا کے خطے میں جاری خلل پر تشویش کا اظہار کیا اور کہا کہ ہندوستان اور آسٹریلیا دونوں چاہتے ہیں کہ آبنائے ہرمز جلد از جلد دوبارہ کھل جائے، اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ آبی گزرگاہ عالمی توانائی کی فراہمی اور اقتصادی سرگرمیوں کے لیے بہت ضروری ہے۔ ممبئی میں IC3 تقریب کے موقع پر صحافیوں سے بات کرتے ہوئے، گرین نے کہا کہ جب کہ دونوں ممالک مغربی ایشیا کی صورتحال پر فکرمند ہیں، بھارت اور آسٹریلیا بیک وقت اپنی توانائی کی شراکت کو مضبوط بنانے کے لیے کام کر رہے ہیں۔ "ہم مشرق وسطیٰ میں جاری خلل سے پریشان ہیں اور ہم سب چاہتے ہیں کہ آبنائے ہرمز کو جلد از جلد کھول دیا جائے۔ یہ یقینی بنانا ہے کہ آسٹریلیا اور وہاں کے دیگر ممالک کے شہریوں کے لیے یہ بہت اہم ہے۔ مناسب قیمت پر ایندھن کی فراہمی جو ہماری معیشت کی سرگرمیوں میں رکاوٹ نہیں بنتی۔ انہوں نے مزید کہا، "ہمیں مشرق وسطیٰ میں جو کچھ ہو رہا ہے اس کے بارے میں خدشات ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ اسے جلد از جلد ختم کیا جائے تاکہ ہم معمول پر آ سکیں۔ آسٹریلوی ایلچی نے اس بات پر زور دیا کہ موجودہ جغرافیائی سیاسی چیلنجوں کے پیش نظر، ہندوستان۔آسٹریلیا توانائی کی شراکت داری تعاون کے لیے ایک راستہ فراہم کرتی رہے گی۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان اور آسٹریلیا انرجی سیکورٹی پارٹنرشپ کو فروغ دے رہے ہیں، اس سال جولائی کے شروع میں وزیر اعظم نریندر مودی کے آسٹریلیا کے حالیہ دورہ کے دوران کئے گئے اعلانات کو یاد کرتے ہوئے۔ اگرچہ اس دوران، آسٹریلیا اور ہندوستان اپنی اپنی توانائی کی شراکت داری پر کام کر رہے ہیں اور ان چیزوں میں سے ایک جس کا وزیر اعظم نے اعلان کیا تھا جب وہ وہاں تھے، آسٹریلیا اور ہندوستان کے درمیان توانائی کی حفاظت کی شراکت داری ہے۔ یہ بیان آسٹریلیا اور بھارت کے درمیان توانائی کے شعبے میں بڑھتے ہوئے تعاون کی عکاسی کرتا ہے۔ آسٹریلیا کے ہائی کمشنر فلپ گرین کے مطابق، دونوں ممالک گرین انرجی اور پائیدار ترقی کے اہداف کو حاصل کرنے کے لیے مل کر کام کر رہے ہیں۔ دونوں ممالک صاف ستھری توانائی کے متبادل کے طور پر گرین ہائیڈروجن کی تیاری اور ٹیکنالوجی شیئرنگ پر توجہ دے رہے ہیں۔ الیکٹرک گاڑیوں اور بیٹریوں کے لیے ضروری معدنیات جیسے لیتھیم اور کوبالٹ کی سپلائی چین کو مضبوط بنانا اس شراکت کا بڑا حصہ ہے۔

مالیگاؤں کیلئے کروڑوں کی خصوصی ترقیاتی گرانٹ منظور کی جائے

نائب وزیر اعلیٰ سنیترا اپوار سے آصف شیخ کی ملاقات

مالیگاؤں: (نامہ نگار) مالیگاؤں کے سابق رکن اسمبلی، اسلام پارٹی کے بانی و قائد آصف شیخ رشید نے آج ممبئی میں مہاراشٹر کی نائب وزیر اعلیٰ و وزیر اقلیت سنیترا اتائی پوار سے ملاقات کی اور مالیگاؤں شہر کے مختلف اہم مسائل کے حل، بنیادی سہولیات کی ترقی اور اقلیتی طلبہ کے تعلیمی مستقبل کے حوالے سے اہم مطالبات پیش کیے۔ ملاقات کے دوران آصف شیخ رشید نے کہا کہ مالیگاؤں ایک اہم اقلیتی شہر ہے، جہاں بڑی تعداد میں غریب اور متوسط طبقے کے افراد زندگی بسر کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ شہر میں روزگار اور آمدنی کے محدود ذرائع کے باعث شہریوں کی معاشی حالت انتہائی کمزور ہے اور مالیگاؤں کی ترقی کا بڑا انحصار سرکاری امداد اور خصوصی گرانٹس پر ہے۔ انہوں نے نائب وزیر اعلیٰ سے مطالبہ کیا کہ مالیگاؤں شہر کے بنیادی مسائل، سڑکوں، پانی، صفائی، صحت، تعلیم اور دیگر ضروری شہری سہولیات کی بہتری کے لیے کروڑوں روپے کی خصوصی ترقیاتی گرانٹ منظور کی جائے، تاکہ شہر میں جاری ترقیاتی کاموں کو رفتار دی جا سکے اور عوام کو بنیادی سہولیات فراہم کی جا سکیں۔ آصف شیخ نے مالیگاؤں میں ریجنل حج ہاؤس کی تعمیر کا مطالبہ بھی نائب وزیر اعلیٰ سنیترا اپوار کے سامنے رکھا۔ انہوں نے کہا کہ مالیگاؤں نہ صرف ناسک ضلع بلکہ جلگاؤں، دھولیہ اور نندوربار سمیت اطراف کے علاقوں کے لیے بھی ایک اہم مرکزی شہر ہے، جہاں بڑی تعداد میں مسلم آبادی آباد ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان علاقوں سے ہر سال بڑی تعداد میں عازمین حج سفر حج پر روانہ ہوتے ہیں، لیکن حج سے متعلق ضروری سہولیات کے لیے انہیں دور دراز مقامات کا رخ کرنا پڑتا ہے۔ اگر مالیگاؤں میں ریجنل حج ہاؤس قائم کیا جاتا ہے تو مالیگاؤں کے ساتھ ساتھ اطراف کے اضلاع کے عازمین حج کو بھی بڑی سہولت حاصل ہوگی۔ آصف شیخ نے مطالبہ کیا کہ حکومت مالیگاؤں میں حج ہاؤس کی تعمیر کے لیے ضروری منظوری اور فنڈز فراہم کرتے ہوئے اس منصوبے کو جلد عملی شکل دے۔ ملاقات میں آصف شیخ نے اقلیتی طلبہ کی تعلیمی مشکلات کا مسئلہ بھی تفصیل سے پیش کیا۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ مہاراشٹر حکومت اقلیتی طلبہ کے لیے اسکالرشپ کا دائرہ وسیع کرے، خصوصاً ہائر ایجوکیشن حاصل کرنے والے طلبہ کے لیے خصوصی مالی امداد کا انتظام کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ مالی مشکلات کے باعث کئی باصلاحیت طلبہ اعلیٰ تعلیم جاری رکھنے سے محروم رہ جاتے ہیں۔ ایسے طلبہ کو حکومت کی جانب سے لاکھوں روپے تک کی اسکالرشپ فراہم کی جائے تو وہ اپنی تعلیم مکمل کر کے بہتر مستقبل کی جانب گامزن ہو سکتے ہیں اور ملک و ریاست کی ترقی میں مؤثر کردار ادا کر سکتے ہیں۔ ملاقات کے دوران نائب وزیر اعلیٰ و وزیر اقلیت سنیترا اتائی پوار نے آصف شیخ رشید کی جانب سے پیش کیے گئے مطالبات پر مثبت تیقن دیتے ہوئے کہا کہ حکومت ان معاملات کو سنجیدگی سے دیکھ رہی ہے اور متعلقہ امور پر ضروری کارروائی کی جائے گی۔

دیویندر فرنویس کی وزراء پر قدغن لگانے کی کوشش؟

نیا جی آر جاری کیا جس کی رو سے وزیر اعلیٰ کو اب کسی بھی وزیر کے فیصلے کو بدلنے کا اختیار ہوگا، کوئی بھی فائل منگوائیں تو محکمے کو دینی ہوگی

وزیر اعلیٰ دیویندر فرنویس نے ایک جی آر (سرکاری حکم نامے کے ذریعے) اپنی طاقت اور اختیارات میں مزید اضافہ کر لیا ہے۔ حال ہی میں پیش کردہ مہاراشٹر حکومت طریقۂ کار قانون ۲۰۲۶ء کے مطابق وزیر اعلیٰ کو اختیار ہوگا کہ وہ 'عوامی مفاد' میں کسی بھی وزیر کے فیصلے کو تبدیل کر دیں۔ کسی سرکاری افسر یا سرکاری ادارے کے سربراہ کے فیصلے کو بھی وہ تبدیل کر سکتے ہیں۔ البتہ ایسا کرنے کیلئے انہیں متعلقہ محکمے یا وزارت کو تحریری طور پر اس کی وجہ بتانی پڑے گی۔ بظاہر اسے تمام وزارتوں اور محکموں میں شفافیت لانے اور افسران کو جوابدہ بنانے کیلئے نافذ کیا گیا قانون بتایا جا رہا ہے لیکن اس کی وجہ سے آئندہ تنازعات پیدا ہونے کا بھی خدشہ ہے کیونکہ موجودہ حکومت ۳/ الگ الگ پارٹیوں کے اتحاد سے قائم ہوئی ہے جن کے درمیان مختلف فیصلوں پر اختلاف ہو سکتا ہے۔ یاد رہے کہ مہایوتی میں شامل بی جے پی کی حلیف این سی پی اور شیوسینا (شندے) کو وقفے وقفے سے یہ شکایت کرتے ہوئے سنا گیا ہے کہ ان کے محکموں میں مداخلت کی جا رہی ہے یا ان کا فنڈ کہیں اور استعمال کیا جا رہا ہے، یا پھر کے پروجیکٹ منظور نہیں کئے جا رہے ہیں۔ اب وزیر اعلیٰ دیویندر فرنویس نے ایک نیا جی آر جاری کیا ہے جسے ''مہاراشٹر حکومت طریقۂ کار قانون ۲۰۲۶ء'' کا نام دیا گیا ہے۔ اس قانون کی رو سے اب وزیر اعلیٰ کو اختیار ہوگا کہ وہ کسی بھی وزیر کے کئے گئے فیصلے کو عوامی مفاد میں تبدیل کر دے۔ البتہ وزیر اعلیٰ کو اس تبدیلی کی وجہ تحریری طور پر بتانی ہوگی۔ جی آر کے مطابق کوئی بھی وزیر ہی اس کے محکمے کا حاکم ہوگا اور اسے فیصلے کرنے کا پورا اختیار ہوگا لیکن وزیر اعلیٰ کسی بھی وزارت یا محکمے کی فائل یا کاغذات منگوا سکتے ہیں اور متعلقہ وزارت یا محکمے کو اسے فوری طور پر وزیر اعلیٰ کو دینا ہوگا۔ وزیر اعلیٰ ریاست کے کسی بھی سرکاری افسر یا سرکاری ادارے کے سربراہ کے فیصلوں کو بھی تبدیل کر سکتے ہیں۔ کہا جا رہا ہے کہ یہ فیصلہ سرکاری محکموں میں شفافیت لانے کیلئے کیا گیا ہے۔ اس سے سرکاری افسران میں جوابدہی پیدا ہوگی۔ یاد رہے کہ کسی وزیر کے کئے گئے فیصلے کو تبدیل کرنا یا کسی بھی محکمے کی فائل براہ راست منگوا لینے سے سرکاری کام کاج میں کس حد تک شفافیت آئے گی اس کا اندازہ تو وقت آنے پر ہی ہو سکے گا لیکن اس وقت سیاسی حلقوں میں یہ چہ میگوئیاں جاری ہیں کہ اس کی وجہ سے سرکاری محکموں میں کنفیوژن کا ماحول پیدا ہو سکتا ہے۔ کسی بھی وزیر کے فیصلے کو تبدیل کرنا براہ راست مداخلت کہلائے گی اور ظاہر سی بات ہے کہ اس سے کوئی بھی وزیر خوش نہیں ہو سکتا۔ نیز وزیر اعلیٰ کے ذریعے کسی سرکاری افسر سے براہ راست فائل منگوانے اور باز پرس کرنے پر افسران اس مخمصے میں پڑ سکتے ہیں کہ وہ اپنے محکمے کے وزیر کی بات سنیں یا وزیر اعلیٰ کی؟ اس سے وزیر کی اہمیت کم ہوگی۔ منترالیہ کے حلقوں میں کئی طرح کے سوال پوچھے جا رہے ہیں کہ برسوں سے چلے آ رہے طریقۂ کار کو تبدیل کر کے دیویندر فرنویس نیا نظام کیوں نافذ کرنا چاہتے ہیں؟ کیا انہیں اپنے ہی مقرر کردہ وزیروں پر اعتماد نہیں ہے؟ کیا اس کی وجہ سے حکومت کے اندر اختلافات میں اضافہ نہیں ہوگا؟

ممبئی سی او باس کے نام پر دھوکہ دہی کرنے والا گروہ بے نقاب

ممبئی ساؤتھ سائبر سیل کی بڑی کارروائی جھارکھنڈ و بہار سے دو ملزمین اور سم کارڈ کنندگان گرفتار

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی جنوبی ممبئی سائبر سیل نے باس کے نام پر ٹھگی کرنے والے گروہ کو بے نقاب کرنے کا دعویٰ کیا ہے جو ایسے شناساؤں کو رابطہ کر کے باس کے نام پر پیسہ وصول کیا کرتے تھے جو ان کے رابطے میں ہوتے تھے باس کی نقلی آواز اور ڈی پی تک موبائل پر رکھ کر بے وقوف بنایا کرتے تھے۔ تفصیلات کے مطابق جنوبی ممبئی ساؤتھ سائبر پولیس اسٹیشن (کرائم برانچ ممبئی) نے ایک سائبر باس دھوکہ دہی کیس میں ملزمین کو بہار اور جھارکھنڈ سے گرفتار کرنے کا دعویٰ کیا ہے۔ سی ای او باس فراڈ کیس کے سلسلے میں بہار اور جھارکھنڈ سے ایک سم کارڈ فراہم کنندہ اور ایک پوائنٹ آف سیل (POS) ایجنٹ ان کے بعد کے ہینڈلر کے ساتھی کو گرفتار کیا ہے۔ تفتیش میں ان کے سات ایسے کیسز میں ملوث ہونے کا انکشاف ہوا ہے۔ 161 سم کارڈ، موبائل فون اور دیگر اشیاء ضبط کر لی گئیں۔ 26 فروری 2026 کو، ایک نامعلوم شخص نے واٹس ایپ کے ذریعے ایک 43 سالہ شکایت کنندہ سے رابطہ کیا، کمپنی کے ڈائریکٹر کے طور پر ظاہر کیا اور ان کا اعتماد حاصل کیا۔ جعلساز نے شکایت کنندہ کو کل 511,60,48 روپے منتقل کرنے پر آمادہ کیا۔ شکایت کے بعد، 26 فروری 2026 کو بھارتیہ نیا سنہتا (BNS) کی دفعہ 338(3) اور 319(2) اور انفارمیشن ٹیکنالوجی ایکٹ کی دفعہ 66(C) اور 66(D) کے تحت مقدمہ درج کیا گیا تھا پولیس نے 511,60,48 روپے کی دھوکہ دہی کی پوری رقم کو کامیابی کے ساتھ حاصل کر لی ہے۔ شکایت کنندہ سے رابطہ کرنے کے لیے استعمال کیے گئے سم کارڈز کمپنی ڈائریکٹر کی نقل کرتے ہوئے مہاراج گنج، بہار کے رہائشیوں اور دیگر شہریوں کے دستاویزات اور ای کے وائی سی تفصیلات کا غلط استعمال کرتے ہوئے غیر قانونی طور پر شروع کیے گئے تھے۔ یہ بہار کے سیوان میں مقیم ایئرٹیل پی او ایس ایجنٹ عامر چاند محمد خان نے ترتیب دیا تھا۔ اس نے صارفین کے ناموں پر نئے نمبر لگا کر سیکڑوں سم کارڈز کو ایکٹیویٹ فعال کیا اور ان میں سے آٹھ کارڈ ایک اور گرفتار ملزم سورج پردیپ ساو (عرف وشال) سورج نے اس لین دین کی ادائیگی یو پی آئی کے ذریعے عامر کے ایئرٹیل پیمنٹ بینک اکاؤنٹ میں منتقل کر دی تھی۔ تکنیکی تجزیہ پر عمل کرتے ہوئے، پولیس نے پہلے عامر خان کو 14 اگست 2025 کو بہار کے رخندی پور، سیوان سے پوچھ گچھ کے لیے حراست میں لیا۔ فراہم کردہ معلومات اور تکنیکی تجزیہ کی بنیاد پر، ملزم سورج کمار پردیپ کمار ساو جس نے 8 سم کارڈ فراہم کیے کو 16 اگست 2026 کو کمار دھوبی (تلوکا چرگنڈہ)، دھنباد، جھارکھنڈ سے گرفتار کیا گیا تھا۔ ان ملزمین نے کل 7 ایسے جرائم کیے ہیں۔ این سی آر پی کی شکایات ساؤتھ ڈویژن سائبر پولس اسٹیشن، ممبئی (مقدمہ نمبر 15/26 اور 45/26) میں درج دو کیسز کے ساتھ ساتھ پنجاب، گروگرام (ہریانہ)، نئی دہلی، مغربی بنگال اور تمل ناڈو میں ایک ایک کیس میں ان کے ملوث ہونے کا انکشاف کرتی ہیں۔ گرفتار ملزمان سے مسروقہ سامان، 1) 161 ایئرٹیل سم کارڈز 2) میگا فون 3) ایک POCO موبائل فون جس میں ایئرٹیل مترا ایپ موجود ہے، جو سم کارڈز کو چالو کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے گرفتار ملزمین 1) عامر چاند محمد خان، عمر 22، ساکن رکندی پور، سیوان، بہار۔ ایئرٹیل سم ڈسٹری بیوٹر۔ 2) سورج کمار پردیپ کمار ساو عرف وشال، ساکن کمار دھبی، دھنباد، جھارکھنڈ سے مزید تفتیش جاری ہے۔ شہریوں سے اپیل۔ ممبئی سائبر سیل نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ اگر آپ کو کسی نامعلوم نمبر سے واٹس ایپ میسج موصول ہوتا ہے جس میں کسی جاننے والے کی تصویر آویزاں ہوتی ہے پیسے طلب کرتے ہیں۔

اپنی تجارت کو نئی بلندیوں پر لے جائیں

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا پروڈکٹ یا سروس پورے مہاراشٹر کے قارئین تک پہنچے؟
ممبئی رابطہ کے ساتھ اپنی کاروباری شناخت کو مضبوط کریں۔

ہم پیش کرتے ہیں:

شہر کے قارئین تک پہنچنے کا سنہری موقع
روزانہ شائع ہونے والا پرچم دار اخبار
تجارتی اشتہارات کیلئے منفرد اور مؤثر پلیٹ فارم
آپ کے کاروباری شناخت اور فروخت میں اضافہ

رابطہ کریں: 75061 00010 = 70399 66616
ای میل کریں: mumbairaabta@gmail.com

ابھی اشتہار بک کریں اور اپنی تجارت کو قارئین تک پہنچائیں!

ایران نے عارضی جنگ بندی مسترد کردی

امریکہ۔ایران جنگ میں شدت کے درمیان جوابی کارروائی کا انتباہ

فنانشل ٹائمز نے دو نامعلوم اندرونی ذرائع کے حوالے سے دعویٰ کیا ہے کہ ٹرمپ کے جنگ کو مزید آگے بڑھانے کے امکان کے پیش نظر، ایرانی افواج نے یورپ میں امریکی اثاثوں پر حملہ کرنے کے امکان کا جائزہ لیا ہے۔ ممکنہ اہداف میں مبینہ طور پر بلغاریہ کا بیزمر (Bezmer) ایئربیس، قبرص میں موجود تنصیبات اور آبنائے ہرمز میں زیرِ سمندر فائبر آپٹک کیبلز شامل ہیں۔ اس رپورٹ کے جواب میں، نیٹو (NATO) کے ایک اہلکار نے کہا کہ اتحاد کسی بھی خطرے سے نمٹنے کیلئے تیار ہے اور اپنے ارکان کے دفاع کیلئے ضروری اقدامات کرے گا۔ ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی نے بیان دیا ہے کہ تہران، امریکہ کے ساتھ مزید کسی عارضی جنگ بندی کو قبول نہیں کرے گا۔ اس کے بجائے، انہوں نے تقریباً ۶ ماہ سے جاری جنگ کے مستقل خاتمے پر اصرار کیا۔ عراقچی نے نیم سرکاری خبر رساں ایجنسی فارس کو بتایا کہ "ہم نے ثالثوں کو بتا دیا ہے کہ ہم جنگ بندی قبول نہیں کریں گے؛ اس جنگ کو ختم ہونا چاہئے۔" انہوں نے مزید کہا کہ "ہمارا کہنا ہے کہ جنگ کو اس طرح ختم ہونا چاہئے کہ یہ دوبارہ نہ دہرائی جائے۔" عراقچی نے خلیجی خطے میں ایسے اجتماعی سیکورٹی انتظامات کا مطالبہ کیا جن میں معاشی پہلو بھی شامل ہوں۔ انہوں نے قطر اور پاکستان کی جانب سے ادا کئے جانے والے ثالثی کے کردار کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ دونوں ممالک کے ساتھ ایران کے تعلقات بدستور مضبوط ہیں۔ عراقچی نے یہ دعویٰ بھی کیا کہ ایران کے مخالفین نے حکومت کی تبدیلی، تقسیم اور اندرونی بے چینی کے ذریعے اسے ہتھیار ڈالنے پر مجبور کرنے کی کوشش کی تھی، لیکن وہ اپنی

کوششوں میں "مایوس" اور "ناکام" رہے۔ دوسری طرف، امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ ان کے پاس کسی معاہدے تک پہنچنے کی کوئی ٹائم لائن نہیں ہے۔ انہوں نے منگل کو اس بات کا اعادہ کیا کہ ایران کے ساتھ "کوئی بات چیت یا گفتگو نہیں ہو رہی ہے اور نہ ہی طے شدہ ہے۔" ایرانی پارلیمنٹ کے اسپیکر محمد باقر قالیباف نے منگل کے روز امریکی وزیرِ خزانہ اسکاٹ بیسنٹ اور وزیر دفاع پیٹ ہیگستھ پر سخت تنقید کی اور ان پر اس تنازع میں اپنی "بساط سے باہر جانے" کا الزام لگایا۔ قالیباف نے ایکس پر لکھا، "امریکی سوچتے ہیں کہ ایران پر زیادہ دباؤ ڈالنے سے ایسی رعایتیں مل جائیں گی جو کبھی معاہدے کا حصہ ہی نہیں تھیں۔" انہوں نے بیسنٹ کی جانب سے ایران کی "معاشی تنہائی" کے حصول کے مقصد سے دی گئی "پہلے کبھی نہ دیکھی گئی" پابندیوں کی حالیہ دھمکی کا حوالہ دیا۔ قالیباف نے امریکہ پر زور دیا کہ "جوکروں کے اس ٹولے کی طرف سے ٹوپی سے خرگوش نکالنے کا انتظار بند کریں اور اپنے پھیلائے گئے رائتے کو سمیٹیں۔" انہوں نے اس سے قبل ٹرمپ انتظامیہ پر بڑے پیمانے پر حملوں کی دھمکیوں اور نئے سرے سے مذاکرات کے دعووں کے درمیان گھومتی ہوئی "سفارتی تھیٹر" چلانے کا الزام لگایا تھا۔ ایک سینئر ایرانی اہلکار نے رائٹرز کو بتایا کہ مستقل معاہدے کے حصول کی کوششوں میں تعطل کے بعد تہران نے "مکمل جارحانہ" فوجی پوزیشن کی طرف بڑھنا شروع کر دیا ہے۔ فنانشل ٹائمز نے دو نامعلوم اندرونی ذرائع کے حوالے سے دعویٰ کیا ہے کہ اگر ٹرمپ جنگ کو مزید آگے بڑھاتے ہیں تو ایرانی افواج نے یورپ میں امریکی اثاثوں پر حملہ کرنے کے امکان کا جائزہ لیا ہے۔ ممکنہ اہداف میں مبینہ طور پر بلغاریہ کا بیزمر (Bezmer) ایئربیس شامل ہے، جسے گزشتہ ماہ امریکی طیاروں کیلئے ایندھن بھرنے والے پوائنٹ کے طور پر منظور کیا گیا تھا۔ ساتھ ہی قبرص میں موجود تنصیبات جہاں تنازع کے اوائل میں ایک برطانوی فضائی اڈے پر ڈرون سے حملہ کیا گیا تھا اور آبنائے ہرمز میں زیرِ سمندر فائبر آپٹک کیبلز شامل ہیں۔ اس رپورٹ کے جواب میں، نیٹو (NATO) کے ایک اہلکار نے کہا کہ اتحاد کسی بھی خطرے سے نمٹنے کیلئے تیار ہے اور اپنے ارکان کے دفاع کیلئے ضروری اقدامات کرے گا۔ ٹرمپ نے بدھ کو بیان دیا ہے کہ وہ ۶۰ روزہ جنگ بندی میں توسیع نہیں کریں گے، جس کے بعد مشرقِ وسطیٰ میں امن معاہدے کے امکانات مدہم پڑ گئے ہیں۔ اس کے چلتے بدھ کے روز خام تیل کی قیمتوں میں اضافہ دیکھنے ملا۔ برینٹ کی قیمت تقریباً ۹۲ ڈالر فی بیرل اور ویسٹ ٹیکساس انٹرمیڈیٹ (WTI) کی قیمت ۸۵ ڈالر سے اوپر پہنچ گئی۔ تجزیہ کاروں نے خبردار کیا کہ تیل کی مسلسل بلند قیمتیں سرمایہ کاروں کے خدشات کو بڑھا رہی ہیں۔

چین پر کیفینگ کی ہزار سالہ یہودی تاریخ مٹانے کا الزام

بیجنگ: چین کے وسطی شہر کیفینگ میں تقریباً ایک ہزار سال سے موجود یہودی برادری کی تاریخی شناخت اور ورثے کو سرکاری سطح پر بتدریج ختم کیے جانے کے الزامات سامنے آئے ہیں۔ ایک تازہ رپورٹ کے مطابق صدر شی جن پنگ کے دور میں یہودی تاریخ سے وابستہ مقامات، علامات اور تاریخی حوالوں کو عوامی منظرنامے سے ہٹانے کا عمل تیز ہوا ہے۔ رپورٹ کے مطابق یہودی تاجر تقریباً گیارہویں صدی میں کیفینگ پہنچے تھے اور 1163 میں وہاں پہلا یہودی عبادت خانہ تعمیر کیا گیا۔ کئی صدیوں تک باقی دنیا سے بڑی حد تک الگ رہنے کے باوجود اس برادری نے اپنی یہودی شناخت کے متعدد عناصر برقرار رکھے۔ حالیہ برسوں میں صورتحال تبدیل ہوئی ہے۔ رپورٹ میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ 2015 کے بعد مقامی یہودی سرگرمیوں پر نگرانی سخت کی گئی، بعض افراد سے پوچھ گچھ ہوئی اور غیر ملکی یہودیوں کے ساتھ روابط محدود کیے گئے۔ 2016 میں پرانا کیفینگ میوزیم بند کر دیا گیا، جبکہ 2018 میں کھولے گئے نئے میوزیم میں شہر کی یہودی تاریخ کے حوالے شامل نہیں کیے گئے۔ کیفینگ کی یہودی تاریخ کے اہم ترین شواہد میں 1489 اور 1512 کے تاریخی پتھر کے کتبے شامل ہیں۔ یہ کتبے ماضی میں میوزیم کی نمایاں اشیا میں شمار ہوتے تھے، لیکن اب انہیں عوامی نمائش سے ہٹا دیا گیا ہے۔ رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہودی عبادت گاہ کے باقی ماندہ آثار میں شامل ایک مذہبی غسل گاہ کو مٹی سے ڈھانپ دیا گیا، جبکہ دیواروں سے اسٹار آف ڈیوڈ اور یہودی تاریخ کی نشاندہی کرنے والے سائن بورڈ اور تاریخی علامات ہٹا دی گئیں۔ رپورٹ کے مطابق بعض یہودی خاندانوں کی نگرانی میں حالیہ عرصے میں نسبتاً کمی کے آثار ملے ہیں اور شہر میں نجی طور پر شبات کی تقریبات بھی منعقد ہو رہی ہیں۔ تاہم محققین کا کہنا ہے کہ کیفینگ کی یہودی تاریخ کو سرکاری بیانیے اور تاریخی مقامات سے دوبارہ نمایاں کرنے کے کوئی واضح آثار نظر نہیں آ رہے۔ یہ صورتحال چین میں مذہبی اور ثقافتی شناخت کے تحفظ سے متعلق وسیع تر سوالات کو بھی جنم دے رہی ہے، خصوصاً ایسے وقت میں جب بیجنگ کی مذہبی سرگرمیوں پر ریاستی کنٹرول کی پالیسی عالمی سطح پر مسلسل زیر بحث ہے۔ چین کے وسطی شہر کیفینگ (Kaifeng) میں تقریباً ایک ہزار سال سے آباد یہودی برادری کی تاریخی شناخت اور ورثے کو سرکاری سطح پر بتدریج ختم کیے جانے کے سنگین الزامات سامنے آئے ہیں۔ حالیہ رپورٹس اور بین الاقوامی ذرائع ابلاغ کے مطابق، صدر شی جن پنگ کے دورِ حکومت میں کائفینگ کی یہودی تاریخ سے وابستہ مقامات، علامات اور تاریخی حوالوں کو عوامی منظرنامے سے مٹانے کا عمل تیز کر دیا گیا ہے۔ 2016 میں کیفینگ کا پرانا میوزیم بند کر دیا گیا تھا۔ 2018 میں کھلنے والے نئے میوزیم میں شہر کی ہزار سالہ یہودی تاریخ کا کوئی ذکر یا حوالہ شامل نہیں کیا گیا۔ یہودی تاریخ کے اہم ترین شواہد، جیسے 1489 اور 1512 کے تاریخی پتھر کے کتبے، جو کبھی میوزیم کی نمایاں ترین اشیاء تھے، اب عوامی نمائش سے ہٹا کر چھپا دیے گئے ہیں۔

سعودی عرب میں ۵ ہزار پاکستانی پاسپورٹ ضبط

ریاض: وزیر مملکت برائے داخلہ طلال چوہدری نے منگل کو قومی اسمبلی کو بتایا کہ سعودی عرب میں 5 ہزار پاکستانی پاسپورٹ ایسے افراد سے ضبط کیے گئے جنہوں نے مبینہ طور پر افغان شہریوں کے ذریعے حاصل کیے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ان پاسپورٹ رکھنے والے کچھ افراد مبینہ طور پر بھیک مانگنے سمیت مختلف جرائم میں ملوث تھے۔ ایوان زیریں سے خطاب کرتے ہوئے، ریاستی وزیر نے کہا کہ حکومت ضبط شدہ یا جانچ پڑتال کیے گئے ہر پاسپورٹ کی تفصیلات فراہم کرنے کے لیے تیار ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ نظام کو بہتر بنانے اور پاسپورٹ کے اجراء کے لیے درکار وقت کو کم کرنے کے لیے پہلے ہی اصلاحات متعارف کرائی گئی ہیں۔ چوہدری نے قانون سازوں کو بتایا کہ ایف آئی اے نے گزشتہ ایک ماہ کے دوران کارروائیوں میں 100 سے زائد ایجنٹوں کو گرفتار کیا ہے۔ ایم این ایز کی طرف سے اٹھائے گئے پوائنٹس آف آرڈر کا جواب دیتے ہوئے، ریاستی وزیر نے کہا کہ حکومت نے پاسپورٹ خدمات کو بہتر بنانے کے لیے صارفین پر مبنی نقطہ نظر اپنایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاسپورٹ کی حفاظتی خصوصیات کو بھی بہتر بنایا گیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ حکومت نیشنل ڈیٹابیس اینڈ رجسٹریشن اتھارٹی (نادرا) کے ساتھ مل کر اپنے تمام مراکز پر پاسپورٹ کی خدمات فراہم کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا، اس سے پاسپورٹ دفاتر میں قطاروں کو کم کرنے اور شہریوں کے لیے عمل کو آسان بنانے میں مدد ملے گی۔ چوہدری نے نوٹ کیا کہ پاسپورٹ ایجنٹس کو سہولت فراہم کرنے والے اہلکاروں کے خلاف فوجداری مقدمات بھی درج کیے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کسی بھی اہلکار یا پاسپورٹ آفس کے خلاف کارروائی کی جائے گی جو شہریوں کے ساتھ ناروا سلوک کرتا ہے۔ انہوں نے ان الزامات کو مسترد کیا کہ خیبر پختونخوا کے لوگوں کے پاسپورٹ جان بوجھ کر تاخیر یا روکے جا رہے ہیں۔ بلوچستان میں شناختی کارڈز کے معاملے پر چوہدری نے اس تاثر کو مسترد کیا کہ شناختی کارڈز بلاک یا منسوخ کیے گئے تھے کیونکہ ایک فرد کا تعلق کسی خاص صوبے یا علاقے سے تھا۔

چینی شہری کو امریکہ میں ۹۲ ملین ڈالر کے ڈرگ منی سکیم میں ۱۵ سال قید کی سزا سنائی گئی

ایک چینی شہری، جسے امریکی محکمہ انصاف نے منی لانڈرر کے طور پر بیان کیا ہے، کو منگل کے روز ۱۵ سال قید کی سزا سنائی گئی

واشنگٹن ڈی سی: ایک چینی شہری، جسے امریکی محکمہ انصاف نے منی لانڈرر کے طور پر بیان کیا ہے، کو منگل کے روز 15 سال قید کی سزا سنائی گئی اور میکسیکو کے منشیات کے گروہوں سے تعلق رکھنے والی چینی منی لانڈرنگ تنظیم میں اس کے کردار کے لیے 25 ملین امریکی ڈالر ادا کرنے کا حکم دیا۔ ایجنسی نے کہا کہ 31 سالہ جیانفی لو دو سال کے عرصے میں غیر قانونی فنڈز میں 92 ملین امریکی ڈالر سے زیادہ کی لانڈرنگ میں ملوث تھا، امریکہ میں مقیم منشیات کے اسمگلروں سے رقم اکٹھی کی اور اسے اصلی اور جعلی دونوں شناختوں کا استعمال کرتے ہوئے شیل کمپنی کے بینک اکاؤنٹس میں جمع کرایا۔ محکمہ کے مجرمانہ ڈویژن کے ساتھ اسسٹنٹ اٹارنی جنرل ٹائسن ڈووا نے کہا کہ چینی منی لانڈرنگ کے نیٹ ورک میکسیکن کارٹیلز کے لیے ایک اہم معاون بن گئے ہیں۔ امریکہ کے لیے یہ ابھرتا ہوا اور بہت بڑا خطرہ مزید پیچیدہ ہو گیا ہے۔ لو، جرم قبول کرنے کے اصل فرد جرم میں شامل چھ میں سے ایک، کو امریکی ڈسٹرکٹ جج سوسن روڈریگز نے شمالی کیرولینا کے مغربی ضلع میں سزا سنائی۔ ڈرگ انفورسمنٹ ایڈمنسٹریشن کے اٹلانٹا فیلڈ ڈویژن کے خصوصی ایجنٹ جے چنگ نے کہا کہ آج کی سزا ایک اہم اصول کو تقویت دیتی ہے، مجرمانہ تنظیمیں اپنے منافع تک رسائی کے بغیر کام نہیں کر سکتیں۔ وہ لوگ جو جان بوجھ کر منشیات کی اسمگلنگ کی آمدنی کو چھپانے اور اسے قانونی حیثیت دینے میں مدد کرتے ہیں وہ مجرمانہ ادارے کا ایک لازمی حصہ بن جاتے ہیں۔ عدالتی دستاویزات کے مطابق، لو نے ایک کوریئر کے طور پر کام کیا، ذاتی طور پر 20 ملین امریکی ڈالر سے زیادہ کی غیر قانونی بلک کیش اٹھا کر جمع کرائی۔ لو نے منی لانڈرنگ آپریشن کو منظم کرنے میں بھی مدد کی، امریکہ میں مقیم منشیات کے اسمگلروں کے ساتھ ہم آہنگی پیدا کی اور دوسرے کوریئرز کو ہدایت کی کہ وہ جعلی ڈرائیونگ لائسنس کا استعمال کرتے ہوئے بڑی مقدار میں نقد رقم جمع کریں جو اس نے حاصل کرنے میں ان کی مدد کی۔ جولائی 2025 میں، لو نے منی لانڈرنگ کی سازش کی ایک گنتی میں جرم قبول کیا۔ غیر قانونی آمدنی کی نوعیت، مقام، ذریعہ، ملکیت اور کنٹرول کو چھپانے کے لیے منی لانڈرنگ کے دو شمار؛ اور مالیاتی لین دین کی دو گنتی جن میں مجرمانہ طور پر حاصل کی گئی جائیداد 000,10 امریکی ڈالر سے زیادہ ہے۔ محکمہ انصاف نے کہا کہ اپنی مجرمانہ درخواست کے حصے کے طور پر، لو نے 25 ملین امریکی ڈالر سے 65 ملین امریکی ڈالر کے درمیان غیر قانونی فنڈز کے بارے میں جاننے اور اس میں ملوث ہونے کا اعتراف کیا، اس بات سے آگاہ تھا کہ ان میں منشیات کی اسمگلنگ کے منافع بھی شامل ہیں۔

پاکستان پیپلز پارٹی کی ایندھن کی قیمتوں کے تعین کی پالیسی پر تنقید

لاہور: پاکستان پیپلز پارٹی (پی پی پی) نے منگل کے روز حکومت کی پٹرولیم قیمتوں کے تعین کی پالیسی کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے الزام لگایا کہ ایندھن کی قیمتوں میں متواتر تبدیلیاں اور ڈیلرز کے لیے مارجن میں اضافہ عام شہریوں پر مالی بوجھ میں اضافہ کر رہا ہے جبکہ بین الاقوامی سطح پر تیل کی قیمتوں میں کمی پر بہت کم ریلیف فراہم کر رہا ہے۔ پیپلز پارٹی وسطی پنجاب کے ڈپٹی سیکرٹری اطلاعات احسن رضوی نے کہا کہ پیٹرولیم کی قیمتوں پر غیر یقینی صورتحال نے صارفین میں بے چینی پیدا کی اور اشیائے ضروریہ کی قیمتوں میں اضافہ کیا۔ ایک بیان میں انہوں نے پیٹرولیم کی قیمتوں کے تعین کے طریقہ کار میں حالیہ تبدیلی پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ یہ عوام کو کوئی ریلیف دینے میں ناکام رہا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ حکومت نے پٹرول اور ڈیزل پر ڈیلرز کے مارجن میں اضافہ کیا ہے جس کے نتیجے میں صارفین پر 2.68 روپے فی لیٹر اضافی بوجھ پڑا ہے۔ مسٹر رضوی نے پاکستان کی ایندھن کی قیمتوں کے تعین کی پالیسی کا پڑوسی ملک بنگلہ دیش سے موازنہ کرتے ہوئے دعویٰ کیا کہ وہاں پیٹرول کی قیمتوں میں آخری بار یکم جون 2026 کو نظر ثانی کی گئی تھی اور اگلے تین ماہ کے دوران اس میں اضافہ نہیں کیا گیا تھا۔

بنگلہ دیش میں القاعدہ کے بڑھتے نیٹ ورک پر تشویش

اقوام متحدہ کی رپورٹ میں القاعدہ برصغیر کی سرگرمیوں کی نشاندہی

ڈھاکہ: بنگلہ دیش میں القاعدہ سے وابستہ عناصر کے دوبارہ متحرک ہونے اور ان کے بڑھتے اعتماد پر تشویش ظاہر کی گئی ہے۔ ایک تازہ تجزیے کے مطابق القاعدہ برصغیر (AQIS) سے وابستہ نیٹ ورکس کی سرگرمیاں ملک کے لیے ایک بار پھر سلامتی کا اہم مسئلہ بن سکتی ہیں۔ رپورٹ میں 10 اگست کو جاری ہونے والی اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی ایک رپورٹ کا حوالہ دیا گیا ہے، جس میں بنگلہ دیش میں القاعدہ برصغیر سے متعلق صورتحال پر تشویش کا اظہار کیا گیا۔ اس پیش رفت نے ملک میں شدت پسند نیٹ ورکس کی موجودگی، آن لائن بنیاد پرستی اور بھرتیوں سے متعلق خدشات کو دوبارہ نمایاں کر دیا ہے۔ تجزیے کے مطابق بنگلہ دیش ماضی میں بھی القاعدہ سے متاثرہ شدت پسند تنظیموں کی سرگرمیوں کا سامنا کر چکا ہے۔ بالخصوص انصار الاسلام جیسے گروہوں کو القاعدہ برصغیر کے نظریاتی اثر سے منسلک کیا جاتا رہا ہے۔ سیکیورٹی ماہرین کا کہنا ہے کہ ایسے نیٹ ورکس کی سرگرمیاں ہمیشہ بڑے دہشت گرد حملوں کی صورت میں سامنے نہیں آتیں بلکہ آن لائن پروپیگنڈا، بھرتی، فنڈنگ اور چھوٹے گروہوں کی تنظیم سازی بھی خطرے کا حصہ ہو سکتی ہے۔ رپورٹ میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ شدت پسندی کے خطرے کو نہ تو سیاسی مقاصد کے لیے بڑھا چڑھا کر پیش کیا جانا چاہیے اور نہ ہی اسے مکمل طور پر نظرانداز کرنا محفوظ ہوگا۔ خاموشی سے جاری آن لائن بھرتیوں اور نظریاتی اثر ورسوخ کو نظرانداز کرنا مستقبل میں سیکورٹی چیلنج پیدا کر سکتا ہے۔ تجزیہ ایسے وقت سامنے آیا ہے جب بنگلہ دیش سیاسی اور سماجی تبدیلیوں کے ایک اہم مرحلے سے گزر رہا ہے۔ ماہرین کے مطابق ریاستی اداروں کے لیے ضروری ہوگا کہ وہ شدت پسند تنظیموں کی سرگرمیوں اور آن لائن نیٹ ورکس پر مؤثر نگرانی برقرار رکھیں تاکہ کسی بھی ممکنہ خطرے کو ابتدائی مرحلے میں روکا جا سکے۔

مغربی بحرالکاہل میں چین جلد بڑا خطرہ بن سکتا ہے

واشنگٹن: امریکی قانون سازوں نے خبردار کیا ہے کہ مغربی بحرالکاہل میں چین کی بڑھتی ہوئی فوجی صلاحیت اور سرگرمیاں آنے والے برسوں میں خطے کی سلامتی کے لیے سنگین خطرہ بن سکتی ہیں۔ ان کے مطابق بیجنگ تیزی سے اپنی بحری، فضائی اور میزائل صلاحیتوں میں اضافہ کر رہا ہے، جس کے باعث امریکہ اور اس کے علاقائی اتحادیوں کو اپنی دفاعی تیاری مزید مضبوط کرنا ہوگی۔ قانون سازوں نے خاص طور پر تائیوان اور اس کے اطراف بڑھتی ہوئی چینی فوجی سرگرمیوں پر تشویش ظاہر کی۔ ان کا کہنا ہے کہ چین کی پیپلز لبریشن آرمی جدید جنگی جہازوں، آبدوزوں، طویل فاصلے تک مار کرنے والے میزائلوں اور فضائی طاقت میں مسلسل سرمایہ کاری کر رہی ہے، جس سے مغربی بحرالکاہل میں طاقت کا موجودہ توازن تبدیل ہو سکتا ہے۔ امریکی حلقوں میں یہ خدشہ بھی بڑھ رہا ہے کہ چین اپنی فوجی جدید کاری کے ذریعے ایسی صلاحیت حاصل کرنا چاہتا ہے جس سے بحران کی صورت میں امریکی اور اتحادی افواج کی خطے میں نقل وحرکت اور کارروائی محدود کی جا سکے۔ قانون سازوں نے زور دیا کہ امریکہ کو جاپان، فلپائن، آسٹریلیا اور دیگر علاقائی شراکت داروں کے ساتھ دفاعی تعاون مزید گہرا کرنا چاہیے۔

آسٹریلیا میں ایغور برادری کی نگرانی اور دباؤ پر تشویش

چین پر سرحد پار جبر کے الزامات

میونخ: ورلڈ ایغور کانگریس نے آسٹریلیا میں مقیم ایغور برادری کے خلاف مبینہ چینی نگرانی، دھمکیوں اور دباؤ کی شدید مذمت کرتے ہوئے اسے سرحد پار جبر کی ایک منظم شکل قرار دیا ہے۔ تنظیم نے آسٹریلوی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ ملک میں مقیم ایغور شہریوں اور انسانی حقوق کے کارکنوں کے تحفظ کے لیے مؤثر اقدامات کرے۔ تنظیم نے ہیومن رائٹس واچ کی حالیہ تحقیق کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ آسٹریلوی شہریت یا مستقل رہائش رکھنے والے بعض ایغور افراد کو چین کے سنکیانگ خطے میں اپنے خاندانوں سے ملاقات کے دوران سخت نگرانی اور پوچھ گچھ کا سامنا کرنا پڑا۔ تحقیق کے مطابق بعض افراد کو مخصوص ہوٹلوں میں ٹھہرایا گیا اور انہیں اپنی روزمرہ سرگرمیوں کی اطلاع حکام کو دینے پر مجبور کیا گیا۔ ایک ایغور آسٹریلوی شہری نے بتایا کہ دورے کے دوران اس سے 12 سے زائد مرتبہ پوچھ گچھ کی گئی، جبکہ ایک تفتیش سات گھنٹے سے زیادہ جاری رہی۔ ورلڈ ایغور کانگریس کے مطابق چینی حکام نے مبینہ طور پر اس شخص سے آسٹریلیا میں مقیم ایغور کارکنوں کے پتے اور فون نمبرز طلب کیے اور اسے وہاں ایغور سرگرمیوں اور عوامی تقریبات کی نگرانی اور تصاویر لینے کے لیے بھی دباؤ کا سامنا کرنا پڑا۔ ہیومن رائٹس واچ کے مطابق چین میں رہنے والے خاندانوں سے علیحدگی کی مجبوری کو بھی بیرون ملک مقیم ایغور افراد پر دباؤ ڈالنے اور آسٹریلیا میں ایغور برادری کی سرگرمیوں کی نگرانی کے لیے استعمال کیا جا رہا ہے۔ اس صورتحال کے باعث بیرون ملک انسانی حقوق یا ایغور معاملات پر آواز اٹھانے والے افراد میں خوف پیدا ہونے کا خدشہ ہے۔ ورلڈ ایغور کانگریس نے چین کے نئے قانون برائے نسلی اتحاد وترقی کی دفعہ 63 پر بھی تشویش ظاہر کی، جو یکم جولائی 2026 سے نافذ ہوئی۔ تنظیم کے مطابق اس شق کے تحت چین سے باہر ایسی سرگرمیوں میں ملوث افراد یا اداروں کے خلاف قانونی کارروائی کی گنجائش پیدا ہو سکتی ہے جنہیں بیجنگ "نسلی تقسیم" یا قومی اتحاد کو نقصان پہنچانے کے زمرے میں رکھتا ہے۔ تنظیم کا کہنا ہے کہ آسٹریلیا میں سامنے آنے والے واقعات کو الگ تھلگ واقعات کے طور پر نہیں دیکھا جانا چاہیے بلکہ یہ بیرون ملک ایغور برادری کی نگرانی، خاندانوں کے ذریعے دباؤ اور انسانی حقوق کی سرگرمیوں کو محدود کرنے کے وسیع تر رجحان کا حصہ ہیں۔

کابل اور نئی دہلی تعلقات علاقائی استحکام کو فروغ دینے کیلئے ضروری

نئی دہلی میں امارت اسلامیہ کے سفارت خانے نے پیر ۱۷ اگست کو پہلی بار امارت اسلامیہ کی پانچویں سالگرہ منائی

نئی دہلی: نئی دہلی میں امارت اسلامیہ کے سفارت خانے نے پیر 17 اگست کو پہلی بار امارت اسلامیہ کی پانچویں سالگرہ منائی۔ اس تقریب میں بھارت، روس، ایران، متحدہ عرب امارات، قطر اور فلسطین سمیت 18 ممالک کے نمائندوں نے شرکت کی۔ نئی دہلی میں امارت اسلامیہ کے سفارت خانے کے قائم مقام سربراہ نور احمد نور نے کابل اور نئی دہلی کے درمیان دوطرفہ تعلقات میں نمایاں پیش رفت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ افغانستان اور بھارت کے درمیان بڑھتے ہوئے سیاسی اعتماد، اقتصادی شراکت داری اور مسلسل روابط سے نہ صرف دوطرفہ تعلقات بلکہ علاقائی استحکام اور روابط کو بھی فائدہ پہنچے گا۔ نور نے کہا، حال ہی میں، افغانستان کے وزیر خارجہ اور دیگر وزراء نے ہندوستان کا دورہ کیا ہے، اور دونوں ممالک نے مختلف شعبوں میں معاہدے کیے ہیں، جسے دونوں ممالک کے درمیان تعاون کو بڑھانے کی طرف پیش رفت سمجھا جاتا ہے۔ نور نے بین الاقوامی حقوق کے حوالے سے بھارتی حکومت کے موقف کی بھی تعریف کی۔ سفارتی تعلقات میں توسیع، سفارت خانوں اور قونصل خانوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں اور دونوں ممالک کے درمیان اعلیٰ سطحی دوروں کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ سیاسی، اقتصادی اور انسانی شعبوں میں بھی تعمیری افہام وتفہیم پیدا ہوئی ہے۔ بین الاقوامی تعلقات کے تجزیہ کار احمد خان اندر نے کہا کہ امارت اسلامیہ افغانستان اور عالمی برادری کے درمیان سیاسی روابط کو فروغ دینے کے لیے ہندوستان کی ثالثی کا موثر استعمال کر سکتی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ہندوستان افغانستان کو دیرپا امن اور استحکام کے حصول میں مدد کرنے کے لیے علاقائی اور بین الاقوامی سطح پر کردار ادا کر سکتا ہے۔ اقتصادی تجزیہ کار عبدالناصر ریشتیا نے کہا کہ ہمارے تعلقات جتنے بڑھیں گے، ہندوستان میں مناسب منڈیوں تک ہماری رسائی اتنی ہی زیادہ ہوگی، جس سے ہمیں ملک کی برآمدات میں اضافہ ہوگا۔ ہندوستان ان ممالک میں شامل تھا جنہوں نے اگست 2021 میں امارت اسلامیہ کے اقتدار میں آنے کے بعد کابل میں اپنا سفارت خانہ بند کر دیا تھا۔ تاہم، اس نے جون 2022 میں افغانستان میں اپنے تکنیکی مشن کو دوبارہ فعال کیا اور اکتوبر 2025 میں اعلان کیا کہ مشن کو سفارت خانے کا درجہ دے دیا جائے گا۔ جنوری 2026 میں، ہندوستان نے امارت اسلامیہ کی جانب سے نئی دہلی میں افغان سفارت خانے کے قائم مقام سربراہ کے طور پر مقرر کیے گئے نور احمد نور کو بھی قبول کیا۔

اسرائیل: ہند رجب اور ۱۵ معاون طبی اہلکاروں کی ہلاکت کی مجرمانہ تحقیق کا اعلان

اسرائیلی فوج نے غزہ میں ۶ سالہ ہند رجب، اور ۱۵ معاون طبی اہلکاروں کی ہلاکت کی مجرمانہ تحقیق کا اعلان کیا ہے، تاہم فوج نے ورلڈ سنٹرل کچن اور ڈاکٹرز ود آؤٹ بارڈرز سے تعلق رکھنے والے امدادی کارکنوں سے جڑے تین دیگر واقعات میں مجرمانہ تحقیقات نہ کرنے کا فیصلہ کیا۔

اسرائیلی فوج نے کہا کہ وہ غزہ میں فلسطینیوں کی اموات سے متعلق دو نمایاں واقعات، پانچ سالہ ہند رجب اور اس کے اہل خانہ کا قتل، اور ۱۵ فلسطینی معاون طبی اہلکاروں کی ہلاکت کی مجرمانہ تحقیقات کرے گی۔ تاہم فوج نے ورلڈ سنٹرل کچن اور ڈاکٹرز ود آؤٹ بارڈرز سے تعلق رکھنے والے امدادی کارکنوں سے جڑے تین دیگر واقعات میں مجرمانہ تحقیقات نہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ بعد ازاں فوج کے بیان کے مطابق، اس نے غزہ میں اپنی افواج کے رویے سے متعلق ۱۵۰ واقعات کا جائزہ مکمل کر لیا ہے اور پانچ معاملات پر فیصلے کیے ہیں۔ واضح رہے کہ ہند رجب اور آٹھ دیگر افراد کے قتل کی تحقیقات کا آغاز ۲۹ جنوری ۲۰۲۴ کو غزہ شہر میں پیش آنے والے ایک واقعے سے ہوا ہے۔ فوج کا کہنا ہے کہ اس کی افواج نے ایک کار پر فائر کی جو ان کی طرف آ رہی تھی اور جس میں رجب اور اس کے رشتہ دار سوار تھے۔ اس حملے میں پانچ مسافر مارے گئے، جبکہ رجب اور اس کی ۱۵ سالہ کزن لیان حمادہ ابتدائی طور پر بچ گئیں۔ حمادہ نے فلسطینی ریڈ کریسنٹ سے رابطہ کیا اور بتایا کہ ایک ٹینک قریب آ رہا ہے اور اس کے خاندان کے افراد مارے جا چکے ہیں۔ ریڈ کریسنٹ کی جاری کردہ ایک ریکارڈنگ کے مطابق، کال کے دوران گولیوں کی آوازیں سنی گئیں، جس کے بعد حمادہ خاموش ہو گئیں۔ جبکہ ہند رجب کار کے اندر پھنسی ہوئی، گھنٹوں تک ریڈ کریسنٹ کے امدادی کارکنوں کے ساتھ فون پر رابطے میں رہی، جبکہ امدادی اہلکار اسرائیلی فوج سے رجب تک پہنچنے کی اجازت مانگ رہے تھے۔ بعد میں رابطہ منقطع ہو گیا۔ تاہم موقع پر بھیجی گئی ایک ایمبولینس کو بھی مبینہ طور پر گولے کا نشانہ بنایا گیا۔ بارہ دن بعد، رجب اور اس کے سات رشتہ داروں کی لاشیں، دو پیرامیڈیکل کے ساتھ، اس جگہ سے برآمد کی گئیں۔ اس واقعے نے عالمی سطح پر شدید غم و غصے کو جنم دیا۔ اسرائیلی فوج نے اپنی رپورٹ میں کہا، "نتائج کے جائزے کے بعد، اور فلسطین ریڈ کریسنٹ ایمبولینس کی نقل وحرکت میں ہم آہنگی میں مبینہ ناکامیوں کی وجہ سے، اس واقعے کی مجرمانہ تحقیقات شروع کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔" مزید برآں فوج کا یہ فیصلہ ان اموات کے گرد موجود حالات کی مجرمانہ جانچ کی جانب ایک قدم ہے، تاہم بیان میں یہ نہیں بتایا گیا کہ کس کی تحقیقات کی جائیں گی یا یہ تحقیقات کب مکمل ہوں گی۔ اسرائیلی فوج نے غزہ میں ۵ سالہ فلسطینی بچی ہند رجب، ان کے خاندان اور ۱۵ معاون طبی وامدادی کارکنوں کی اموات پر پہلی بار باضابطہ طور پر اندرونی فوجداری (مجرمانہ) تحقیقات شروع کرنے کا اعلان کیا ہے۔ اس سے قبل اسرائیل ان واقعات میں اپنے فوجیوں کے ملوث ہونے یا اس علاقے میں موجودگی سے مستقل انکار کرتا رہا تھا۔

اقوام متحدہ کی نشست پر افغانستان کا بھی حق ہے: عبدالسلام حنفی

کابل: انتظامی نائب وزیر اعظم نے طلوع نیوز کو بتایا کہ افغانستان میں سیکورٹی کو یقینی بنانے اور پوست کی کاشت اور منشیات کی سمگلنگ کے خاتمے کے بعد، امارت اسلامیہ کو اقوام متحدہ میں اپنا نمائندہ رکھنے کا حق حاصل ہے۔ افغانستان کی سلامتی اور سیاسی صورتحال کا حوالہ دیتے ہوئے حنفی نے کہا کہ ملک میں ایک قائم حکومت ہے اور افغان سرزمین کو دوسرے ممالک کی سلامتی کے لیے خطرہ بنانے کے لیے استعمال نہیں کیا جا رہا ہے۔ عبدالسلام حنفی نے کہا کہ افغانستان میں ایک فعال حکومت ہے، سیکورٹی کو یقینی بنایا گیا ہے، اور منشیات کا خاتمہ کیا گیا ہے، افغان سرزمین کو دوسروں کی سلامتی کے خلاف استعمال نہیں کیا جا رہا ہے، اس لیے اقوام متحدہ میں نمائندہ رکھنا افغان عوام کا ناقابل تردید حق ہے، یہ ہمارا حق ہے۔ ایک سیاسی تجزیہ کار میوند جرات نے کہا کہ امریکہ کی قیادت میں اقوام متحدہ میں اثر ورسوخ رکھنے والے ممالک نے دباؤ ڈالا ہے، اور اس کے نتیجے میں، اقوام متحدہ کی نشست ابھی تک امارت اسلامیہ کے نمائندے کے حوالے نہیں کی گئی ہے۔ اپنے تبصرے کے ایک اور حصے میں، انتظامی نائب وزیر اعظم نے افغانستان میں خواتین کی ملازمت پر پابندیوں کی خبروں کو مسترد کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ خواتین صحت کی دیکھ بھال اور تعلیم کے شعبوں کے ساتھ ساتھ متعدد سرکاری اداروں میں اسلامی حجاب کی پابندی کرتے ہوئے کام کر رہی ہیں۔ حنفی نے مزید کہا کہ ملک سے باہر یہ پروپیگنڈہ کیا جاتا ہے کہ یہاں خواتین کام نہیں کرتیں۔ آپ جانتے ہیں کہ ہمارے ہسپتالوں اور کلینکوں میں ہماری ہزاروں بہنیں ڈاکٹر اور نرسز کے طور پر کام کرتی ہیں، تعلیم کے شعبے میں ہزاروں خواتین اساتذہ تدریس میں مصروف ہیں، اور خواتین پاسپورٹ آفس، نیشنل آئی ڈی ڈیپارٹمنٹ، پولیس اور دیگر اسلامی شعبوں میں بھی کام کر رہی ہیں۔ خواتین کے حقوق کی ایک کارکن، تفسیر سیاہ پوش نے کہا: "ہم کسی بھی صورت میں معاشرے کے نصف حصے کو نظرانداز نہیں کر سکتے۔ چار سال سے زیادہ عرصے سے ہمارا مستقبل غیر یقینی ہے، اور ہم غیر یقینی کی کیفیت میں جی رہے ہیں۔ ہم افغان خواتین امارت اسلامیہ سے اس مسئلے پر توجہ دینے کا مطالبہ کرتے ہیں۔ قبل ازیں اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کے نائب ترجمان فرحان حق نے کہا تھا کہ حکومتوں کو تسلیم کرنے اور اقوام متحدہ میں افغانستان کی نشست سے متعلق فیصلے اقوام متحدہ کے رکن ممالک کے اختیار میں آتے ہیں نہ کہ خود تنظیم کے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ابھی تک کسی بھی ملک نے امارت اسلامیہ کو اقوام متحدہ میں افغانستان کی نشست لینے کے مقصد سے تسلیم نہیں کیا ہے اور اس سلسلے میں رکن ممالک کے درمیان کوئی عمل جاری نہیں ہے۔

حضرت محمد ﷺ تاریخ کی عظیم ترین شخصیت ہیں۔انہوں نے ایک مذہب کی بنیاد رکھی، جس نے ایک عظیم سلطنت قائم کی اور ایک بہترین تہذیب کو جنم دیا۔عظمت میں کوئی ان کا ثانی نہیں۔جب وہ 570ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے تو عرب وہ پسماندہ علاقہ تھا جو اس وقت کی دو سپر پاورز فارس اور بازنطین کی توجہ کے لائق تک نہیں تھا۔وہ ایک ایسے قبائلی معاشرے میں یتیم پیدا ہوئے جہاں آبائی نسب وقار اور تحفظ کا ضامن تھا۔سنہ 632 میں 63 سال کی عمر میں جب ان کی وفات ہوئی تو وہ ایک سادہ اور روشن خیال مذہب اسلام قائم کر چکے تھے۔

ان پر 23 سال کے دوران نازل ہونے والی وحی کا مجموعہ قرآن کی صورت میں مرتب کیا گیا جس نے اسلامی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے۔انہوں نے جزیرہ نما عرب کو ایک مذہب کے تحت یکجا کیا۔چند برس کے اندر، ان کے پیروکار بحر اوقیانوس کے ساحلوں سے لے کر راجستھان کے صحراؤں تک پھیلی ہوئی ایک سلطنت کے مالک تھے جس نے اس دنیا میں، جو کئی صدیوں پہلے تاریک دور میں چلی گئی تھی، ایک روشن خیال تہذیب کو جنم دیا۔آج ان کے پیروکاروں کی تعداد 1.9 بلین سے زیادہ ہے، جو دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ پر بہت بڑی تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں ان کی پیدائش سے لے کر ان کی وفات تک کے حالات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ ان کی زندگی کے بارے میں روایات کی ایک بہت بڑی تعداد کے باوجود یہ موضوع اسلامی معاشروں میں تقریباً کبھی زیر بحث نہیں آتا کہ ان روایات کا ماخذ کیا ہے۔یہ روایات سب سے پہلے کس نے اور کب بیان کیں؟

اس مقالے کا مقصد سیرت نبوی کے تاریخی ماخذ کا جائزہ لینا ہے۔ایک حقیقت جس کا ذکر عام طور پر اسلامی معاشروں میں نہیں کیا جاتا، وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں تقریباً تمام روایات ہمارے پاس آٹھویں صدی کے آخر میں، نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً 150 سال بعد کے ذرائع سے آئی ہیں۔ ساتویں صدی کے اواخر میں عبدالملک بن مروان (685-705) کے دور تک اسلامی معاصر ذرائع نہ ہونے کے برابر ہیں۔صرف چند اسلامی اور غیر اسلامی ذرائع ہیں جو انتہائی مختصر ہیں اور کسی تفصیل سے عاری ہیں۔یہ ماخذ اگرچہ تاریخی نقطہ نظر سے انتہائی قیمتی ہیں لیکن اپنے اختصار کے لحاظ سے نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں کوئی قابل ذکر تفصیل بیان نہیں کرتے۔

اسلام کی پہلی صدی، یعنی 622 عیسوی سے 720 عیسوی تک کے عرصے میں، صرف چالیس ایسے متن موجود ہیں جن میں پیغمبر ﷺ کا ذکر موجود ہے۔ان میں سے اٹھائیس دستاویزات مسلم تحریروں پر مشتمل ہیں۔ باقی عیسائی ادبی تحریریں ہیں۔ یہ سب مختصر ہیں اور نبی کی زندگی پر روشنی نہیں ڈالتیں۔اس کا مطلب یہ نہیں کہ عصری تحریروں اور روایات میں ان کا کوئی ذکر نہیں تھا۔لیکن یہ تحریریں وقت کے ہاتھوں ضائع ہو گئیں۔بعد کے مورخین نے ان ابتدائی ماخذوں سے ضرور استفادہ کیا ہو گا، لیکن اہم بات یہ ہے کہ آج ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں جو کچھ بھی جانتے ہیں، وہ ان ذرائع سے حاصل ہوا ہے جو ان کی وفات کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد لکھے گئے۔

پیغمبر ﷺ کا پہلا تذکرہ 637 عیسوی میں لکھے گئے میں ایک نوٹ میں ملتا ہے جس میں کسی 'جنگ گبیتھا' کے ایک عینی شاہد کے بیان کا تذکرہ ہے۔ یہاں 'جنگ گبیتھا' سے مراد غالباً جنگ یرموک ہے۔ نبی ﷺ کی مزید تفصیل 660 عیسوی میں لکھی گئی ایک تاریخ کی کتاب میں ملتی ہے جو ایک عیسائی بشپ، سیبیوس، نے، پیغمبر کی وفات کے 28 سال بعد لکھی تھی۔اس میں کچھ اسلامی عقائد کا ذکر بھی شامل ہے۔سیبیوس اپنی کتاب میں عرب فتوحات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس وقت بنی اسماعیل میں ایک شخص تھے جن کا نام محمد ﷺ تھا، وہ ایک سوداگر تھے، وہ خدا کے حکم سے ان (بنی اسماعیل) کے سامنے ایک مبلغ [اور] راہِ حق کے داعی کے طور پر ظاہر ہوئے۔ انھوں نے انہیں ابراہیم کے خدا کو پہچاننا سکھایا، خاص طور پر اس لیے کہ وہ موسیٰ کی تاریخ سے روشناس تھے۔اب چونکہ حکم خدا کی طرف سے تھا، اس لیے ایک ہی حکم سے وہ سب ایک دین میں متحد ہو گئے۔اپنے بیکار فرقوں کو چھوڑ کر، وہ اس زندہ خدا کی طرف متوجہ ہوئے جو ان کے باپ ابراہیم پر ظاہر ہوا تھا۔ چنانچہ، محمد ﷺ نے ان کے لیے قوانین بنائے: مردار نہ کھانا، شراب نہ پینا، جھوٹی باتیں نہ کرنا، اور زنا کاری میں ملوث نہ ہونا۔انھوں نے بتایا: قسم کے ساتھ خدا نے ہمیشہ کے لیے اس زمین کا وعدہ ابراہیم اور ان کے بعد ان کی نسل سے کیا تھا۔اور اس نے اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق عمل کیا جب وہ اسماعیل سے محبت کرتا تھا۔ لیکن اب آپ ابراہیم کے بیٹے ہیں اور خدا آپ کے لئے ابراہیم اور ان کی نسل سے اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔صرف ابراہیم کے خدا سے سچے دل سے محبت کرو اور جا کر اس ملک پر قبضہ کرو جو خدا نے تمہارے باپ ابراہیم کو دیا تھا۔جنگ میں کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا، کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔"

اس طور سیبیوس پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کا ایک اچھا خلاصہ پیش کرتے ہیں، جن میں ایک خدا پر یقین، یہودیوں اور عربوں کے مشترکہ اجداد کے طور پر ابراہیم کا ذکر، اور مردار کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، اور زنا میں ملوث ہونے پر پابندیاں۔ یہ تعلیمات قرآن میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔

پیغمبر اسلام ﷺ کا ذکر کرنے والا سب سے قدیم مسلم ذریعہ 685 میں عبداللہ ابن زبیر کے دور حکومت میں ایک سکہ ہے جس پر محمد رسول اللہ لکھا ہے۔

ایک اور دلچسپ تذکرہ جان بار پینکائی کا ہے جو میسوپوٹیمیا کے رہنے والے تھے اور جان کارمول کی خانقاہ کے رہائشی تھے۔ اس خانقاہ میں ہی انھوں نے ایک کتاب لکھی، جو دنیا کی تخلیق سے لے کر اس وقت تک کی ایک مختصر تاریخ ہے۔اس کتاب کے آخری باب میں وہ عرب کی فتوحات اور 686 عیسوی کے تباہ کن قحط اور طاعون کا ذکر کرتے ہیں۔پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں وہ کہتے ہیں:

"ان (فارس اور شام) کے مابین کافی لڑائی ہو چکی تھی، اہل مغرب نے، جنہیں وہ بنی امیہ کہتے ہیں۔ (جاری)

آپ ﷺ جسم وجان اور روح غرض ہر اعتبار سے خدا کی عظیم نشانی تھے،قرآن آپ کے اخلاق کی گواہی دیتا ہے

امریکہ ایران جنگ کے سو دن کا جائزہ

ایران پر امریکہ نے جنگ اس وقت مسلط کی جب دونوں دیشوں کے درمیان امن مذاکرات چل رہے تھے۔امریکہ نے حملہ کر ایران کے سپریم لیڈر آیت اللہ علی خامنہ ای کو شہید کر دیا۔اس نے بچیوں کے اسکول کو بھی نشانہ بنایا جس میں 180 سے زیادہ چھوٹی چھوٹی بچیاں شہید ہوگئیں۔اس سے دنیا ہل گئی اور امن پسندوں میں غم کی لہر دوڑ گئی۔امریکہ نے اپنے حملے کو صرف ایرانیوں کے لیے نہیں امریکیوں کے لیے بھی انصاف بتایا۔جبکہ نیتن یاہو نے اپنے بیان میں کہا،''ہمارا مقصد حکومتی نظام کا خاتمہ ہے''۔وہ یہ بھول گیا کہ اسرائیل کے سیاسی اقتدار کو وہاں کے عوام ہی بدل سکتے ہیں نہ کہ ایران۔اسی طرح ایران کی حکومت کو منتخب کرنے کا حق بھی وہاں کے عوام کو ہے نہ کہ اسرائیل کو۔تو اسرائیل کو اس میں مداخلت کا حق کس نے دیا۔خامنہ ای کی شہادت پر عالمی رہنماؤں نے غم کا اظہار کیا اور تعزیتی پیغامات بھیجے۔

ڈاکٹر مظفر حسین غزالی

ایران پر امریکہ نے جنگ اس وقت مسلط کی جب دونوں دیشوں کے درمیان امن مذاکرات چل رہے تھے۔امریکہ نے حملہ کر ایران کے سپریم لیڈر آیت اللہ علی خامنہ ای کو شہید کر دیا۔ اس نے بچیوں کے اسکول کو بھی نشانہ بنایا جس میں 180 سے زیادہ چھوٹی چھوٹی بچیاں شہید ہوگئیں۔اس سے دنیا ہل گئی اور امن پسندوں میں غم کی لہر دوڑ گئی۔امریکہ نے اپنے حملے کو صرف ایرانیوں کے لیے نہیں امریکیوں کے لیے بھی انصاف بتایا۔جبکہ نیتن یاہو نے اپنے بیان میں کہا،''ہمارا مقصد حکومتی نظام کا خاتمہ ہے''۔وہ یہ بھول گیا کہ اسرائیل کے سیاسی اقتدار کو وہاں کے عوام ہی بدل سکتے ہیں نہ کہ ایران۔اسی طرح ایران کی حکومت کو منتخب کرنے کا حق بھی وہاں کے عوام کو ہے نہ کہ اسرائیل کو۔تو اسرائیل کو اس میں مداخلت کا حق کس نے دیا۔خامنہ ای کی شہادت پر عالمی رہنماؤں نے غم کا اظہار کیا اور تعزیتی پیغامات بھیجے۔لیکن بھارت نے ایران سے صدیوں پرانے تعلقات ہونے کے باوجود خامنہ ای کی شہادت پر خاموشی اختیار کی۔جبکہ وزیر اعظم نریندر مودی نے یوکرین جنگ کے تناظر میں روس کے صدر پتن سے کہا تھا کہ 'یہ جنگ کا نہیں، امن کا زمانہ ہے'۔ ایران کے عوام نے اپنے سپریم لیڈر کی شہادت پر صبر کیا۔اسلامک ریولوشنری گارڈز نے سپریم لیڈر کی موت پر دکھ جتاتے ہوئے خراج تحسین پیش کیا۔آئی آر جی سی نے کہا کہ امریکہ اسرائیل حملے پر سخت جوابی کاروائی کی جائے گی۔ساتھ ہی اسلامک ریولوشنری گارڈز نے ایران کی عوام سے قومی اتحاد اور طاقت کا مظاہرہ کرنے کی اپیل کی۔

ایران پر ٹرمپ کے حملوں کے خود امریکہ کے عوام بھی خلاف رہے ہیں۔ Ipsos کے سروے کے مطابق 27 فیصد لوگوں نے ایران پر امریکی حملوں کی حمایت کی، جبکہ 43 فیصد نے مخالفت۔ 29 فیصد لوگوں نے کوئی جواب نہیں دیا۔وینزویلا کے صدر اور ان کی اہلیہ کو بغیر کسی مزاحمت کے رات میں ایئر لفٹ کرنے کی وجہ سے ٹرمپ کو یہ لگنے لگا کہ وہ جس ملک کے ساتھ جو چاہیں کر سکتے ہیں۔ان کا خیال تھا کہ آیت اللہ علی خامنہ ای کو شہید کر کے رضا شاہ پہلوی کے بیٹے کو ایران کا سربراہ بنا دیں گے اور وہاں کے وسائل پر امریکہ کا قبضہ ہوجائے گا۔ مگر ایران کے معاملہ میں ان کی یہ سوچ غلط ثابت ہوئی۔ٹرمپ نے اپنی فوج اتارنے کی دھمکی دی، تو ایران کی قیادت نے گھبرانے کے بجائے اعلان کیا کہ 'ہم اس کا انتظار کر رہے ہیں'۔ایران نے صاف طور پر کہا کہ 'جنگ تم نے شروع کی ہے، ختم ہم کریں گے'۔یعنی یہ جنگ اب ایران کی شرطوں اور مرضی پر ختم ہوگی۔

اس جنگ نے دنیا کی غلط فہمی دور کردی کہ اسرائیل کے پاس آئرن ڈوم ہے۔کوئی پرندہ پر نہیں مار سکتا، ایران نے نیتن یاہو کے دفتر پر حملہ کیا، ان کے گھر پر حملہ کیا، یہاں تک کہ وہ جس بنکر میں چھپے ہوئے تھے اس پر حملہ کیا۔مساد کے دفتر پر اور ان کے کئی فوجی ٹھکانوں پر ایران نے حملے کئے۔ اسرائیل کے پاس جنگ کے دوران ہتھیار ختم ہوگئے، امریکہ سے منگانے پڑے۔دنیا میں اس کی دھاک ختم ہوگئی اور سب سے بڑی بات یہ کہ اسرائیل امریکہ کے لیے اثاثہ تھا لیکن اس جنگ کے بعد وہ بوجھ بن گیا۔امریکہ جس کے بھروسے یہ سوچ رہا تھا کہ وہ مشرق وسطیٰ کو کنٹرول کرے گا وہ اسرائیل اس کے لیے مصیبت بن گیا، بے وزن بن گیا۔لوگ یہ کہتے تھے کہ اسرائیل کی لابی ہے

جو امریکہ کو کنٹرول کرتی ہے ختم ہوگئی وہ کہانی۔اس جنگ کی ہی بہت بڑی کامیابی ہے کہ امریکہ نے اسرائیل کو آئینہ دکھا دیا اور دنیا کے سامنے اس کی کمزوری ظاہر ہوگئی۔مسلم ممالک کی غلط فہمی بھی اس جنگ نے دور کردی۔وہ سمجھتے تھے کہ امریکہ کے فوجی اڈے ہوں گے تو اسرائیل ان پر حملہ نہیں کرے گا۔اور اگر کوئی دوسرا حملہ کرے گا تو امریکہ ان کو تحفظ فراہم کرے گا اسی لیے انہوں نے اپنی زمین پر اس کے فوجی اڈے قائم کرائے اور ان کے فوجیوں کو سہولیات فراہم کیں۔ایران نے جنگ کے دوران امریکی اڈوں کو نشانہ بنا کر تہس نہس کر دیا۔امریکہ اپنے فوجیوں کی حفاظت نہیں کر پایا۔ان فوجی ٹھکانوں پر ایرانی حملوں کی وجہ امریکہ کو بھاری نقصان اٹھانا پڑا۔اسے اپنے فوجیوں کو واپس بلانا پڑا، یہاں تک کہ اس کے بحری بیڑوں کو بھی شدید نقصان کا سامنا کرنا پڑا۔ابرہیم لنکن سے فوجیوں نے سمندر میں کود کر جان بچائی۔ ایران نے مسلم ممالک کو صاف طور پر یہ پیغام دیا کہ ہماری تم سے کوئی دشمنی نہیں ہے لیکن اگر کوئی اس جنگ میں امریکہ یا اسرائیل کی مدد کرے گا تو وہ ہمارا دشمن ہوگا۔ مسلم ممالک نے ایران کے خلاف کوئی قدم نہیں اٹھایا بلکہ اسرائیل نے خود ان پر حملہ کر کے ایران سے انہیں الجھانے کی کوشش کی۔جو بری طرح ناکام ہوئی اور اس کے ایجنٹ کئی جگہ پکڑے گئے۔

ایران سے امریکہ کی اس جنگ میں ناٹو ممالک نے امریکہ کا ساتھ نہیں دیا۔ٹرمپ کے سخت بیانوں کی وجہ سے برطانیہ بھی اس سے دور ہوگیا جبکہ عراق جنگ میں وہ اس وقت بھی امریکہ کے ساتھ کھڑا تھا جب دنیا نے ساتھ چھوڑ دیا تھا۔ٹرمپ نے کہا کہ 'ایران سے جنگ میں برطانیہ کے تعاون کی کمی کو وہ ہمیشہ یاد رکھے گا'۔تہران کا دعویٰ ہے کہ خلیج فارس میں کھڑا امریکی کیریئر گورپس ایرانی حملوں سے کمزور ہوا ہے۔جس طرح اس جنگ میں روز بہ روز نئے نئے موڑ آتے جا رہے ہیں اس سے یہ لگ رہا ہے کہ اس جنگ کے بعد دنیا وہ نہیں رہے گی جو آج ہے۔اس جنگ میں آبنائے ہرمز اسٹیجک پوائنٹ بن کر ابھرا۔ایک وقت ایسا آیا جب پوری جنگ ہرمز پر سمٹ کر رہ گئی۔پہلے ایران کے جوہری پروگرام پر بات ہو رہی تھی کہ اسے ایٹم بم نہیں بنانے دیا جائے گا۔ایران کا کہنا تھا کہ وہ بم نہیں بنائے گا بلکہ اس کو توانائی اور انسانی فلاح کے کاموں کے لیے استعمال کرے گا۔لیکن جب ایران نے آبنائے ہرمز کو بند کیا تو اس کا اثر کچے تیل اور گیس کی سپلائی پر پڑنے لگا۔دنیا کی معیشت متاثر ہونے لگی، ایران نے اسے پہلے دوست ممالک کے جہازوں کی آوا جاہی کے لیے کھولا بعد میں ٹیکس وصول کرنا شروع کیا تو امریکہ اسے کھولنے کا ایران پر دباؤ بنانے لگا۔ٹرمپ نے ناٹو ممالک سے ہرمز کھلوانے کے لیے بیڑے بھیجنے کو کہا۔وزیر اعظم نریندر مودی نے بھی ہرمز کھلوانے کے لیے امریکہ سے بات کی۔ایک وقت ایسا بھی آیا جب ٹرمپ نے کہا کہ ہرمز سے گزرنے والے جہازوں سے وہ ٹیکس وصولے گا۔پھر امریکہ کی ضانب سے کہا جانے لگا کہ ہرمز ہمارا ہے۔

امریکہ اسرائیل کی ایران سے جنگ کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ ٹرمپ کو نومبر میں سنٹ کے اور نیتن یاہو کو اکتوبر میں پارلیمانی انتخابات میں جانا ہے۔وینزویلا کے بعد ٹرمپ سمجھتے تھے کہ اگر ایران میں وہ کامیاب ہوتے ہیں تو سینٹ کے انتخابات میں امریکہ گریٹ کے نعرے کے ساتھ وہ کامیابی حاصل کرلیں گے۔ وہ بہت کم مارجن کے ساتھ صدارتی انتخاب میں کامیاب ہوئے ہیں اگر سینٹ میں ناکام ہوتے ہیں تو ان کی مشکلات بڑھ سکتی ہیں۔اسی طرح نیتن یاہو اسرائیل میں ملی جلی حکومت چلا رہے ہیں۔ ایران جنگ کے سہارے انتخابات میں کامیابی حاصل کرنا چاہتے تھے۔وہ بدعنوانی، وار کرائم جیسے سنگین جرائم کے مجرم ہیں۔اگر وہ ہار جاتے ہیں تو انہیں جیل جا کر لمبی سزا کاٹنی پڑے گی۔

پاکستان اور عمان کی ثالثی میں ایران امریکہ کے درمیان جنگ بندی کا معاہدہ ہوا۔ امریکہ نے ایران کی تمام شرائط مان لیں جس میں ایران پر لگی پابندیاں ہٹانا، تیل بیچنے کی آزادی، نقصان کے خرچ کی بھرپائی اور اس کے اربوں ڈالر جو بینکوں نے روکے ہوئے ہیں انہیں ریلیز کرنا وغیرہ شامل تھا۔ اس معاہدے پر خود ٹرمپ نے دستخط کیے تھے۔لیکن یہ معاہدہ آگے بڑھنے سے پہلے ہی چند دنوں میں امریکہ نے ایران پر حملہ کر کے ختم کر دیا۔اب صورتحال یہ ہے کہ نہ جنگ جاری ہے اور نہ جنگ ختم ہوئی ہے۔کہا جا رہا ہے کہ امریکہ ہلکے ایٹم بم کے ایران پر استعمال کے بارے میں سوچ رہا ہے۔کل کیا ہوگا یہ تو آنے والا وقت بتائے گا، ڈاکٹر محمد سلیم خاں نے سو دن کی ایران امریکہ جنگ پر چالیس مضمون لکھے ہیں۔جو کتابی شکل میں ''ایران امریکہ یودھ'' کے نام سے شائع ہو چکی ہے۔اس کی اشاعت پرنٹس کنگ دہلی نے کی ہے اور قیمت 250 روپے رکھی ہے۔یہ اپنی نوعیت کی بلکل مختلف کتاب ہے اسے ایران امریکہ جنگ کی رنگ کمنٹری کہا جا سکتا ہے۔جو کل تاریخ بن جائے گی۔

ایران اور امریکہ مذاکرات سے ایک دن قبل ایران کے سرکاری انگریزی ٹی وی چینل پریس ٹی وی خرمشہر۔فور میزائل پر ایک رپورٹ شائع کی ہے۔رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ملک کے سب سے جدید طویل فاصلے تک مار کرنے والے بیلسٹک میزائلوں میں سے ایک خرمشہر فور کو پاسدارانِ انقلاب کے زیر زمین مراکز میں ایک میں نصب کر دیا گیا ہے۔پریس ٹی وی کا دعویٰ ہے کہ خرمشہر۔فور دو ہزار کلومیٹر تک اپنے ہدف کو نشانہ بنا سکتا ہے اور یہ پندرہ سو کلوگرام وزنی دھماکہ خیز وار ہیڈ لے جانے کی بھی صلاحیت رکھتا ہے۔گذشتہ برس ایران اور اسرائیل جنگ کے درمیان فارس نیوز ایجنسی نے ڈیفنس پریس ویب سائٹ کا حوالہ دیتے ہوئے اس میزائل کے بارے میں ایک رپورٹ میں لکھا تھا کہ:'اس میزائل کا پے لوڈ وار ہیڈ ایسی صورتحال پیدا کر سکتا ہے کہ اگر تین یا چار خرمشہر۔فور میزائل ایک ساتھ داغے جائیں تو یہ مغربی ایشیا کے خطے میں کسی بھی امریکی فوجی اڈے کو شدید نقصان پہنچا سکتا ہے۔' مضمون میں یہ بھی کہا گیا کہ خرمشہر۔فور میزائل 'اسلامی جمہوریہ ایران کے طاقتور ہتھیاروں میں سے ایک' ہوگا اور یہ کہ خطے میں موجود برطانوی فوجی اڈے، بشمول قبرص میں ایک اڈہ بھی اس کی حدِ مار کے اندر آتے ہیں۔

□□□

ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر MUMBAIRAABTA

۲۰/اگست ۲۰۲۶

کرناٹک میں بحران

کرناٹک میں کانگریس کو اپنے ہی قائدین کے ہاتھوں اقتدار سے محروم ہونا پڑے تو یہ سب سے بدترین واقعہ ہوگا۔جنتادل ایس۔کانگریس اتحاد کی حکومت کے اندر کچھ دنوں سے بحران پیدا کر دیا گیا ہے۔بظاہر اس بحران کے لیے اپوزیشن پارٹی بی جے پی کو ذمہ دار ٹھہرایا جا رہا ہے لیکن درپردہ تصویر کچھ اور ہی دکھائی دے رہی ہے۔کانگریس نے اپوزیشن کو تنقید کا نشانہ بنایا ہے تو بی جے پی کے مرکزی وزراء نے کرناٹک حکومت کے بحران کے لیے خود کانگریس کے سینئیر قائدین کو ذمہ دار ٹھہرایا ہے۔سابق چیف منسٹر کرناٹک سدارامیا کے بارے میں جو کچھ انکشافات ہوئے ہیں یہ کانگریس ہائی کمان کے لیے تکلیف دہ ہوں گے۔کرناٹک کے سیاسی بحران کے لیے سدارامیا کو ذمہ دار ٹھہرانے والے مرکزی وزیر سدانند گوڑ کی بات کو درست سمجھا جائے تو کرناٹک کانگریس کی مخلوط حکومت کسی بھی وقت زوال پذیر ہو سکتی ہے کیوں کہ وہ جب سے ایچ ڈی کمارا سوامی زیر قیادت مخلوط حکومت تشکیل پائی ہے، اقتدار سے اپنی محرومی کا غم سینے میں چھپائے پھر رہے ہیں۔اس میں دورائے نہیں کہ بی جے پی بھی سب سے بڑی اپوزیشن پارٹی ہونے کی وجہ سے کانگریس جنتادل ایس حکومت کو کمزور کرنے کی معمولی سی بھی کوشش کرے تو کامیاب ہوجائے گی۔ پہلے ہی سے کانگریس کے دو ارکان اسمبلی کی بی جے پی میں شمولیت کا گمان کیا جا رہا ہے۔حکومت کو اکثریت سے محروم کرنے کے لیے کوئی بھی پارٹی کسی بھی حد تک جا سکتی ہے۔ریاستی سیاست کو غیر مستحکم کرتے ہوئے نیا ڈرامہ کھڑا کیا جا سکتا ہے۔ایک طرف چیف منسٹر ایچ ڈی کمارا سوامی نے دعویٰ کیا کہ اگر وہ چاہیں تو ایک چٹکی میں بی جے پی کے ارکان اسمبلی کو حکومت کی صف میں شامل کر سکتے ہیں۔دوسری جانب یدی یورپا نے کہا کہ کرناٹک کانگریس ارکان ان سے رابطہ رکھے ہوئے ہیں۔آخر ان دونوں کے دعوؤں پر یقین کیوں کر کیا جائے۔دونوں پارٹیوں حکمراں کانگریس اتحاد اور اپوزیشن بی جے پی کو اپنے رائے دہندوں کے بارے میں بھی غور کرنے کی ضرورت ہے کیوں کہ کرناٹک میں شدید زرعی بحران چل رہا ہے۔حکومت کو اندازہ ہے کہ کرناٹک بھر میں 227 تعلقہ جات کے منجملہ 156 تعلقہ جات قحط سالی کا شکار ہیں اور حکومت نے انہیں خشک سالی سے متاثرہ تعلقہ قرار دیا ہے۔مخلوط حکومت نے ریاست کے کسانوں کے قرضے بھی معاف کر دیئے ہیں۔4800 کروڑ روپئے کی رقم معمولی نہیں ہوتی۔ایچ ڈی کمارا سوامی نے ریاست کے کسانوں کی بہبود کے لیے کام انجام دیئے ہیں کیوں کہ شمال مشرقی مانسون کی ناکامی کے باعث ہزاروں ایکڑ اراضی پر کھڑی فصلیں تباہ ہوئی ہیں۔کمارا سوامی حکومت نے اپنے قیام کے بعد سے کئی ایک فلاحی کام انجام دینا شروع کیا ہے۔لیکن کرناٹک کے کئی علاقہ ہنوز ایسے ہیں جہاں حکومت کے فلاحی کام نہیں پہونچے اور وہاں سے عوام کی بڑی تعداد نقل مکانی کے لیے مجبور ہوگئی ہے۔روزگار کی تلاش اور ایک وقت کی روٹی کے حصول کے لیے کرناٹک کے کئی اضلاع سے عوام نقل مکانی کرنے پر مجبور ہیں تو اس پر فوری توجہ دینا حکومت کی ذمہ داری ہے۔اپوزیشن کی حیثیت سے بی جے پی کا بھی فرض بنتا ہے کہ وہ حکومت سے تعاون کرے اور اسے صلاح و مشورہ دیتے ہوئے عوام کی بڑے پیمانہ پر ہونے والی نقل مکانی کو روکنے کے لیے فوری اثر کے ساتھ روزگار کا بندوبست کرے۔کرناٹک میں اگر خشک سالی کی کیفیت یوں ہی برقرار رہی تو یہاں 1972ء کی قحط سالی جیسی کیفیت پیدا ہوگی۔ایسے میں کرناٹک مخلوط حکومت کو بحران سے دوچار کر دینا افسوسناک کوشش ہے۔بی جے پی کو اپنے رائے دہندوں کو جوابدہ ہونا ہوگا۔ریاست کی اس نازک گھڑی میں مدد کرنا ہر ایک کا فرض ہے خاص کر مرکزی حکومت کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ کرناٹک حکومت کے ذریعہ پریشان حال عوام کو عبوری راحت پہونچائے۔خشک سالی نے کرناٹک کے کسانوں اور غریبوں کی روٹی روزی کا مسئلہ کھڑا کر دیا ہے۔پہلے ہی سے کئی مسائل سے دوچار کرناٹک کے غریب افراد پر قحط سالی کا بوجھ ناقابل برداشت بن جائے گا۔

روزنامہ ''ممبئی رابطہ'' میں شائع ہونے والے مضامین و مراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

مراسلات و اعلانات

دورِ حاضر کی بے چینی اور سیرت النبیؐ میں سکون کا راستہ

آج کا انسان چاند پر قدم رکھ چکا ہے اور ٹیکنالوجی نے فاصلوں کو سمیٹ کر پوری دنیا کو ایک گاؤں میں بدل دیا ہے۔ ہمارے پاس آج وہ تمام مادی آسائشیں موجود ہیں جن کا تصور بھی چند صدیاں پہلے ناممکن تھا۔لیکن اس بے پناہ سائنسی اور مادی ترقی کے باوجود، دورِ حاضر کے انسان کا سب سے بڑا مسئلہ دلوں کا اضطراب اور ذہنی سکون کا غائب ہونا ہے۔ ہر شخص ایک انجانی دوڑ کا حصہ بن چکا ہے اور معاشرے میں ذہنی دباؤ اور ڈپریشن تیزی سے پھیل رہا ہے۔ ایسے میں جب ہم اس بے سکونی کا علاج ڈھونڈتے ہیں، تو ہمیں مغرب کے کھوکھلے فلسفوں کے بجائے چودہ سو سال قبل کی اس روشن زندگی کی طرف لوٹنا پڑتا ہے جو محسنِ انسانیت، نبی کریمؐ کی سیرتِ طیبہ کی صورت میں ہمارے پاس محفوظ ہے۔ موجودہ دور کی اس بے چینی کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ ہماری خواہشات کی کوئی حد نہیں رہی۔ ہم اس پر شکر ادا کرنے کے بجائے جو ہمارے پاس موجود ہے، ان چیزوں کے پیچھے بھاگ رہے ہیں جو ہمارے پاس نہیں ہیں۔ سوشل میڈیا کی چمک دمک نے انسان کو احساسِ کمتری میں مبتلا کر دیا ہے۔ اس کے برعکس، سیرت النبیؐ ہمیں قناعت اور سادگی کا وہ خوبصورت درس دیتی ہے جو ہر پریشانی کا علاج ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے واضح فرمایا کہ اصل مالداری مال و اسباب کی کثرت کا نام نہیں، بلکہ سچی مالداری تو دل کی بے نیازی ہے۔ جب انسان کا دل اس بات پر راضی ہو جائے کہ اللہ نے اسے جو دیا ہے وہی اس کے لیے بہترین ہے، تو حرص اور حسد کی وہ آگ خود بخود بجھ جاتی ہے جو ہماری راتوں کی نیند چھین لیتی ہے۔ آج کا نوجوان اپنے مستقبل اور روزگار کو لے کر شدید خوف اور الجھن کا شکار رہتا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ زندگی کے تمام حالات ہمارے کنٹرول میں رہیں، اور جب ایسا نہیں ہوتا تو ہم اندر سے ٹوٹ جاتے ہیں۔ سیرتِ طیبہ ہمیں یقین باللہ پر بھروسے کا وہ عظیم راستہ دکھاتی ہے جو ہر خوف کو ختم کر دیتا ہے۔ ہجرتِ مدینہ کے وقت جب دشمن غارِ ثور کے بالکل قریب پہنچ گئے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پریشان ہوئے، تو آپؐ نے بڑے اطمینان سے فرمایا کہ غم نہ کرو، بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ یہ یقین کہ کائنات کا نظام میرے رب کے ہاتھ میں ہے اور وہ اپنے بندے کو تنہا نہیں چھوڑتا، انسان کو مستقبل کے ہر خوف سے مکمل طور پر آزاد کر دیتا ہے۔ یہ بھی دورِ حاضر کا ایک بہت بڑا المیہ ہے کہ انسان انٹرنیٹ کے ذریعے دنیا سے تو جڑا ہوا ہے، مگر اپنے ہی گھر میں وہ بالکل تنہا ہے۔ انسان کا انسان سے تعلق کمزور ہو چکا ہے۔ نبی کریمؐ کی مبارک زندگی ہمیں سکھاتی ہے کہ حقیقی سکون دوسروں کے ساتھ حسنِ سلوک اور اچھے اخلاق میں چھپا ہے۔ جب انسان اپنی ذات کے خول سے باہر نکل کر دوسروں کے دکھ درد بانٹتا ہے اور ان کے لیے جینا سیکھتا ہے، تو وہ دراصل اپنا ہی روحانی سکون واپس پا رہا ہوتا ہے۔ آج کا انسان اپنے جسم کی خوراک کا تو خیال رکھتا ہے، مگر اس نے اپنی روح کو بھوکا رکھا ہوا ہے۔ رسولِ اکرم ﷺ کی زندگی بتاتی ہے کہ روح کا اصل سکون اللہ کی یاد اور سجدے میں ہے۔ جب بھی آپ ﷺ پر کوئی پریشانی آتی، تو آپ ﷺ فوراً نماز کی طرف متوجہ ہوتے اور فرماتے کہ اے بلال، اقامت کہو اور ہمیں نماز کے ذریعے راحت پہنچاؤ۔ مختصر یہ کہ سیرت النبی ﷺ گزرے ہوئے وقت کی کہانی نہیں ہے، بلکہ یہ آج کے انسان کی ہر نفسیاتی، سماجی اور روحانی بیماری کا سب سے بہترین علاج ہے۔ جس دن ہم نے اپنی سوچ کو بدل کر اپنی زندگیوں کو نبی کریم ﷺ کے بتائے ہوئے راستے پر ڈھال لیا، اسی دن ہماری یہ پریشان حال دنیا حقیقی طمانیت اور سکون کے گہوارے میں تبدیل ہو جائے گی۔ سیرت النبی ﷺ کا پیغام کسی ایک قوم یا طبقے تک محدود نہیں۔ آپ ﷺ نے پوری انسانیت کو رحم، انصاف، امن اور حسنِ سلوک کا درس دیا۔ اسی لیے سیرتِ طیبہ کا مطالعہ ہر اس شخص کے لیے مفید ہے جو ایک بہتر انسان بنا چاہتا ہے اور ایک بہتر معاشرہ دیکھنا چاہتا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم سیرتِ رسول ﷺ کو صرف جلسوں، محفلوں اور تقریروں تک محدود نہ رکھیں، بلکہ اپنی روزمرہ کی زندگی میں اس کے اصولوں کو نافذ کریں۔ اپنے گھر میں محبت، کاروبار میں ایمانداری، معاشرے میں انصاف، پڑوسیوں کے ساتھ حسنِ سلوک اور کمزوروں کے ساتھ ہمدردی کو اپنا شعار بنائیں۔

غزل

تم عیادت کو چلے آؤ دوا ہو جائے
میں تمہیں دیکھ لوں اور مجھ کو شفا ہو جائے

حسن میں تیرے خدا نے وہ کشش بخشی ہے
اک نظر دیکھ لے جو تجھ کو ترا ہو جائے

بول کر جھوٹ خدا کو میں کروں کیوں ناراض
سچ ہی بولوں گا کوئی لاکھ خفا ہو جائے

ڈر خدا سے مرے حالات پہ ہنسنے والے
میرے جیسا نہ کہیں حال ترا ہو جائے

لوگ برسوں کا کیا کرتے ہیں وعدہ لیکن
ایک لمحے کا بھروسہ نہیں کیا ہو جائے

میں ترے عشق میں ہستی کو مٹا دوں اپنی
اور محبت میں مری تو بھی فنا ہو جائے

تو مرا ہو نہ سکا پھر بھی دعا کرتا ہوں
جس سے تجھ کو ہے محبت وہ ترا ہو جائے

اس لیے میں تجھے اب یاد نہیں کرتا ہوں
زخم سوکھا ہوا پھر سے نہ ہرا ہو جائے

عبداللہ

رضا اکیڈمی ممبئی کا تاریخی عالمی اعلان

1501 سال عالمی سالِ سیرتِ مصطفیٰ ﷺ میلادِ مصطفیٰ منائیں اور سیرتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنائیں۔ گزشتہ سال رضا اکیڈمی ممبئی کی جانب سے 1500 سالہ جشنِ عید میلاد النبی ﷺ منانے کا تاریخی اعلان کیا گیا، جسے دنیا بھر میں عاشقانِ رسول ﷺ نے بے مثال جوش و عقیدت کے ساتھ منایا۔ یہ محض ایک جشن نہیں بلکہ محبتِ رسول ﷺ کے عالمی اظہار کی ایک عظیم تحریک بن کر سامنے آیا۔ اب حضور رحمتِ عالم، سرکارِ دو عالم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ولادت باسعادت کے 1501 ویں سال میں رضا اکیڈمی ایک نئے اور تاریخی عہد کا اعلان کرتی ہے: "1501 سالِ عملِ سیرتِ مصطفیٰ ﷺ" ہم سمجھتے ہیں کہ حضور اکرمؐ سے محبت کا سب سے خوبصورت تقاضا یہ ہے کہ حضور ﷺ کی سیرتِ طیبہ کو صرف محافل اور جلسوں تک محدود نہ رکھا جائے بلکہ اپنے کردار، معاملات، گھروں، بازاروں، معاشرے اور پوری انسانی زندگی میں نافذ کیا جائے۔ اسی مقصد کے تحت رضا اکیڈمی دنیا بھر کے مسلمانوں، علماء، مشائخ، خانقاہوں، مدارس، مساجد، اسلامی اداروں، تنظیموں اور نوجوانوں سے اپیل کرتی ہے کہ: آیئے! 1501 ویں سال کو سیرتِ مصطفیٰ ﷺ کے عملی سال کے طور پر منائیں۔ 1501 سیرتی عہد: ہر مسلمان اپنی استطاعت کے مطابق حضور اکرم ﷺ کی سیرتِ طیبہ سے متعلق 1501 نیک اعمال، اخلاقی عہد اور عملی اہداف کا حصہ بنے۔ ہم عہد کریں کہ: ہم نماز اور عبادات کی پابندی کریں گے۔ روزانہ کثرت سے درود و سلام پڑھیں گے۔ جھوٹ، خیانت، دھوکہ اور بددیانتی سے بچیں گے۔ والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کریں گے۔ رشتہ داروں اور پڑوسیوں کے حقوق ادا کریں گے۔ یتیموں، بیواؤں، غریبوں اور ضرورت مندوں کی مدد کریں گے۔ تجارت اور معاملات میں دیانت داری اختیار کریں گے۔ کسی انسان پر ظلم نہیں کریں گے۔ اختلاف کے باوجود اخلاق اور احترام کا دامن نہیں چھوڑیں گے۔ علم حاصل کریں گے اور علم کو عام کریں گے۔ ماحول، جانوروں اور تمام مخلوقات کے ساتھ حسنِ سلوک کریں گے۔ اپنے گھروں کو محبت، رحمت، حیا اور اخلاقِ مصطفیٰ ﷺ کا مرکز بنائیں گے۔ دنیا کے نوجوانوں کے نام خصوصی پیغام ہم چاہتے ہیں کہ 1501 سالِ سیرتِ مصطفیٰ ﷺ کا سب سے بڑا حصہ دنیا کے نوجوان ہوں۔ ہر نوجوان کم از کم ایک ایسی سنتِ مصطفیٰ ﷺ اپنی زندگی میں شامل کرے جو اس کی شخصیت اور معاشرے کو بہتر بنائے، اور پھر کم از کم ایک دوسرے شخص تک اس پیغام کو پہنچائے۔ ایک شخص ایک سنت ایک نیا عہد۔ مساجد اور مدارس سے اپیل: ہر مسجد میں سالِ سیرت کے دوران سیرتِ مصطفیٰ ﷺ کا مستقل درس، ہر مدرسے میں سیرت کا خصوصی پروگرام اور ہر اسلامی ادارے میں کم از کم ایک ایسا منصوبہ شروع کیا جائے جو حضور اکرم ﷺ کی رحمت، عدل، علم، اخلاق اور خدمتِ خلق کی تعلیمات کو عملی شکل دے۔ علمائے کرام اور مشائخِ عظام سے اپیل: علمائے اہلِ سنت اور مشائخِ طریقت سے رضا اکیڈمی اپیل کرتی ہے کہ 1501 سالِ سیرتِ مصطفیٰ ﷺ کو ایک عالمی اصلاحی تحریک بنانے میں اپنا کردار ادا کریں اور عوام کو محبتِ رسول ﷺ کے ساتھ اتباعِ رسول ﷺ کی طرف بھی متوجہ فرمائیں۔ دنیا کے مسلمانوں سے اپیل: یہ تحریک کسی ایک ملک، شہر، جماعت یا تنظیم کی نہیں۔ یہ حضور رحمتِ عالم ﷺ سے محبت رکھنے والے ہر انسان کی تحریک ہے۔ ہندوستان سے حجاز تک، ایشیا سے یورپ تک، افریقہ سے امریکہ تک، دنیا کے ہر خطے میں جہاں عاشقانِ رسول ﷺ موجود ہیں، وہاں 1501 سالِ سیرتِ مصطفیٰ ﷺ کا پیغام پہنچایا جائے۔ ہمارا پیغام واضح ہے: 1500 سال محبت کا عالمی اظہار 1501 سال محبت کو عمل میں تبدیل کرنے کا عہد۔ "سیرت پڑھیں، سیرت سمجھیں، سیرت اپنائیں" "میلادِ مصطفیٰ منائیں اور، سیرتِ مصطفیٰ کو زندگی میں لائیں" رضا اکیڈمی ممبئی: 1501 سالہ عالمی سالِ سیرتِ مصطفیٰ ﷺ آیئے! اس سال صرف یہ نہ کہیں کہ ہم حضور اکرم حضرت محمد ﷺ سے محبت کرتے ہیں؛ بلکہ اپنی زندگی کو اس محبت کا ثبوت بنا دیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم

پیغامِ سیرتُ النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سب کے لیے!!

جاوید بھارتی

سیرتُ النبی ﷺ صرف مسلمانوں کے لیے پڑھنے اور سننے کا موضوع نہیں، بلکہ پوری انسانیت کے لیے ایک ایسا پیغام ہے جس میں محبت، انسانیت، بھائی چارہ، عدل و انصاف، رحم و کرم، رواداری اور حسنِ اخلاق کی تعلیم ملتی ہے۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی پوری زندگی انسانوں کو بہتر زندگی گزارنے اور ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کا عملی نمونہ ہے۔ آپ ﷺ نے ایسے معاشرے میں انسانیت کا چراغ روشن کیا جہاں ظلم و زیادتی، ناانصافی، اونچ نیچ، تعصب اور کمزوروں کا استحصال عام تھا۔ آپ ﷺ نے انسانوں کو بتایا کہ تمام انسان ایک ہی اصل سے ہیں اور کسی انسان کو دوسرے انسان پر محض مال، خاندان، عہدے یا طاقت کی بنیاد پر برتری حاصل نہیں۔ آپ ﷺ کی سیرت مبارکہ رحم و کرم کا بہترین نمونہ ہے۔ آپ ﷺ نے اپنے ساتھ برائی کرنے والوں کے ساتھ بھی صبر، برداشت اور معافی کا معاملہ فرمایا۔ آپ ﷺ نے پڑوسیوں کے حقوق پر زور دیا اور ضرورت مندوں، یتیموں، مسکینوں اور کمزوروں کی مدد کی تعلیم دی۔ سیرتِ نبوی ﷺ کا ایک عظیم پیغام عدل و انصاف ہے۔ آپ ﷺ نے سکھایا کہ انصاف ہر شخص کے لیے برابر ہونا چاہیے، خواہ وہ اپنا ہو یا غیر، امیر ہو یا غریب، طاقتور ہو یا کمزور۔ سرمایہ دار ہو یا مزدور، شہری ہو یا دیہاتی، گورا یا کالا، اگر آج ہمارا معاشرہ اس تعلیم کو اپنا لے تو بہت سی سماجی برائیوں کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔ آپ ﷺ نے خواتین کے احترام اور ان کے حقوق پر بھی خصوصی توجہ دی۔ بیٹیوں کو بوجھ سمجھنے والی سوچ کی نفی فرمائی اور عورتوں کے ساتھ عزت و احترام سے پیش آنے کی تعلیم دی۔ والدین، اولاد، شوہر، بیوی اور خاندان کے ہر فرد کے حقوق کو واضح فرمایا۔ آپ ﷺ کی سیرت ہمیں یہ بھی بتاتی ہے کہ دین صرف عبادات کا نام نہیں، بلکہ اچھے اخلاق اور اچھے کردار کا بھی نام ہے۔ سچ بولنا، امانت داری، وعدہ پورا کرنا، معاف کرنا، عاجزی اختیار کرنا اور دوسروں کے حقوق ادا کرنا ایک مسلمان کے کردار کا لازمی حصہ ہے۔ آج دنیا میں مذہب، ذات، زبان، نسل اور مختلف نظریات کی بنیاد پر فاصلے بڑھ رہے ہیں۔ ایسے ماحول میں سیرتِ طیبہ ﷺ ہمیں محبت، برداشت، باہمی احترام اور پُرامن بقائے باہمی کا راستہ دکھاتی ہے۔ اختلافِ رائے فطری چیز ہے، لیکن اختلاف کو نفرت اور دشمنی میں تبدیل کرنا انسانیت کے لیے نقصان دہ ہے۔ سیرتُ النبی ﷺ کا پیغام کسی ایک قوم یا طبقے تک محدود نہیں۔ آپ ﷺ نے پوری انسانیت کو رحم، انصاف، امن اور حسنِ سلوک کا درس دیا۔ اسی لیے سیرتِ طیبہ کا مطالعہ ہر اس شخص کے لیے مفید ہے جو ایک بہتر انسان بننا چاہتا ہے اور ایک بہتر معاشرہ دیکھنا چاہتا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم سیرتِ رسول ﷺ کو صرف جلسوں، محفلوں اور تقریروں تک محدود نہ رکھیں، بلکہ اپنی روزمرہ کی زندگی میں اس کے اصولوں کو نافذ کریں۔ اپنے گھر میں محبت، کاروبار میں ایمانداری، معاشرے میں انصاف، پڑوسیوں کے ساتھ حسنِ سلوک اور کمزوروں کے ساتھ ہمدردی کو اپنا شعار بنائیں۔ سیرتُ النبی ﷺ پڑھنا محبت ہے، لیکن سیرتُ النبی ﷺ کو اپنی زندگی میں اتارنا اس محبت کا عملی ثبوت ہے۔ یہی پیغامِ سیرتُ النبی ﷺ ہے یعنی محبت سب کے لیے، انصاف سب کے لیے اور انسانیت سب کے لیے۔

عدالتی تقرریوں میں شفافیت بڑھانے کے لیے 1993 میں جو کالجیم سسٹم بنایا گیا تھا آج یہ سوال کیا جا رہا ہے کہ آخر اس سسٹم کے ذریعے ایسے ججوں کی تقرری کیسے ہو جاتی ہے؟ کیا تقرری سے پہلے ان کی ٹھیک سے چھان بین نہیں ہوتی؟ کیا ان کی غیر جانب داری کا امتحان نہیں لیا جاتا؟ اس طرح کے کئی سوالات ہیں جو لوگوں کے درمیان آج بھی پیدا ہو رہے ہیں اور ان کا کوئی جواب نہیں دیا جا رہا ہے۔ سسٹم میں خرابی کہاں ہے؟ اس کا علاج تلاش کیوں نہیں کیا جاتا؟ اس ملک میں انصاف کا حصول انتہائی مشکل اور مہنگا ہو چکا ہے، طویل مقدمہ بازی اور وکیل کی فیس پر ہزاروں اور لاکھوں روپے خرچ کرنا پڑتا ہے، تب بھی انصاف نہیں مل پاتا یا پھر انصاف ملنے میں اتنی تاخیر ہو جاتی ہے کہ اسکا کوئی مطلب ہی نہیں رہ جاتا۔ جب کسی جج کی میز پر آئین رکھا ہوتا ہے تو یہ محض ایک قانونی کتاب نہیں بلکہ ایک مقدس ذمہ داری کی یاد دہانی ہوتی ہے

عمر خالد اور شرجیل امام کی طویل حراست تشویشناک!

سرفراز احمد قاسمی حیدرآباد

مقدمہ شروع کئے بغیر 6 برس سے شرجیل امام اور عمر خالد جیل میں ہیں، اس طرح مقدمے کی سماعت سے پہلے طویل مدت تک حراست میں رکھنا انتہائی سنگین اور تشویشناک ہے، جبکہ اسی قانونی فریم ورک کے تحت الزامات کا سامنا کرنے والے دیگر کئی ملزمان کو سپریم کورٹ پہلے ہی ضمانت دے چکی ہے۔ سپریم کورٹ نے اپنے سابقہ حکم میں یہ تسلیم کیا تھا کہ عمر خالد اور شرجیل امام کے خلاف استغاثہ کا پیش کردہ مواد مختلف نوعیت، کا ہے، اسی بنیاد پر یو اے پی اے کے تحت عائد قانونی پابندی ان پر بدستور لاگو رہتی ہے، فوجداری نظامِ انصاف کو ہر فرد کے لیے قانون کی پاسداری، قانونی مساوات اور بروقت انصاف کے اصولوں کو یقینی بنانا چاہیے، گزشتہ دنوں 100 سے زائد مصنفین، اداکاروں، فلم سازوں، تاریخ دانوں، صحافیوں، ماہرین تعلیم، سماجی کارکنوں، ماہرین اقتصادیات اور ممبران پارلیمنٹ نے چیف جسٹس آف انڈیا سوریا کانت کے نام 2020 کے دہلی فسادات کی سازش کے مقدمے میں طلبہ کارکن عمر خالد اور شرجیل امام کی طویل حراست پر ایک کھلا خط لکھ کر تشویش کا اظہار کیا ہے۔ خط پر دستخط کرنے والوں نے چیف جسٹس سے اس معاملے میں مداخلت کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ خالد اور شرجیل امام مقدمے کی سماعت شروع ہونے کے انتظار میں تقریباً 6 برس سے جیل میں ہیں، ان کا کہنا ہے کہ مقدمے کی سماعت شروع ہوئے بغیر اتنی طویل مدت تک زیر حراست رکھے جانے سے زندگی، شخصی آزادی اور فوری سماعت کے آئینی حقوق کے حوالے سے سنگین سوالات پیدا ہوتے ہیں، یومِ آزادی سے ایک روز قبل جاری کیے گئے اس کھلے خط میں غیر قانونی سرگرمیوں کی روک تھام کے قانون، یو اے پی اے کے استعمال پر بھی تشویش ظاہر کی گئی ہے، خط میں کہا گیا ہے کہ جب مقدمے کی کاروائی آگے ہی نہیں بڑھ رہی ہے تو ملزمین کو طویل عرصے تک جیل میں رکھنا انصاف کے بنیادی اصولوں کے حوالے سے سنگین سوالات پیدا کرتے ہیں، اس خط پر دستخط کرنے والی ممتاز شخصیات میں اروندھتی رائے، امیتا گھوش، رام چندر گوہا، پرکاش راج، رعنا ایوب اور سوارا بھاسکر وغیرہ شامل ہیں، لیٹر میں چیف جسٹس سوریا کانت کی جانب سے سویڈن میں حالیہ لیکچر کے دوران سپریم کورٹ کے 2021 کے فیصلے یونین آف انڈیا بنام کے اے نجیب کے حوالے سے دیے گئے ریمارکس کا بھی ذکر کیا گیا ہے، اس معاملے میں سپریم کورٹ کے تین رکنی بینچ نے یہ مانا تھا کہ اگر مقدمے کی تکمیل کا معقول امکان نہ ہو اور کسی شخص کو طویل عرصے تک جیل میں رکھا جائے تو سخت قوانین بشمول یو اے پی اے کے تحت بھی اسے ضمانت دی جا سکتی ہے، عدالت نے کہا تھا کہ ایسی حراست، آئین کے آرٹیکل 21 کے تحت ملزم کے فوری سماعت کے بنیادی حق کی خلاف ورزی کر سکتی ہے، خط میں کہا گیا ہے کہ آپ اس تاریخی تین رکنی بینچ کے فیصلے کا حصہ تھے، جس میں نجیب کیس کے فیصلے کا حوالہ دیا گیا ہے، خالد اور شرجیل امام تقریباً 6 برس سے حراست میں ہیں، تاہم مقدمے کی باقاعدہ سماعت ابھی تک شروع نہیں ہوئی ہے، استغاثہ نے اس معاملے میں تقریباً 900 گواہوں کو پیش کرنے کا حوالہ دیا ہے جس سے یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کاروائی مکمل ہونے میں مزید کتنا وقت لگ سکتا ہے، دستخط کنندگان نے جنوری 2026 میں دونوں ملزمین کی ضمانت کی درخواستیں سپریم کورٹ کی جانب سے مسترد کیے جانے کا بھی حوالہ دیا اور اس کے بعد انہوں نے 18 مئی 2026 کے سید افتخار، اندرابی بنام نیشنل انویسٹی گیشن ایجنسی این آئی اے کے فیصلے کا حوالہ بھی دیا ہے، جو جسٹس بی وی ناگ رتنا اور جسٹس اجل بھویان پر مشتمل بنچ نے سنایا تھا، آئینی آزادیاں جمہوریت کی بنیاد ہیں اور ان میں کسی بھی قسم کی کمزوری جمہوری اور آئینی اصولوں سے وابستگی کو متاثر کرتی ہے۔

عمر خالد نے اپنی درخواست میں کہا کہ وہ تقریباً 6 سال سے عدالتی تحویل میں ہیں، حالانکہ ابھی تک ان کے خلاف فردِ جرم بھی عائد نہیں کی گئی ہے۔ انہوں نے ان خدشات کا اظہار کیا کہ مقدمے میں ملزمان، گواہوں اور استغاثہ کی دستاویزات کی بڑی تعداد کو دیکھتے ہوئے جلد سماعت شروع ہونے کا امکان کم ہے۔ دوسری جانب، شرجیل امام نے اپنی درخواست میں کہا کہ سپریم کورٹ کی جانب سے ضمانت مسترد کئے جانے کے 6 ماہ بعد بھی مقدمے کی کارروائی میں کوئی نمایاں پیش رفت نہیں ہوئی ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ وہ بغیر مقدمے کے تقریباً 6 سال سے حراست میں ہیں اور اس کیس میں ابھی تک فردِ جرم عائد ہونا باقی ہے۔ یوم آزادی کے موقع

پر اپریش کمار سنگھ چیف جسٹس تلنگانہ ہائی کورٹ نے پرچم کشائی کے بعد ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جمہوریت میں عدلیہ اور نظام عدلیہ کو مستحکم بناتے ہوئے انہیں جمہوری اصولوں کے مطابق چلانے کے اقدامات کیے جانے چاہیے، انہوں نے کہا کہ حصول انصاف کے عمل میں رکاوٹیں پیدا نہیں ہونی چاہیے اور جمہوری اداروں کو مستحکم بنائے رکھنے کے لیے ٹھوس اقدامات کے عہد کا اعادہ کرتے ہوئے انہوں نے عزم ظاہر کیا کہ آزادی کے ثمرات ہر شخص تک پہنچنے چاہیے، اگر بینچ اور بار کونسل کی کوشش ہو تو ایسی صورت میں مقدمات کی سماعت عاجلانہ طور پر ہو سکتی ہے اور ان کی یکسوئی کے اقدامات یقینی بنائے جا سکتے ہیں، چیف جسٹس اپریش کمار سنگھ نے ریاست میں نظام عدلیہ کو مستحکم بنانے، ریاست کے طلباء میں قانون کے متعلق شعور بیداری کے اقدامات بھی کیے جا رہے ہیں اور انہیں قوانین کے متعلق واقف کرواتے ہوئے ان کے ساتھ ہونے والی ناانصافیوں اور مظالم کے متعلق انہیں واقف کروایا جا رہا ہے، فوجداری مقدمات میں انصاف رسانی کے عمل کو بہتر بنانے کے علاوہ قیدیوں کے حقوق اور ان پر عمل آوری کے معاملات کو بہتر بنانے کے بھی اقدامات کیے جا رہے ہیں۔

سوال یہ ہے کہ ہندوستانی آئین نے مساوات، مذہبی آزادی، اظہار رائے، زندگی اور شخصی آزادی کے حقوق ہر شخص کو دئے ہیں لیکن آزادی کے 80 برس بعد خصوصاً پچھلے 12 سال کے واقعات اور تجربات نے ہندوستانی مسلمانوں کے ذہن میں ایک تلخ سوال پیدا کر دیا ہے، 2014 کے بعد مسلمانوں کے سامنے ایک ایسا سیاسی اور سماجی ماحول تیزی سے ابھرا، جس نے انکے اندر تحفظ اور امتیاز کے احساس کو بڑھایا، گزشتہ 12 سال میں حکومت کا تقریباً ہر اقدام، مسلمانوں کے خلاف اٹھایا گیا جس سے مسلمان یکساں طور پر متاثر ہوا، اس عرصے میں ایسے متعدد قوانین، سیاسی بیانات، سماجی واقعات اور انتظامی کاروائیاں سامنے آئی، مسلمانوں کے شہری اور مذہبی حقوق کے بارے میں سنجیدہ سوالات پیدا ہونے لگے، اگر ہم مسلمانوں پر ہو رہے 12 سالوں کے مظالم کو دیکھیں تو تصویر خود بخود واضح ہو جاتی ہے کہ آزاد ملک میں مسلمانوں کو کس طرح اپنے حقوق سے محروم کیا جا رہا ہے، 2019 میں شہریت ترمیمی قانون یعنی سی اے اے پارلیمنٹ سے منظور ہوا، اس قانون نے افغانستان، بنگلہ دیش اور پاکستان سے آنے والے ہندو، سکھ، بدھ، جین، پارسی اور عیسائی افراد کے لیے شہریت حاصل کرنے کا ایک خصوصی راستہ بنایا، 2024 میں اس متنازع قانون کو نافذ کیا گیا اور شہریت کی سرٹیفکیٹ بھی جاری کی جانے لگی، حکومت کے مطابق اس قانون کا مقصد پڑوسی ممالک میں مذہبی ظلم و ستم کا شکار، اقلیتوں کو تحفظ دینا ہے اور یہ قانون کسی ہندوستانی مسلمان کی شہریت نہیں چھینتا، لیکن سوال یہ ہے کہ اگر مذہبی بنیاد پر کسی مخصوص گروہ کو خصوصی قانونی سہولت دی جا سکتی ہے تو پھر اسی خطے کے مظلوم مسلم فرقوں یا دیگر مذہبی گروہوں کو اس دائرے سے باہر رکھنے کی وجہ کیا ہے؟ قوام متحدہ اور انسانی حقوق سمیت دنیا بھر کے ناقدین نے اسی وجہ سے اس پر اپنی تشویش ظاہر کی تھی۔

کانگریس ہیڈ کوارٹر میں یوم آزادی کے موقع پر تقریب سے خطاب کرتے ہوئے صدر کانگریس ملک ارجن کھڑگے نے کہا کہ جمہوریت میں عوام کی آواز سننا اور سوالوں کے جواب دینا ضروری ہوتا ہے، انہوں نے کہا کہ آج کا دن صرف آزادی کی جدوجہد کی تاریخ کو یاد کرنے کا دن نہیں بلکہ یہ پوچھنے کا بھی موقع ہے کہ مجاہدین آزادی نے جس ہندوستان کا خواب دیکھا تھا وہ کتنا پورا ہوا؟ کانگریس کی ایک 141 سالہ تاریخ میں 62 سال غیر ملکی حکومت کے خلاف جدوجہد میں گزرے، اس آزادی کے لیے لاکھوں لوگوں نے قربانی دی، انہوں نے کہا کہ مجاہدین آزادی نے انگریزی حکومت سے نجات کے ساتھ غریبی، بے روزگاری، چھوت، ناانصافی اور خوف سے آزادی کا بھی خواب دیکھا تھا لیکن آج کی صورتحال بہت پریشان کن ہے، آج نوجوانوں کے خواب کچلے جا رہے ہیں اور اسی لئے مایوس نوجوان ملک بھر میں تحریکیں چھیڑنے پر مجبور ہو رہے ہیں، ان پر مقدمہ بازی ہو رہی ہے اور انہیں جیل میں ڈالا جا رہا ہے۔

سپریم کورٹ کے سینئر جج، جسٹس اجل بھویان نے اسی ماہ کے شروع میں ججس کے تقررات سے متعلق سپریم کورٹ کالجیم کے طریقہ کار پر سخت اعتراض کیا تھا، عدلیہ میں اصلاحات کے موضوع پر پینل ڈسکشن میں حصہ لیتے ہوئے جسٹس اجل بھویان نے کہا تھا کہ ججس کے تقررات کے سلسلے میں کالجیم کی جانب سے کوئی وجہ بیان نہیں کی جا رہی ہے، جس کے نتیجے میں غیر مستحق افراد کے ججس کے عہدے پر فائز ہونے کے امکانات بڑھ چکے ہیں، انہوں نے کہا کہ تقررات کے سلسلے میں کالجیم کو وضاحت کرنی چاہیے کہ کن بنیادوں پر ججس کے عہدے کے لیے ناموں کی سفارش کی جا رہی ہے، غیر مستحق افراد کے تقرر کے نتیجے میں ججس کے ذریعے کئی غیر دستوری ریمارکس منظر عام پر آ رہے ہیں، اگر یہی سلسلہ جاری رہا تو آئندہ کوئی بھی جج عوام کو چیونٹی قرار دے سکتا ہے، جسٹس بھویان نے کہا کہ کالجیم کی گزشتہ تین قراردادوں کا جائزہ لے چکے ہیں، کالجیم کی قراردادوں میں کوئی وضاحت نہیں کی گئی، جس کے نتیجے میں تقررات میں شفافیت ختم ہو رہی ہے، جسٹس اجل بھویان کا ماننا ہے کہ ججس کے طور پر ترقی کے وجوہات بیان نہ کرنے کی صورت میں غیر معقول امیدواروں کے عدلیہ میں داخلے کی راہ ہموار ہوگی اور اس سے غیر موزوں افراد کے ججس بنائے جانے سے غیر دستوری ریمارکس کا خطرہ برقرار رہتا ہے، ایسے افراد کے داخلے کو روکنے کے لیے کالجیم میں کسی قدر مباحث ہونے چاہیے اور وجوہات کا جائزہ لیا جائے، جسٹس بھویان نے حال ہی میں ہائی کورٹ کے ایک جج کے ریمارک کا حوالہ دیا، واضح رہے کہ الہ آباد ہائی کورٹ کے جج نے وشوا ہندو پریشد کے پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے اپوزیشن کو تنقید کا نشانہ بنایا تھا، انھوں نے کہا کہ ملک میں ہمیں تعلیم دی گئی ہے کہ کسی چھوٹے سے چھوٹے جانور کو بھی نقصان نہ پہنچائیں اور چیونٹی کو بھی مارنے کی اجازت نہیں ہے، جسٹس بھویان نے کہا کہ سپریم کورٹ کالجیم کے تین بیانات میں ججس کے طور پر ترقی کے لیے کوئی وجوہات بیان نہیں کی گئی ہیں، اس طرح کی کاروائی کو کاپی پیسٹ کہا جا سکتا ہے، لہذا ججس کے طور پر ترقی کے لیے کچھ تو وجوہات بیان کی جانی چاہیے، جسٹس بھویان کی جانب سے سپریم کورٹ کالجیم کے طریقہ کار پر اعتراض نے عدلیہ کے بارے میں ایک نئی بحث چھیڑ دی ہے، واضح رہے کہ چیف جسٹس سوریا کانت نے ملک کے بے روزگار نوجوانوں کو کاکروچ قرار دیا تھا جس کے بعد کاکروچ جنتا پارٹی وجود میں آئی ہے۔

عدالتی تقرریوں میں شفافیت بڑھانے کے لیے 1993 میں جو کالجیم سسٹم بنایا گیا تھا آج یہ سوال کیا جا رہا ہے کہ آخر اس سسٹم کے ذریعے ایسے ججوں کی تقرری کیسے ہو جاتی ہے؟ کیا تقرری سے پہلے ان کی ٹھیک سے چھان بین نہیں ہوتی؟ کیا ان کی غیر جانب داری کا امتحان نہیں لیا جاتا؟ اس طرح کے کئی سوالات ہیں جو لوگوں کے درمیان آج بھی پیدا ہو رہے ہیں اور ان کا کوئی جواب نہیں دیا جا رہا ہے، سسٹم میں خرابی کہاں ہے؟ اس کا علاج تلاش کیوں نہیں کیا جاتا؟ اس ملک میں انصاف کا حصول انتہائی مشکل اور مہنگا ہو چکا ہے، طویل مقدمہ بازی اور وکیل کی فیس پر ہزاروں اور لاکھوں روپے خرچ کرنا پڑتا ہے، تب بھی انصاف نہیں مل پاتا یا پھر انصاف ملنے میں اتنی تاخیر ہو جاتی ہے کہ اسکا کوئی مطلب ہی نہیں رہ جاتا، جب کسی جج کی میز پر آئین رکھا ہوتا ہے تو یہ محض ایک قانونی کتاب نہیں بلکہ ایک مقدس ذمہ داری کی یاد دہانی ہوتی ہے، ہر صفحہ، ہر شق اور ہر دفعہ انصاف کے ایک ایسے پیمانے کی نمائندگی کرتی ہے جو ہر شہری کے حقوق کا ضامن ہوتا ہے مگر جب فیصلہ سازی میں ذاتی رجحانات، سماجی دباؤ، آستھا یا قانونی موشگافیوں کو انصاف پر فوقیت دی جاتی ہے تو آئین کے الفاظ اپنی معنویت کھو بیٹھتے ہیں، ایمانداری اور غیر جانبداری سے فیصلے کرنے کی عزم کے ساتھ اٹھائے گئے جج کے حلف کی گونج عدالتی کمرے کے تاریک گوشوں میں تحلیل ہو جاتی ہے یہ رویہ نہ صرف عدالتی ساکھ کو نقصان پہنچاتا ہے بلکہ عوام کے اعتماد کو بھی متزلزل کر دیتا ہے ضرورت اس امر کی ہے کہ انصاف کو رسمی کاروائی کے بجائے ایک زندہ حقیقت کے طور پر برتا جائے تاکہ آئین محض الفاظ کا مجموعہ نہ رہے بلکہ عدلیہ کے ہر فیصلے میں عملی طور پر نظر آئے۔ وقت آ گیا ہے کہ عدلیہ خود کو اس فرسودہ سوچ سے آزاد کرے اور انصاف کے بنیادی اصولوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے ایسے فیصلے صادر کرے جو واقعی مظلوموں کو ریلیف فراہم کرے، جب کسی جج کا قلم کسی مظلوم کی فریاد کو بے وقار کر دے تو انصاف کے ترازو کا پلڑا ہمیشہ جھکتا ہی رہے گا عدالت کو یہ سمجھنا ہوگا کہ انصاف صرف قانونی نقطہ بازی نہیں بلکہ ایک مقدس امانت ہے جو مظلوموں کو ان کا حق دلانے کے لیے وجود میں آئی ہے نہ کہ ظالموں کو تحفظ فراہم کرنے کے لیے۔ عدلیہ کا فریضہ ہے کہ وہ قانون کی روح کو سمجھے، آج پوری دنیا میں انسانی حقوق، مذہبی رواداری اور اقلیتی تحفظات پر زور دیا جا رہا ہے، ایسے میں یہ وقت ہے کہ عدلیہ اپنے اصل منصب کو پہچانے ورنہ وہ دن دور نہیں جب عدلیہ کی غیر جانبداری پر عوام کا اعتماد متزلزل ہو جائے اور جہاں عدلیہ سے بھروسہ اٹھ جائے وہاں جمہوریت کی عمارت محض کھوکھلا ڈھانچہ بن کر رہ جاتی ہے، بھارت جیسے جمہوری ملک میں کیا مسلمانوں کو انصاف مل رہا ہے؟ اگر نہیں تو کیا یہ جمہوریت اور یہاں کی عدلیہ کے شرمندگی کی بات نہیں ہے؟ کیا اس قوم کے ہزاروں نوجوان جو برسوں سے قید ہیں انھیں انصاف ملے گا؟ کیا شرجیل امام اور عمر خالد کو بھی انصاف مل سکے گا؟ یا ملک کے موجودہ حالات کے پس منظر میں علی سردار جعفری سے معذرت کے ساتھ یہی کہا جا سکتا ہے کہ

تیغ منصف ہوں جہاں، دار و رسن ہوں شاہد۔
بے گناہ کون ہے اُس ملک میں، مسلم کے سوا۔

ہندوستان میں بلڈوزر سیاست اور اقلیتی اداروں پر یکطرفہ انتظامی کارروائیاں

تعلیم، ایمان اور روحانیت کسی بھی تہذیب، معاشرے اور قوم کی بنیادی روح ہوتی ہیں۔ وہ عمارتیں جہاں سے علم، اخلاق اور انسانیت کی روشنی پھیلتی ہے چاہے وہ اسکول ہوں، مساجد ہوں، مزارات ہوں یا مدارس کسی بھی آزاد اور جمہوری سماج کے روشن مستقبل، تنوع (Diversity) اور اس کے اجتماعی وجود کی ضامن ہوتی ہیں۔ لیکن 18 اگست کو ضلع سدھارتھ نگر کی ڈومریا گنج اسمبلی کے گاؤں پرا رام لال سے سامنے آنے والی تصویر نے نہ صرف مقامی لوگوں بلکہ پورے ملک کے حساس شہریوں کو شدید صدمے، غم و غصے اور تشویش میں مبتلا کر دیا ہے۔ کئی سالوں سے قائم ایک چھوٹے سے دینی و تعلیمی مدرسے کو زمین بوس کرنے کے لیے 5 سے زائد بلڈوزر، بھاری عملہ اور پولیس فورس کو میدان میں اتار دیا گیا۔ اطلاعات کے مطابق یہ مدرسہ دہائیوں سے قائم تھا اور مقامی دیہی اور انتہائی پس ماندہ بچوں کی بنیادی و دینی تعلیم کا واحد سہارا تھا۔ لیکن گاؤں ہی کے ایک شخص کی سیاسی شہ پر کی گئی شکایت کی بنیاد پر انتظامیہ نے یہ یکطرفہ اور جارحانہ قدم اٹھایا۔ بتایا جا رہا ہے کہ مدرسہ قائم ہونے کے کافی عرصے بعد کاغذی کارروائی اور لینڈ ریکارڈز کی تبدیلی کے دوران اس زمین کو سرکاری زمین کے طور پر درج کر دیا گیا تھا، تاہم ایک چھوٹے سے تعلیمی ادارے کو ڈھانے کے لیے پانچ پانچ بلڈوزروں اور اتنی بڑی پولیس فورس کا استعمال یہ صاف ظاہر کرتا ہے کہ مقصد صرف قانون کی پاسداری نہیں بلکہ اقتدار کے دباؤ میں عوام کے اندر خوف و ہراس کی فضا قائم کرنا تھا۔ اس ناانصافی اور یکطرفہ کارروائی کے خلاف ڈومریا گنج سے سماج وادی پارٹی (SP) کی خاتون ایم ایل اے سیدہ خاتون اور ان کے ساتھیوں نے مدرسے کی حفاظت اور بچوں کے مستقبل کو بچانے کے لیے آخری وقت تک بھرپور اور پرزور کوششیں کیں۔ ایم ایل اے سیدہ خاتون نے موقع پر پہنچ کر اور اعلیٰ حکام کے سامنے تمام دستاویزات، عوامی جذبات اور معصوم بچوں کے تعلیمی مستقبل کی دہائی دی، اور قانون و آئین کے دائرے میں رہتے ہوئے انتظامیہ کو سمجھانے اور اس انہدامی کارروائی کو رکوانے کی ہر ممکن جدوجہد کی۔ لیکن افسوس کہ طاقت اور اقتدار کے شدید سیاسی دباؤ کے آگے انتظامیہ نے نہ تو خاتون ایم ایل اے سیدہ خاتون کی باتوں کو سننا گوارا کیا، نہ مقامی آبادی کی اپیلوں پر کان دھرے اور نہ ہی معصوم بچوں کے آئینی حقوق کا پاس رکھا۔ حکمران جماعت کے سیاسی اثر و رسوخ اور انتقامی پالیسی کے سامنے آئینی اور جمہوری اقدار کو بالائے طاق رکھتے ہوئے بلڈوزر چلا کر برسوں پرانی تعلیمی عمارت کو چند منٹوں میں ملبے کے ڈھیر میں تبدیل کر دیا گیا۔ ڈومریا گنج کا یہ واقعہ کوئی منفرد یا الگ تھلگ حادثہ نہیں ہے، بلکہ یہ اس منظم اور افسوسناک سلسلے کی ایک کڑی ہے جو پچھلے کچھ عرصے سے پورے ہندوستان میں جگہ جگہ دیکھنے کو مل رہی ہے۔ آج ملک کے مختلف حصوں میں مساجد، مدارس، مکاتب، خانقاہوں اور تاریخی مزارات کو ان تجاوزات (Encroachments)، کاغذی خامیوں یا لینڈ ریکارڈ کے تنازعات کا بہانہ بنا کر ہدف بنایا جا رہا ہے جو دہائیوں یا بعض اوقات صدیوں پرانے ہیں۔ صدیوں پرانی تاریخی مساجد اور درگاہوں کو اچانک کاغذات کی تکنیکی خامیوں کی بنیاد پر غیر قانونی قرار دے کر بلڈوزر چلا دیے جاتے ہیں، جس سے نہ صرف مسلمانوں کے مذہبی و ایمانی جذبات مجروح ہوتے ہیں بلکہ ملک کا مشترکہ تہذیبی ورثہ (Ganga-Jamuni Tehzeeb) بھی پارہ پارہ ہو رہا ہے۔ یہ صورتحال ایک ایسے تلخ اور سنگین سوال کو جنم دیتی ہے جو آج ہر آئین پسند اور منصف مزاج شہری کے ذہن میں گونج رہا ہے کہ آخر ایسے قانونی سقم، زمین کے اندراج کے مسائل اور بلڈوزر کی فوری کارروائیاں صرف ایک مخصوص اقلیتی طبقے کی عبادت گاہوں، مزارات اور تعلیمی اداروں ہی کے خلاف کیوں نظر آتی ہیں؟ اگر غیر جانبدارانہ اور باریک بینی سے جائزہ لیا جائے تو پورے ملک اور تمام ریاستوں میں لاتعداد ایسی سرکاری اور غیر سرکاری عمارتیں، مذہبی مقامات اور تجارتی ادارے موجود ہیں جو سرکاری یا تنازع والی زمینوں پر دہائیوں سے قائم ہیں، لیکن وہاں انتظامیہ کا رویہ لچکدار اور نرم ہوتا ہے؛ یا تو آپسی تصفیے کی راہ نکالی جاتی ہے، معاوضہ دیا جاتا ہے یا ان کے کاغذات کی تصحیح کر کے انہیں باقاعدہ (Regularize) کر دیا جاتا ہے۔ لیکن جب بات کسی مدرسے، مسجد یا درگاہ کی آتی ہے تو انتظامیہ اور ریاست کا رویہ انتہائی سخت، یکطرفہ اور جارحانہ ہو جاتا ہے۔ یہ کھلی تفریق اور دہرا معیار آئینِ ہند کے مساوات کے بنیادی اصول (Article 14) اور مذہبی و بنیادی آزادیوں کی ضمانت (Article 25) کی کھلی خلاف ورزی ہے، جو ہندوستان کی جمہوری بنیادوں کو کمزور کر رہی ہے۔ کسی بھی عمارت یا ساخت کو بلڈوزر سے گرانا حکمرانوں کے لیے چند منٹوں کا کام ہو سکتا ہے، لیکن اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والے سماجی، تعلیمی اور نفسیاتی بحران کی بھرپائی ناممکن ہو جاتی ہے۔ پرا رام لال میں مدرسے پر بلڈوزر چلنے سے وہاں زیرِ تعلیم درجنوں معصوم بچوں کا جاری تعلیمی سال تباہ ہو گیا ہے، ان کے سر سے چھت چھن گئی ہے اور ان کے معصوم دلوں میں ایک گہرا خوف اور ناامیدی بیٹھ گئی ہے۔ دیہی علاقوں کے یہ مدارس اکثر غریب، یتیم اور بے سہارا بچوں کو نہ صرف مفت تعلیم بلکہ کھانا اور رہائش بھی فراہم کرتے ہیں۔ جب ایسا ادارہ ٹوٹتا ہے تو ان بچوں کا مستقبل تاریکی میں ڈوب جاتا ہے۔ اسی طرح جب مساجد اور مزارات کو نشانہ بنایا جاتا ہے تو اقلیتی آبادی میں عدم تحفظ کا احساس گہرا ہوتا ہے اور صدیوں سے قائم آپسی بھائی چارے اور باہمی اعتماد کی فضا کو شدید صدمہ پہنچتا ہے۔ اس مشکل، آزمائش اور یکطرفہ کارروائیوں کے دور میں محض جذباتی نعرے بازی کے بجائے قانونی، آئینی، تعلیمی اور سیاسی حکمتِ عملیاں اپنانے کی اشد ضرورت ہے۔ سب سے پہلی اور اہم ترجیح یہ ہونی چاہیے کہ پرا رام لال جیسے مقامات پر متاثرہ بچوں کی تعلیم کو ہرگز رکنے نہ دیا جائے؛ مقامی ذمہ داران، ایم ایل اے سیدہ خاتون جیسے عوامی نمائندوں اور ملی تنظیموں کو فوراً آگے آ کر ان کے لیے عارضی تعلیم و رہائش کا انتظام کرنا چاہیے تاکہ ان کا سال ضائع نہ ہو۔ اس کے ساتھ ہی، مدرسے، مسجد یا مزار کے پرانے ریکارڈز، مالگذاری کی رسیدوں اور تاریخی دستاویزات کو جمع کر کے عدالت (Supreme یا High Court) کا دروازہ کھٹکھٹایا جائے اور انتظامیہ کے اس دہرے معیار و غیر آئینی کارروائیوں کو قانونی چیلنج دیا جائے۔ مزید برآں، تمام مظالم کا مستند ریکارڈ بنا کر انسانی حقوق کی تنظیموں، سول سوسائٹی، غیر جانبدار میڈیا اور جمہوری فورمز پر حقائق کو لایا جائے تاکہ قانونی اور پرامن دائرے میں رہ کر اس بلڈوزر کلچر کا مقابلہ کیا جا سکے۔ عمارتیں اینٹ، پتھر اور گاروں سے بنتی ہیں جنہیں 5 یا 10 بلڈوزر لا کر منٹوں میں گرایا جا سکتا ہے، لیکن لوگوں کے دلوں میں پھیلی علم، ایمان اور بیداری کی شمع کو کبھی نہیں بجھایا جا سکتا۔ پرا رام لال کا یہ واقعہ، ایم ایل اے سیدہ خاتون اور دیگر عوامی نمائندوں کی جدوجہد اور ملک بھر میں مذہبی و تعلیمی مقامات پر اٹھنے والے بلڈوزر ہمیں یہ پیغام دیتے ہیں کہ آئینی، دینی، تعلیمی اور انسانی حقوق کی حفاظت کے لیے ہم سب کو متحد ہو کر، حکمت و بیداری کے ساتھ اور مکمل قانونی و آئینی دائرے میں رہ کر اپنے اداروں اور بچوں کے مستقبل کی مضبوط ڈھال بننا ہوگا۔

ہند ملائیشیا کی دوسری مشترکہ ورکنگ گروپ میٹنگ منعقد

عوامی نظم ونسق اور نظم ونسق کی اصلاحات کے میدان میں تعاون پر سری ہندوستان ۔ملائیشیا جوائنٹ ورکنگ گروپ کی میٹنگ منعقد ہوئی۔

نئی دہلی: عوامی نظم ونسق اور نظم ونسق کی اصلاحات کے میدان میں تعاون پر سری ہندوستان۔ ملائیشیا جوائنٹ ورکنگ گروپ کی میٹنگ منعقد ہوئی۔ میٹنگ کی شریک صدارت شری پونیت یادو، ایڈیشنل سکریٹری، محکمہ انتظامی اصلاحات اور عوامی شکایات اور مسٹر داتوک ڈاکٹر محمد بخاری بن اسماعیل، ڈپٹی ڈائریکٹر جنرل پبلک سروس (ترقی(، ملائیشیا نے کی۔ملائیشیا کے وفد کا خیرمقدم کرتے ہوئے، جناب پونیت یادو نے ہندوستان اور ملائیشیا کے درمیان دیرینہ اور کثیر جہتی تعلقات پر روشنی ڈالی، جس کی جڑیں عوام سے عوام کے مضبوط رشتوں، مشترکہ اقدار اور باہمی مفادات پر مشتمل ہیں۔انہوں نے نوٹ کیا کہ دوطرفہ تعلقات کو اگست 2024 میں جامع اسٹریٹجک پارٹنرشپ کی طرف بڑھایا گیا تھا اور فروری 2026 میں عزت مآب وزیراعظم جناب نریندر مودی کے دورہ ملائیشیا نے دوطرفہ تعاون کو مزید تقویت فراہم کی تھی۔ جوائنٹ ورکنگ گروپ نے 13 نومبر 2024 کو ہونے والی اپنی پہلی میٹنگ سے لے کر اب تک ہونے والی پیش رفت کا جائزہ لیا۔افتتاحی اجلاس کے منٹس کی توثیق کی گئی اور اسے اپنایا گیا، اور دونوں اطراف سے رابطہ کے نکات طے کیے گئے تاکہ ہم آہنگی اور متفقہ سرگرمیوں پر عمل درآمد کو آسان بنایا جا سکے۔انڈین ٹیکنیکل اینڈ اکنامک کوآپریشن پروگرام کے تحت موجودہ صلاحیت سازی تعاون پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ ملائیشیا کی طرف سے تعلیمی ماڈیولز، ادارہ جاتی اور فیلڈ وزٹ، پروگرام کوآرڈینیشن اور شرکاء کی مہمان نوازی پر مثبت تاثرات کا اظہار کیا۔2026 اور 2027 کو ہورٹس کے لیے مجوزہ صلاحیت سازی کے پروگراموں پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا۔ ملائیشیا کے فریق نے ملائیشیا کے سینئر حکام کے لیے خصوصی پروگرام تلاش کرنے کی تجویز کا خیر مقدم کیا۔اجلاس میں پبلک سیکٹر کی جدید کاری اور گورننس ریفارمز پر تجربات کا تبادلہ بھی ہوا۔ ملائیشیا نے عوام، عمل اور ٹیکنالوجی کی بنیاد پر عوامی شعبے کی تبدیلی کے لیے اپنے نقطہ نظر کا اشتراک کیا، جدت طرازی کے ساتھ ایک کلیدی اہل کار کے طور پر۔ مباحثوں میں ڈیجیٹل حکومت، مصنوعی ذہانت، کلاؤڈ سروسز، مشترکہ ڈیجیٹل انفراسٹرکچر، سائبر سیکیورٹی، بلاک چین، ڈیٹا پر مبنی فیصلہ سازی اور مربوط حکومت کا احاطہ کیا گیا، جس میں آسان، تیز اور زیادہ شہری مرکوز عوامی خدمات کی فراہمی پر زور دیا گیا۔ہندوستانی فریق نے مرکزی عوامی شکایات کے ازالے اور نگرانی کے نظام (سی پی جی آر اے ایم ایس(کے تحت شہریوں کی شکایت کے سنٹرلائزڈ ازالہ کا اشتراک کیا جو شکایات کے ازالے کے لیے دنیا کا سب سے بڑا 24x7 ڈیجیٹل سٹیزن انٹرفیس پلیٹ فارم ہے۔ سمادھان دیدی مصنوعی ذہانت اور ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیز سے فائدہ اٹھانے کے لیے ڈی اے آر پی جی کی کوششوں کی نمائندگی کرتی ہیں تاکہ زیادہ جوابدہ، شفاف اور شہریوں پر مرکوز گورننس ہو۔ 30 مئی 2026 کو شروع کی گئی AI سے چلنے والی صوتی چیٹ بوٹ سمادھان دیدی کو زیادہ قابل رسائی، کثیر لسانی اور شہریوں پر مرکوز بناتی ہے۔چیٹ بوٹ شہریوں کو فوری، آسان اور صارف دوست جوابات فراہم کرنے کے لیے بات چیت کی AI کا استعمال کرتا ہے۔ملائیشیا کی طرف نے ملائیشیا-انڈیا گورننس پارٹنرشپ کے لیے ایکشن پلان پیش کیا- 2027-2029 اسٹریٹجک روڈ میپ اس طرح گورننس اور نفاذ کا فریم ورک تیار کرنے اور مفاہمت نامے کے تحت علاقوں کے نفاذ کے لیے تین سالہ روڈ میپ تیار کرنے پر تبادلہ خیال کیا گیا۔

امریکی سفیر نے جموں کشمیر کو ہندوستان کا اہم حصہ قرار دیا

سفری پابندیوں کو کم کرنے کا اشارہ دیا

سرینگر ہندوستان میں امریکہ کے سفیر سرجیو گور، جو جموں وکشمیر کے اپنے پہلے دورے پر ہیں، نے خطے کو"ہندوستان کا ایک اہم حصہ"قرار دیتے ہوئے کہا کہ امریکہ اس خطے کے لیے سفری پابندیاں کم کرنے پر غور کرے گا۔انہوں نے مزید کہا کہ واشنگٹن اور نئی دہلی بات چیت کی پیروی کریں گے۔ دریں اثنا، وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے امید ظاہر کی ہے کہ امریکہ اور جموں وکشمیر کے درمیان تعلقات آنے والے سالوں میں وسیع اور گہرے ہوں گے۔ دہشت گردی اور شہری بدامنی کا دعویٰ کرتے ہوئے، مشرقی لداخ اور لیہہ کے علاوہ جموں وکشمیر کو امریکی محکمہ خارجہ کی طرف سے لیول 4 سفر نہ کریں ایڈوائزری کے تحت رکھا گیا ہے۔میٹنگ کے بعد گور نے کہا کہ امریکہ جموں وکشمیر کے سفر کے بارے میں اپنے مشوروں پر نظر ثانی کرے گا۔میڈیا سے خطاب کرتے ہوئے، سرجیو گور نے کہا،"یہاں آ کر خوشی ہوئی... یہ ہندوستان کا ایک اہم حصہ ہے۔ میں یہاں پہلی بار آیا ہوں، یہ ایک ناقابل یقین حد تک خوبصورت جگہ ہے۔ میں یہاں آ کر بہت پرجوش ہوں، اس جگہ کو دیکھ کر بہت پرجوش ہوں۔ ابھی ہماری ایک بہت اچھی ملاقات ہوئی۔انہوں نے مزید کہا، ہمارے پاس کچھ فالو اپ ہیں، اس لیے ہم امید کرتے ہیں کہ واشنگٹن واپس دہلی جائیں گے۔ لیکن بہت گرمجوشی، بہت ہی دوستانہ اور ہم اس تعلقات کو آگے بڑھانے کے لیے پر امید ہیں۔امریکہ اور جموں وکشمیر کے درمیان"گہری" مصروفیت کی امید کرتے ہوئے، سی ایم عمر نے کہا، ہندوستان میں امریکی سفیر سرجیو گور سے ملاقات کے بعد، سی ایم عمر عبداللہ کہتے ہیں،" یہ ایک بہت اچھی ملاقات تھی۔ ہمیں اپنے دونوں ممالک کے تعلقات پر بات کرنے کا موقع ملا لیکن خاص توجہ اس بات پر ہے کہ امریکہ جموں وکشمیر کے ساتھ کیا کرسکتا ہے۔ واضح طور پر کچھ میراثی مسائل ہیں جنہیں ہم وقت کے ساتھ حل کرنے کے لیے کام کریں گے لیکن ہم اس بات چیت کو مزید آگے بڑھانے کے منتظر ہیں۔ یہ ایک بات چیت ہے جو سفیر گور اور واشنگٹن دونوں کے درمیان اور نئی دہلی میں میرے اور حکومت ہند کے درمیان ہوگی۔لیکن ہم بہت پر امید ہیں کہ امریکہ اور جموں وکشمیر کے درمیان تعلقات آنے والے سالوں میں وسیع اور گہرے ہوں گے۔

وزیراعظم مودی نے میگا ترقیاتی منصوبوں کی منظوری کی ستائش کی

یہ پروجیکٹ، جو پوری ریاست کے لیے ایک لائف لائن ثابت ہوگا

نئی دہلی: وزیراعظم نریندر مودی کی صدارت میں مرکزی کابینہ نے بدھ کے روز دو اہم بنیادی ڈھانچے کے منصوبوں کو منظوری دی جس کا مقصد کنیکٹوٹی اور اقتصادی ترقی کو تقویت دینا ہے۔ اقتصادی امور کی کابینہ کمیٹی نے مغربی بنگال، اڈیشہ، آندھرا پردیش، اور تمل ناڈو میں 450,9 کروڑ روپے کی تخمینہ لاگت کے ساتھ چار بڑے ریلوے ملٹی ٹریکنگ پروجیکٹوں کو ہری جھنڈی دی ہے۔مزید برآں، کابینہ نے بہار میں این ایچ۔ 22 کے مظفر پور۔ سیتا مڑھی۔ سونبرسا سیکشن کو چار لین کے معیار میں اپ گریڈ کرنے کی منظوری دی، جس میں 3,590.73 کروڑ روپے کی سرمایہ کاری شامل ہے۔سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر وزیراعظم نریندر مودی نے ریلوے پروجیکٹوں کو ملک کے نیٹ ورک کی صلاحیت میں ایک بڑا فروغ قرار دیا۔انہوں نے کہا کہ آندھرا پردیش، اڈیشہ، تمل ناڈو اور مغربی بنگال میں ریلوے کے بنیادی ڈھانچے اور کنیکٹیویٹی کو ایک بڑا فروغ! کابینہ نے چار ملٹی ٹریکنگ پروجیکٹوں کو منظوری دی ہے، جس سے ہندوستانی ریلوے نیٹ ورک میں اہم صلاحیت کا اضافہ ہوا ہے اور لاکھوں لوگوں کو فائدہ ہوگا۔ان پروجیکٹوں سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ سامان اور مسافروں کی نقل وحرکت کو ہموار کریں گے جبکہ ان ہائی ٹریفک کوریڈورز میں لاجسٹکس کی کارکردگی میں نمایاں اضافہ ہوگا۔ بہار کے سڑک کے بنیادی ڈھانچے کو تبدیل کرنے کے مقصد سے ایک الگ فیصلے میں، وزیراعظم نے ریاست کی ہمہ جہت ترقی کے لیے۔ این ایچ۔ 22 کے اپ گریڈیشن کی اہمیت کو اجاگر کیا۔انہوں نے کہا کہ بہار کی ہمہ جہت ترقی کے لیے ہماری کوششوں میں کنیکٹیویٹی کی تیز رفتار توسیع بالکل ضروری ہے۔ اس سمت میں، آج ہماری حکومت نے مومرزا پور سیکشن کے 4 لین والے سیکشن کی تعمیر کو منظوری دی ہے۔ یہ پروجیکٹ، جو پوری ریاست کے لیے ایک لائف لائن ثابت ہوگا، ترقی کے ایک نئے باب کا آغاز کرنے کے لیے تیار ہے، یہ نہ صرف سفر میں وقت کی بچت کرے گا بلکہ اقتصادی سرگرمیوں اور سیاحت کو بھی فروغ دے گا۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے کابینہ کے ذریعے 13,000 کروڑ روپے سے زیادہ مالیت کے میگا بنیادی ڈھانچے (انفراسٹرکچر) منصوبوں کی منظوری کی بھرپور ستائش کی ہے۔ان اہم فیصلوں کا مقصد ملک میں ریلوے نیٹ ورک کی توسیع اور سڑکوں کے رابطے کو مزید مضبوط بنانا ہے۔

بھارت نے برکس کی صدارت کے دوران آٹھویں برکس یوتھ انرجی سمٹ کی میزبانی کی

بھارت نے 17 اگست 2026 کو برکس کی اپنی صدارت کے تحت آٹھویں برکس یوتھ انرجی سمٹ 2026 کی ورچوئل وسیلے سے میزبانی کی

نئی دہلی: بھارت نے 17 اگست 2026 کو برکس کی اپنی صدارت کے تحت آٹھویں برکس یوتھ انرجی سمٹ 2026 کی ورچوئل وسیلے سے میزبانی کی۔اس سربراہ اجلاس میں 100 سے زائد شرکا نے شرکت کی، جن میں برکس کے رکن ممالک کی یونیورسٹیوں، سرکاری اداروں اور توانائی کی وزارتوں سے وابستہ نوجوان توانائی ماہرین شامل تھے۔ برکس یوتھ انرجی ایجنسی (برکس وائی ای اے) کے نمائندوں کے علاوہ پائیدار توانائی سب کے لیے)ایس ای فار آل(، بین الاقوامی شمسی اتحاد (آئی ایس اے) اور بین الاقوامی قابل تجدید توانائی ایجنسی (آئی رینا) سمیت مختلف بین الاقوامی تنظیموں نے بھی سربراہ اجلاس میں شرکت کی۔ 2026 میں بھارت کی برکس صدارت کا وسیع موضوع ''استحکام، جدت طرازی، تعاون اور پائیداری کی تشکیل'' ہے۔ توانائی کے شعبے کے تحت بھارت نے ''سب کے لیے توانائی'' کا موضوع اپنایا ہے، جو برکس ممالک میں سب کے لیے سستی، قابل رسائی اور جامع توانائی کی فراہمی کو فروغ دینے کے بھارت کے عزم کی عکاسی کرتا ہے۔اس سربراہ اجلاس میں برکس توانائی تعاون کے مرکز میں نوجوانوں کو رکھا گیا ہے اور جدت طرازی، کاروباری سرگرمیوں، تکنیکی ترقی اور بین الاقوامی تعاون کے فروغ میں ان کے اہم کردار کو تسلیم کیا گیا ہے۔ اس اجلاس میں برکس ممالک کے نوجوان ماہرین، تعلیمی اداروں، سرکاری اداروں اور صنعت کے درمیان تعاون کو مزید مضبوط بنانے کی اہمیت پر بھی زور دیا گیا۔ مذاکرات میں اس بات کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا کہ مشترکہ تحقیق، ٹیکنالوجی کے عملی مظاہرے، معلومات کے تبادلے اور صلاحیت سازی کے اقدامات کے ذریعے نوجوانوں کی شمولیت کو عملی نتائج میں تبدیل کیا جائے۔ تین ترجیحی شعبوں، یعنی (1) توانائی کا تحفظ اور پائیداری، (2) توانائی تک رسائی اور مساوات اور (3) ٹیکنالوجی اور جدت طرازی کے تحت 20 سے زائد نوجوان پینلسٹس نے توانائی کے ذرائع میں تنوع، توانائی کی مضبوط اور پائیدار فراہمی کے سلسلے، توانائی تک رسائی اور اختراعی مالی اعانت، نئی اور ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیز اور توانائی کے نظاموں کی ڈیجیٹلائزیشن سمیت اہم موضوعات پر اپنے اپنے ممالک کے تجربات اور نقطۂ نظر پیش کیے۔ مذاکرات میں اس امر پر وسیع اتفاقِ رائے سامنے آیا کہ ماحولیات کے لیے سازگار توانائی کے فروغ کے لیے مضبوط اور متنوع توانائی نظام، سستی اور سب کے لیے یکساں توانائی تک رسائی، نیز اختراعی اور قابلِ استطاعت مالی اعانت ضروری ہے۔ قابلِ اعتماد توانائی سے متعلق اعداد و شمار، مختلف نظاموں کے باہمی مطابقت، سائبر سکیورٹی اور ہنرمند افرادی قوت سے تعاون یافتہ تکنیکی جدت طرازی اور ڈیجیٹلائزیشن کو مؤثر، پائیدار اور مضبوط توانائی نظاموں کے قیام میں اہم معاون عوامل قرار دیا گیا۔

آئیڈیا" کی جانب سے ہری شنکر پرسائی کا 'پریم چند کے پھٹے جوتے' مجیب خان کی ہدایت میں بروز اتوار اندھیری میں

ادب کی حقیقی زندگی اسی وقت برقرار رہتی ہے جب وہ اپنے عہد سے مکالمہ کرتا ہے۔"آئیڈیا" گزشتہ کئی برسوں سے تھیٹر اور پرفارمنس کے ذریعے ہندوستان کی عظیم ادبی روایت کو زندہ رکھنے اور نئی نسل تک پہنچانے کی مسلسل کوشش کر رہا ہے۔معروف ہندی طنز ومزاح نگار ہری شنکر پرسائی جی کی یومِ پیدائش کے موقع پر"آئیڈیا" ان کی بین الاقوامی شہرت یافتہ کہانی 'پریم چند کے پھٹے جوتے' پر ڈرامہ پیش کرے گا۔ یہ پیش کش"آئیڈیا" کی جاری ادبی وتھیٹر سیریز' آداب میں پریم چند ہوں' کا حصہ ہے، جو اردو اور ہندی ادب کے عظیم افسانہ نگار منشی پریم چند کی زندگی، فکر، تخلیقات اور ان کی لازوال ادبی معنویت کو خراجِ تحسین پیش کرنے کے لیے وقف ہے۔ پرسادئی کا یہ معروف طنزیہ فن پارہ پریم چند کو محض ایک عظیم ادیب کے طور پر نہیں بلکہ ایک ایسے حساس اور بااصول انسان کے طور پر دیکھتا ہے جس نے سادگی، محرومی اور مشکلات کے باوجود سچائی اور ادبی دیانت کا دامن نہیں چھوڑا۔ طنز، مزاح، دکھ درد اور گہری سماجی بصیرت کے ذریعے پرسائی، پریم چند کے پھٹے ہوئے جوتوں کو عزتِ نفس، غربت، ادبی صداقت اور سماج کے تضادات کی ایک بامعنی علامت بنا دیتے ہیں۔اسی شام' آداب میں پریم چند ہوں' سیریز کے تحت منشی پریم چند کے دو مقبول افسانے 'بڑے گھر کی بیٹی' اور 'انو بھو' بھی پیش کیے جائیں گے۔ یوں یہ شام پریم چند کی لازوال کہانیوں اور ہری شنکر پرسائی کی بے باک ادبی آواز بی دونوں کو ایک ساتھ خراجِ تحسین پیش کرے گی۔ بروز اتوار، 23 اگست 2026، شام 7:30 بجے شکنتلم اسٹوڈیو، آدرش نگر، اندھیری میں یہ ادبی شام سجے گی۔ شائقین ان ڈراموں کو مجیب خان کی ہدایت کاری میں دیکھ سکیں گے۔

وزیر خزانہ نرملا سیتارمن وزارتی سطح کے گول میز اجلاس میں شرکت کے لیے سنگاپور روانہ

نئی دہلی: مرکزی وزیر خزانہ وکارپوریٹ امور نرملا سیتارمن بدھ کو وزارتی سطح کے ایک وفد کے ہمراہ سنگاپور کے سرکاری دورے پر روانہ ہوگئیں۔ وہ چوتھے بھارت-سنگاپور وزارتی سطح کے گول میز اجلاس (آئی ایس ایم آر) میں شرکت کریں گی، جو 19 اور 20 اگست کو منعقد ہوگا۔وزارت خزانہ نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر جاری ایک پوسٹ میں بتایا کہ نرملا سیتارمن وزارتی سطح کے وفد کی قیادت کر رہی ہیں۔ اس دوروزہ اجلاس میں وزیر خارجہ ایس جے شنکر، مرکزی وزیر تجارت وصنعت پیوش گوئل اور الیکٹرانکس وانفارمیشن ٹیکنالوجی کے وزیر مملکت جتن پرساد بھی شرکت کریں گے۔ وزارت خزانہ کے مطابق 2022 میں شروع کیا گیا بھارت-سنگاپور وزارتی سطح کا گول میز اجلاس دونوں ممالک کے درمیان اعلیٰ سطحی اقتصادی تعاون کا ایک اہم پلیٹ فارم ہے۔ اس اجلاس کے ذریعے دونوں ممالک جدید مینوفیکچرنگ، رابطہ کاری، ڈیجیٹلائزیشن، صحت وطبی خدمات، ہنرمندی کی ترقی اور پائیداری سمیت چھ اہم شعبوں میں ہونے والی پیش رفت کا جائزہ لیتے ہیں اور باہمی تعاون کے نئے امکانات تلاش کرتے ہیں۔ وزارت نے کہا کہ چوتھا آئی ایس ایم آر اجلاس ان شعبوں میں اب تک حاصل ہونے والی پیش رفت کو مزید آگے بڑھانے کے ساتھ ساتھ بھارت اور سنگاپور کے درمیان اقتصادی شراکت داری کو مضبوط بنانے کے نئے مواقع پر بھی غور کرے گا۔ اجلاس کے دوران دونوں ممالک کے درمیان تجارت، سرمایہ کاری، ٹیکنالوجی اور اقتصادی تعاون سے متعلق مختلف امور پر تبادلہ خیال متوقع ہے۔

وزیر تجارت پیوش گوئل 24-27 اگست کو جاپان کا دورہ کریں گے

نئی دہلی: تجارت اور صنعت کے وزیر پیوش گوئل نے منگل کو کہا کہ وہ 24 اگست سے جاپان کا چار روزہ دورہ کریں گے تاکہ دونوں ممالک کے درمیان تجارتی اور سرمایہ کاری کے تعلقات کو مضبوط بنانے پر بات چیت کی جا سکے۔ جاپان نے ایک دہائی کے دوران ہندوستان میں تقریباً 60,000 کروڑ روپے کی سرمایہ کاری کا ہدف مقرر کیا ہے۔ یہاں ایک جاپانی وفد سے خطاب کرتے ہوئے، وزیر نے کہا کہ یہ سرمایہ کاری زمین پر، ممبئی۔احمد آباد ہائی اسپیڈ ریل، دہلی، احمد آباد، بنگلور اور چنئی میں جاپانی تعاون سے چلنے والے میٹرو سسٹم اور آٹھ ریاستوں میں 11 جاپانی صنعتی بستیوں میں پہلے سے ہی نظر آتی ہے۔ وزیراعظم نریندر مودی کے 2047 تک ایک ترقی یافتہ ہندوستان کے ویژن کے بارے میں بات کرتے ہوئے جس میں سات اسٹریمز یا سپت دھارا مینوفیکچرنگ، زراعت، ٹیکنالوجی، بنیادی ڈھانچہ، توانائی اور دفاع، سبز اور نیلی معیشت، اور ہندوستان کی تہذیبی نرم طاقت، انہوں نے کہا کہ تبدیلی کے یہی ستون ہیں جہاں ہندوستان اور جاپان کی طاقتیں ایک دوسرے کے ساتھ ہیں۔ گوئل نے کہا، یہ نہ صرف ترقی کی کہانی ہے بلکہ عالمی ترقی میں ایک قابل اعتماد شراکت دار بننے کا ہمارا عہد ہے۔انہوں نے مزید کہا کہ 2025-26 میں ہندوستان اور جاپان کے درمیان 5.27 بلین امریکی ڈالر کی دوطرفہ تجارت اب بھی دوطرفہ صلاحیت کا ایک حصہ ہے۔

فلسطین کے مسئلے کا پُرامن

سیاسی حل ہی دیرپا امن کی ضمانت ہے: ڈاکٹر عمار رضوی

لکھنؤ (پریس ریلیز) ڈاکٹر عمار رضوی، صدر تنظیم برائے جوہری تخفیفِ اسلحہ، عالمی امن وماحولیات نے حال ہی میں پوپ لیو چہاردہم کی جانب سے کی گئی اس اپیل کا خیرمقدم کیا ہے، جس میں انہوں نے بین الاقوامی قوانین کے مطابق امن وسلامتی کے ساتھ رہنے والی ایک آزاد، خودمختار اور بااختیار فلسطینی ریاست کے قیام پر زور دیا ہے۔ ڈاکٹر رضوی نے کہا کہ تنظیم کا پختہ یقین ہے کہ پائیدار اور منصفانہ امن کے قیام کے لیے تشدد کا خاتمہ، شہریوں کی سلامتی، انسانی ہمدردی اور تمام انسانوں کے لیے تحفظ، عزت و وقار کو یقینی بنانا ناگزیر ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ فلسطین کے مسئلے کا کوئی بھی دیرپا حل طاقت اور تشدد کے ذریعے نہیں، بلکہ بامعنی مذاکرات، سیاسی مفاہمت اور بین الاقوامی قوانین کے احترام کے ذریعے ہی ممکن ہے۔ اسی لیے ایک پُرامن سیاسی حل خطے میں مستقل امن کی جانب سب سے مؤثر اور دیرپا راستہ فراہم کر سکتا ہے۔ تنظیم کے صدر ڈاکٹر عمار رضوی نے اپنے مکتوب میں پوپ لیو چہاردہم کی اخلاقی قیادت کو سراہتے ہوئے ان کی روحانی بصیرت اور عالمی امن کے لیے کی جانے والی کوششوں کی ستائش کی۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ عالمی حالات میں مذہبی اور سیاسی قیادتوں کی یہ ذمہ داری مزید بڑھ جاتی ہے کہ وہ نفرت، تشدد اور تصادم کے بجائے مکالمے، برداشت، انسانی ہمدردی اور مفاہمت کو فروغ دینے کے لیے مشترکہ کوششیں کریں۔ ڈاکٹر عمار رضوی نے یہ تجویز بھی پیش کی کہ ویٹیکن کی قیادت میں امن اور مفاہمت کے موضوع پر ایک بین الاقوامی کانفرنس منعقد کرنے پر سنجیدگی سے غور کیا جائے، جس میں دنیا بھر کے مذہبی رہنماؤں، سیاسی شخصیات، دانشوروں، انسانی حقوق کے ماہرین اور امن کے حامیوں کو شرکت کی دعوت دی جائے۔ ان کے مطابق ایسی عالمی سطح کی کوشش فلسطین سمیت دنیا کے مختلف تنازعات کے حل کے لیے ایک مؤثر فکری اور سفارتی پلیٹ فارم فراہم کر سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ فلسطین میں قیامِ امن صرف ایک خطے کا مسئلہ نہیں بلکہ پوری انسانیت کے اجتماعی ضمیر کا امتحان ہے۔ معصوم شہریوں کی جان و مال کا تحفظ، انسانی امداد کی بلارکاوٹ فراہمی اور ہر انسان کے بنیادی حقوق ووقار کا احترام کسی بھی مہذب عالمی نظام کی بنیادی ذمہ داری ہے۔ اس مقصد کے لیے عالمی برادری کو محض تشویش کے اظہار تک محدود رہنے کے بجائے عملی، سنجیدہ اور نتیجہ خیز سفارتی اقدامات کرنے چاہئیں۔ ڈاکٹر رضوی نے واضح کیا کہ ان کی تنظیم ایسی تمام کوششوں کی مکمل حمایت اور ہر ممکن تعاون پیش کرنے کے لیے تیار ہے جو تشدد کے خاتمے، انسانی جانوں کے تحفظ، باہمی اعتماد کی بحالی اور سیاسی مذاکرات کے فروغ میں معاون ثابت ہوں۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ مکالمے، انسانی ہمدردی، باہمی احترام اور مفاہمت کے ذریعے فلسطین کے مسئلے کے ایک منصفانہ اور پائیدار سیاسی حل کی راہ ہموار ہوگی اور خطے کے عوام کو وہ امن، تحفظ اور باوقار زندگی نصیب ہو سکے گی جس کے وہ حق دار ہیں۔ یہ اطلاع آل انڈیا مائنارٹیز فورم فار ڈیموکریسی کے شعبہ نشرواشاعت کے سکریٹری ابوشحمہ انصاری نے فراہم کی۔

چاندٹی کا شاندار افتتاح، معیاری چائے کا وعدہ

حاجی پور، بکرم پور باندے: ضلع سے سٹے بکرم پور باندے گاؤں ضلع سمستی پور میں چاندٹی کی افتتاحی تقریب ایک پُروقار ماحول میں منعقد ہوئی۔ جس میں سماجی، ادبی اور کاروباری شعبے سے وابستہ متعدد شخصیات نے شرکت کی۔ تقریب کے دوران مقررین نے چاندٹی کے معیار، ذائقے اور افادیت پر تفصیلی گفتگو کرتے ہوئے اسے چائے کے شائقین کے لیے ایک کارآمد اور معیاری انتخاب قرار دیا۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے آل انڈیا اُردو موومنٹ کے قومی صدر ڈاکٹر بسمل عارفی نے چاندٹی کے معیار کو سراہا۔ انہوں نے کہا کہ چائے کی کوالٹی کسی بھی برانڈ کی پہچان ہوتی ہے اور چاندٹی میں معیار کو خصوصی اہمیت دی گئی ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ یہ چائے صارفین کی توقعات پر پورا اترے گی اور اپنی منفرد خصوصیات کے باعث لوگوں میں مقبول ہوگی۔ اس موقع پر سرفراز فاضل پوری نے بھی چاندٹی کے حوالے سے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ دور میں صارفین بہتر ذائقے کے ساتھ معیاری مصنوعات کو ترجیح دیتے ہیں۔ چاندٹی کی خصوصیات اور معیار کو دیکھتے ہوئے امید ہے کہ یہ چائے مارکیٹ میں اپنی ایک الگ شناخت قائم کرے گی۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کمپنی کے چیئرمین انجینئر اطہر حسین نے چاندٹی کے بارے میں تفصیلی معلومات پیش کیں۔ انہوں نے چائے کی تیاری، معیار، ذائقے اور صارفین کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے کمپنی کی جانب سے اختیار کی گئی پالیسیوں پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ چاندٹی متعارف کرانے کا مقصد صارفین کو بہتر معیار اور اچھے ذائقے کی چائے فراہم کرنا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ کمپنی کی ترجیح معیار کو برقرار رکھتے ہوئے صارفین کا اعتماد حاصل کرنا ہے۔ چاندٹی کو مارکیٹ میں متعارف کراتے وقت اس بات کا خاص خیال رکھا گیا ہے کہ صارفین کو معیاری چائے دستیاب ہو اور وہ اس کے ذائقے سے مطمئن ہوں۔ افتتاحی تقریب میں محمد مظہر حسین، راجندر شاہ، عطاالحق، ارشد حسین، ذاکر حسین، شارق رحمن لولی، عادل رحمن خان، ضیاء الرحمن ہیرا، رضوان الحق گڈو، ویشالی ضلع کے مشہور صحافی محمد شاہ نواز عطا سمیت دیگر معززین بھی موجود تھے۔ شرکائے تقریب نے چاندٹی کی کامیابی کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا اور امید ظاہر کی کہ یہ نیا برانڈ چائے کے بازار میں نمایاں مقام حاصل کرے گا۔ تقریب کے اختتام پر شرکاء نے چاندٹی کا ذائقہ بھی چکھا اور اس کے معیار کو سراہا۔ اس موقع پر ماحول خوشگوار رہا اور منتظمین کی جانب سے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا گیا۔

امارت شرعیہ کی جانب اب تک ساڑھے چار سو

خاندانوں کو بازآبادکاری کا سامان اور ضروری گھریلو اشیاء فراہم کی گئیں

آسام (پریس ریلیز:) امارتِ شرعیہ بہار، اڑیسہ، جھارکھنڈ ومغربی بنگال، پھلواری شریف، پٹنہ کی جانب سے آسام کے سیلاب متاثرہ علاقوں میں بڑے پیمانے پر راحت رسانی اور بازآبادکاری کا سلسلہ مسلسل جاری ہے۔ سیلاب سے جن خاندانوں کے مکانات مکمل طور پر تباہ ہوگئے ہیں، انہیں دوبارہ گھر تعمیر کرنے کے لیے تین شیٹ اور بانس فراہم کیے جارہے ہیں، جبکہ جن خاندانوں کے رہائشی اور گھریلو سامان سیلاب کی نذر ہوگئے ہیں، انہیں بستر، لوہے کے پلنگ، کچن سیٹ، ضروری برتن اور دیگر گھریلو اشیاء فراہم کی جارہی ہیں۔ اسی سلسلے میں امارت شرعیہ کی امدادی ٹیموں نے نیپالی کھوٹی کے اطراف میں واقع ریلوے کنواری، پرجابستی، سنتک برج، بورٹل، روضہ پور اور دیگر متاثرہ علاقوں میں ایک سو سے زائد سیلاب متاثرہ خاندانوں کے درمیان مختلف قسم کی راحتی اور بازآبادکاری کی اشیاء تقسیم کیں۔ سنتک برج میں 16 خاندانوں کو گھر کی تعمیرِ نو کے لیے تین شیٹ کا بنڈل اور بڑی تعداد میں بانس فراہم کیے گئے۔ اسی علاقے کی مخدوش حالت میں موجود مسجد کے لیے بھی بڑی تعداد میں تین شیٹ فراہم کی گئیں، تاکہ مسجد کی ضروری مرمت اور تعمیرِ نو کا کام انجام دیا جا سکے۔ دوسری جانب نیپالی کھوٹی کی پرجابستی میں 46 / خاندانوں کو باورچی خانے میں استعمال ہونے والے ضروری سامان اور برتنوں کا مکمل سیٹ فراہم کیا گیا۔ اس کے علاوہ دیگر متاثرہ خاندانوں میں بستر، پلنگ، کچن کا سامان اور روزمرہ ضرورت کی مختلف اشیاء بھی تقسیم کی گئیں۔ اس کے بعد ریلوے لائن نمبر دو گیٹی سایٹنگ اور بہوبر کے شمالی علاقے میں 50 کے قریب خاندانوں میں ریلیف کا سامان فراہم کیا گیا۔ امارتِ شرعیہ کے ذمہ داروں نے بتایا کہ سیلاب سے متاثرہ خاندانوں کی صرف فوری غذائی ضرورت پوری کرنا کافی نہیں، بلکہ ان کی زندگی کو دوبارہ معمول پر لانے کے لیے بازآبادکاری پر بھی خصوصی توجہ دی جارہی ہے۔ اسی مقصد کے تحت ایک طرف تباہ شدہ مکانات کی تعمیر کے لیے تین شیٹ اور بانس فراہم کیے جارہے ہیں، جبکہ دوسری طرف سیلاب میں تباہ ہونے والے گھریلو سامان کی جگہ ضروری اشیاء مہیا کی جارہی ہیں۔ امارتِ شرعیہ کی جانب سے جاری اس امدادی وبازآبادکاری مہم کے تحت اب تک آسام کے مختلف سیلاب متاثرہ علاقوں میں ساڑھے چار سو خاندانوں کو مکانات کی تعمیرِ نو کے سامان اور مختلف راحتی اشیاء فراہم کی جاچکی ہیں۔ امدادی سرگرمیوں کے نتیجے میں سینکڑوں متاثرہ خاندانوں کو اپنے گھروں اور معمول کی زندگی کو دوبارہ بحال کرنے میں مدد مل رہی ہے۔ اس موقع پر شمال مشرقی ہند کے مختلف علاقوں سے وابستہ امارتِ شرعیہ کے ذمہ داران اور مقامی جماعتوں نے امارتِ شرعیہ کی امدادی سرگرمیوں کو سراہتے ہوئے کہا کہ سیلاب جیسی قدرتی آفت کے بعد اتنے منظم انداز میں سینکڑوں ضرورت مند خاندانوں کی ضروریات پوری کرنا قابلِ قدر اور نمایاں خدمت ہے۔ متاثرین کو لوہے کے پلنگ، بستر، کچن میں استعمال ہونے والے ضروری برتن اور دیگر گھریلو سامان فراہم ہونے سے ان کی زندگی بتدریج معمول پر آرہی ہے۔ حضرت امیر شریعت مولانا سید احمد ولی فیصل رحمانی مدظلہم اور ناظم امارتِ شرعیہ حضرت مفتی محمد سعید الرحمن قاسمی سمیت امارتِ شرعیہ کے تمام ذمہ داران نے اس موقع پر ان تمام اہلِ خیر حضرات کا تہہِ دل سے شکریہ ادا کیا ہے جنہوں نے مخلصانہ تعاون کے ذریعے آسام کے سیلاب متاثرین کی مدد میں اپنا حصہ ادا کیا۔

ہندوستان کی الیکٹرانکس مینوفیکچرنگ کا شعبہ ترقی کے نئے مرحلہ میں داخل

الیکٹرانکس اور انفارمیشن ٹکنالوجی کے مرکزی وزیر اشونی ویشنو نے کہا ہے کہ ہندوستان کا الیکٹرانکس مینوفیکچرنگ سیکٹر ترقی کے ایک نئے مرحلے میں داخل ہو رہا ہے

نئی دہلی: الیکٹرانکس اور انفارمیشن ٹکنالوجی کے مرکزی وزیر اشونی ویشنو نے کہا ہے کہ ہندوستان کا الیکٹرانکس مینوفیکچرنگ سیکٹر ترقی کے ایک نئے مرحلے میں داخل ہو رہا ہے، جس کی توجہ تیار مصنوعات کو اسمبل کرنے سے پرزوں، مواد اور کیپٹل آلات پر پھیلی گہری گھریلو سپلائی چینز کی ترقی پر مرکوز ہے۔ ایکس پر ایک پوسٹ میں، ویشنو نے میک ان انڈیا پہل کے تحت اس شعبے کی تیزی سے توسیع پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا،"میک ان انڈیا کی آخری دہائی میں الیکٹرانکس مینوفیکچرنگ کو ہندوستان میں ایک بڑے شعبے کے طور پر ابھرتے ہوئے دیکھا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مالی سال 26 میں الیکٹرانکس کی پیداوار 116 بلین امریکی ڈالر سے تجاوز کر گئی، جبکہ الیکٹرانکس کی برآمدات 48 بلین امریکی ڈالر کو چھو گئیں۔ گزشتہ دہائی کے دوران، پیداوار میں تقریباً سات گنا اضافہ ہوا ہے اور برآمدات میں 11 گنا اضافہ ہوا ہے۔ اشونی ویشنو نے کہا کہ ہندوستان کی حکمت عملی تیار مصنوعات، خاص طور پر موبائل فونز کو جمع کرنے کے ساتھ شروع ہوئی، کیونکہ بڑے پیمانے پر پیداوار نے ماڈیولز، اجزاء اور آخرکار مواد اور سرمائے کے آلات کی مانگ پیدا کرنے میں مدد کی۔ موبائل فون، جو ایک دہائی قبل ہندوستان کی سب سے اوپر 100 برآمدات میں شامل نہیں تھے، اب ملک کی سب سے بڑی برآمد شدہ شے کے طور پر ابھرے ہیں۔ اگلا مرحلہ الیکٹرانکس اجزاء مینوفیکچرنگ اسکیم (ECMS) کے ذریعے اجزاء اور مواد کے ماحولیاتی نظام کو مضبوط بنانے پر مرکوز ہے۔ 59,000 کروڑ روپے کے ابتدائی سرمایہ کاری کے ہدف کے خلاف، اسکیم کے تحت منظور شدہ پروجیکٹ اگست 2026 تک پہلے ہی 69,000 کروڑ روپے کو عبور کر چکے ہیں۔ تقریباً 60 کے ابتدائی ہدف کے مقابلے میں منظور شدہ کمپنیوں کی تعداد بھی 106 تک پہنچ گئی ہے۔ وزیر کے مطابق، ان منصوبوں سے تقریباً 75,000 براہ راست ملازمتیں اور تقریباً 5.2 لاکھ ملازمتیں پیدا ہونے کی امید ہے۔ منظور شدہ منصوبوں میں سے 38 نے مینوفیکچرنگ شروع کر دی ہے جبکہ دیگر 16 زیر تعمیر اور مشینری کی تنصیب کا کام جاری ہے۔ ویشنو نے ہندوستان کے الیکٹرانکس ایکو سسٹم کی بڑھتی ہوئی وسعت پر روشنی ڈالی، جس میں اب پی سی بی، انکلوژرز، اسپیکر، اینٹینا، آپٹیکل ٹرانسیور، فلٹرز، کیپسیٹرز، مستقل میگنیٹ اور جدید مواد شامل ہیں۔ ہندوستانی کمپنیاں چین سمیت عالمی سطح پر پرزہ جات برآمد کر رہی ہیں۔ وزیر نے کہا کہ اگلے مرحلے میں پیمانہ اور معیار پر توجہ مرکوز کرنی چاہیے، جس میں چھ سگما معیار، اعلی معتبریت، مسابقتی لاگت اور بروقت ترسیل اس بات کا تعین کرتی ہے کہ آیا ہندوستانی اجزاء عالمی سطح پر مینوفیکچررز کی طرف سے ترجیح دیتے ہیں۔ انہوں نے ڈیزائن، مواد، درستگی کے اجزاء، سرمائے کے سازوسامان اور ہنر میں مسلسل سرمایہ کاری کی ضرورت پر بھی زور دیا۔ اشونی ویشنو نے کہا کہ الیکٹرانکس کا شعبہ تجارتی سامان کی برآمدات میں 9ویں رینک سے مالی سال 26 میں تیسری پوزیشن پر چلا گیا ہے، انہوں نے مزید کہا کہ پچھلے 12 سالوں میں بنائی گئی فاؤنڈیشن ہندوستان کو اگلے پانچ سالوں میں اپنی صلاحیتوں کا ادراک کرنے میں مدد کرے گی۔ ہندوستان کا الیکٹرانکس مینوفیکچرنگ کا شعبہ پیداوار میں نمایاں اضافے اور حکومتی پالیسیوں کی بدولت ترقی کے ایک نئے اور فیصلہ کن مرحلے میں داخل ہو چکا ہے۔ پچھلی ایک دہائی کے دوران اس شعبے کی کل پیداوار 2014 میں 2.4 لاکھ کروڑ روپے سے بڑھ کر 2024 میں 9.8 لاکھ کروڑ روپے تک پہنچ چکی ہے، جبکہ مجموعی پیداوار میں تقریباً 6 سے 7 گنا اضافہ ریکارڈ کیا گیا ہے۔ موبائل فون کی پیداوار میں 35 گنا اضافہ ہوا ہے۔ ہندوستان اب دنیا کا دوسرا سب سے بڑا موبائل تیار کرنے والا ملک بن گیا ہے اور ملک میں استعمال ہونے والے 99.2 فیصد فون مقامی طور پر بنتے ہیں۔ سال 2025 میں اسمارٹ فونز ہندوستان کی برآمدات کی سب سے بڑی واحد مصنوعات بن کر ابھرے، جنہوں نے ڈیزل اور ہیروں جیسی روایتی برآمدات کو بھی پیچھے چھوڑ دیا۔

بھارت عالمی دفاعی مینوفیکچرنگ کا مرکز بننے کیلئے تیار

فکی کے اجلاس میں برآمدی صلاحیت کو اجاگر کیا گیا

نئی دہلی: فیڈریشن آف انڈین چیمبرز آف کامرس اینڈ انڈسٹری (FICCI) نے 'دفاعی مینوفیکچرنگ اور برآمدات میں بھارت کی صلاحیتوں کی حوصلہ افزائی: میک ان انڈیا میک فار دی ورلڈ' کے موضوع پر ایک سیشن کا اہتمام کیا، جس میں وزارت دفاع، مسلح افواج، دفاعی اتاشی، ہندوستانی دفاعی صنعت اور دیگر عالمی تعاون کو مضبوط کرنے کے لیے دفاعی صنعت اور دیگر عالمی تعاون کے نمائندوں کو اکٹھا کیا۔ سیشن سے خطاب کرتے ہوئے، وویک ویرمانی، ڈپٹی ڈائریکٹر جنرل محکمہ دفاعی پیداوار، وزارت دفاع، حکومت ہند نے ہندوستان کے ابھرتے ہوئے دفاعی شعبے کا ایک جائزہ پیش کیا، جس میں ملک کی بڑھتی ہوئی پیداوار اور برآمدات، زمینی، بحری اور فضائی پلیٹ فارمز میں صلاحیتوں، اور ایک بڑھتے ہوئے مسابقتی دفاعی مینوفیکچرنگ ملک کے طور پر اس کے ابھرنے پر روشنی ڈالی۔ ویرمانی نے ہندوستان کے دفاعی صنعتی اڈے کی وسعت اور بین الاقوامی شراکت داری کے بڑھتے ہوئے مواقع پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے دفاعی اتاشیوں سے کہا کہ وہ ہندوستان اور ان کے متعلقہ ممالک کے درمیان تعاون کے پل تعمیر کرنے میں کلیدی معاون کے طور پر کام کریں، دفاعی افواج، وزارت دفاع اور صنعت کے درمیان زیادہ سے زیادہ تبادلے کی سہولت فراہم کریں، جبکہ مشترکہ اختراع، مشترکہ ترقی، مشترکہ پیداوار اور ٹیکنالوجی کی شراکت کے مواقع کی نشاندہی کریں۔ آشیش کنسل، شریک چیئرمین، فکی ڈیفنس اینڈ ہوم لینڈ سیکیورٹی کمیٹی اور سی ای او اور کل وقتی ڈائریکٹر، ایس ایم پی پی لمیٹڈ، نے کہا کہ ہندوستان کے دفاعی شعبے کی تبدیلی کا ایک اہم محرک حکومت ہند کی مسلسل توجہ دفاع میں آتم نربھرتا پر مرکوز رہی ہے۔ انہوں نے نوٹ کیا کہ مقامی ڈیزائن اور ترقی کو فروغ دینے والی پالیسیوں، مثبت مقامی فہرستوں، گھریلو خریداری، دفاعی راہداریوں، اختراعی پروگراموں اور نجی صنعت کی زیادہ سے زیادہ شرکت نے ایک مضبوط اور زیادہ مضبوط دفاعی صنعتی بنیاد بنانے میں مدد کی ہے۔ کنسل نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ 100 سے زیادہ ہندوستانی کمپنیاں اس وقت 85 سے زیادہ ممالک کو اسلحہ اور سازوسامان برآمد کر رہی ہیں، جبکہ ہندوستان کی دفاعی برآمدات میں گزشتہ دہائی کے دوران 20 گنا اضافہ ہوا ہے، جو کہ ملک کی دفاعی صنعت کی بڑھتی ہوئی عالمی مسابقت کی عکاسی کرتا ہے۔ بودھی ستوا سنگاپریا، شریک چیئرمین، فکی ڈرون کمیٹی اور بانی اور سی ای او، آئی جی دفاع، نے بھارت کے ایک قابل اعتماد اور کم لاگت دفاعی مینوفیکچرنگ مرکز کے طور پر ابھرنے پر روشنی ڈالی اور جدید جنگ میں ڈرون اور بغیر پائلٹ کے نظام کے تیزی سے پھیلتے ہوئے کردار کو نوٹ کیا۔

ویتنام اور بھارت کے تعلقات مزید عملی اور مستقبل پر مبنی ہو رہے ہیں: ویتنامی وزیر خارجہ

ویتنام کے وزیر خارجہ لے ہوائی ترونگ نے کہا ہے کہ بھارت اور ویتنام کے درمیان تعلقات مسلسل مضبوط ہو رہے ہیں

ہنوئی / نئی دہلی: ویتنام کے وزیر خارجہ لے ہوائی ترونگ نے کہا ہے کہ بھارت اور ویتنام کے درمیان تعلقات مسلسل مضبوط ہو رہے ہیں اور دونوں ممالک کا تعاون اب زیادہ عملی، مؤثر اور مستقبل پر مبنی شکل اختیار کر رہا ہے۔ انہوں نے یہ بات ہنوئی میں بھارت کے 80ویں یوم آزادی کے موقع پر منعقدہ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔ ویتنامی وزیر خارجہ نے گزشتہ آٹھ دہائیوں کے دوران بھارت کی ترقی کو سراہتے ہوئے کہا کہ بھارت دنیا کی بڑی معیشتوں اور سائنس و ٹیکنالوجی کے اہم مراکز میں شامل ہو چکا ہے اور عالمی و علاقائی سطح پر اس کا مقام مسلسل مضبوط ہوا ہے۔ انہوں نے اعتماد ظاہر کیا کہ بھارت وکست بھارت 2047 کے تحت ایک ترقی یافتہ، خوشحال اور جدید ملک بننے کے اپنے ہدف کی جانب مسلسل پیش رفت کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ بھارت اور ویتنام کی دوستی تاریخی بنیادوں پر قائم ہے اور وقت کے ساتھ اس نے دونوں ممالک کو عملی فوائد فراہم کیے ہیں۔ گزشتہ دس برسوں کے دوران دوطرفہ تجارت تقریباً دوگنی ہوگئی ہے جبکہ دفاعی اور سکیورٹی تعاون بھی زیادہ مؤثر اور بامعنی ہوا ہے، جو دونوں ممالک کے درمیان اعلیٰ سطح کے اسٹریٹجک اعتماد کی عکاسی کرتا ہے۔ سیاحت، تعلیم، یوگا اور عوامی روابط میں بھی نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ سال 2026 دونوں ممالک کے تعلقات کے لیے خصوصی اہمیت رکھتا ہے کیونکہ بھارت اور ویتنام اپنی جامع اسٹریٹجک شراکت داری کی دسویں سالگرہ منا رہے ہیں۔ مئی میں ویتنامی رہنما تو لام کے دورہ بھارت کے دوران دونوں ممالک نے اپنے تعلقات کو مزید بلند کرتے ہوئے جامع سٹریٹیجک پارٹنرشپ کی سطح تک پہنچایا تھا۔ ویتنامی وزیر خارجہ نے کہا کہ بھارت 2047 تک ترقی یافتہ ملک بننے کی جانب بڑھ رہا ہے جبکہ ویتنام نے 2045 تک ترقی یافتہ اور زیادہ آمدنی والی معیشت بننے کا ہدف مقرر کیا ہے۔ دونوں ممالک کے ترقیاتی اہداف میں مماثلت انہیں ٹیکنالوجی، اختراع، انسانی وسائل اور دیگر شعبوں میں ایک دوسرے کی صلاحیتوں سے فائدہ اٹھانے کے وسیع مواقع فراہم کرتی ہے۔ ویتنام میں بھارتی سفیر شیرنگ ڈبلیو شیرپا نے کہا کہ دونوں ممالک کو قدیم تہذیبی روابط کے ساتھ آزادی، خودمختاری اور اسٹریٹجک خوداختیاری جیسی مشترکہ اقدار بھی جوڑتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بھارت ویتنام کے ساتھ تعلقات کو انتہائی اہمیت دیتا ہے اور باہمی اعتماد اور تاریخی دوستی کو مزید عملی تعاون میں تبدیل کرنے کے لیے کام جاری رکھے گا۔ ویتنام کے وزیر خارجہ لے ہوائی ترونگ نے ہنوئی میں بھارت کے 80ویں یوم آزادی کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ بھارت اور ویتنام کے تعلقات اب مزید عملی، ٹھوس اور مستقبل پر مبنی ہو رہے ہیں۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ دونوں ممالک کے درمیان قائم دیرینہ دوستی اور اعلیٰ سطح کا اسٹریٹجک اعتماد اب حقیقی باہمی فائدے کی شکل اختیار کر چکا ہے۔

بھارت پہلی 'بلیو بانڈ' مارکیٹ میں داخل ہونے کے قریب

سمندری اور آبی منصوبوں کیلئے سرمایہ اکٹھا ہوگا

ممبئی: بھارت پہلی مرتبہ بلیو بانڈز جاری کرنے کی تیاری کر رہا ہے، جس کے تحت سمندری، آبی اور ماحول دوست بنیادی ڈھانچے کے منصوبوں کے لیے سرمایہ اکٹھا کیا جائے گا۔ بینکاروں کے مطابق سرکاری ادارہ ساگرمالا فنانس کارپوریشن اور وڈودرا میونسپل کارپوریشن ستمبر 2026 کے اختتام تک بلیو بانڈ مارکیٹ میں داخل ہو سکتے ہیں۔ بلیو بانڈز خصوصی قرضاتی سکیورٹیز ہیں جن سے حاصل ہونے والی رقم سمندری ماحول، پانی کے انتظام اور دیگر پائیدار منصوبوں پر خرچ کی جاتی ہے۔ عالمی سطح پر 2025 کے وسط تک 15 ارب ڈالر سے زیادہ کے بلیو بانڈز جاری کیے جا چکے تھے۔ ساگرمالا فنانس کارپوریشن اپنے مجوزہ بانڈ کے ذریعے 10 ارب روپے تک جمع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ ادارے کی سرگرمیاں بھارت کے بحری اور بندرگاہی شعبے سے منسلک ہیں، اس لیے اس اجرا کو ملک کی بڑھتی ہوئی بلیو اکانومی کے لیے ایک اہم مالیاتی قدم قرار دیا جا رہا ہے۔ دوسری جانب وڈودرا میونسپل کارپوریشن تقریباً 2 ارب روپے کے بلیو بانڈ کی منظوری حاصل کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ اس سے حاصل ہونے والی رقم پمپ ہاؤس، واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ اور آبی ذخیرے سمیت پانی سے متعلق بنیادی ڈھانچے پر خرچ کیے جانے کا منصوبہ ہے۔ مجوزہ بانڈ کو انڈیا ریٹنگز نے AA+ ریٹنگ دی ہے۔ یہ پیش رفت بھارت میں میونسپل بانڈ مارکیٹ کے تیزی سے پھیلنے کی بھی عکاسی کرتی ہے۔ اندازوں کے مطابق مارچ 2027 تک ملک کی میونسپل قرض مارکیٹ تقریباً ایک ارب ڈالر تک پہنچ سکتی ہے۔ گزشتہ نو برسوں میں سات بھارتی ریاستوں کے 22 شہروں نے میونسپل بانڈز کے ذریعے تقریباً 45 ارب روپے اکٹھے کیے ہیں۔ بلیو بانڈز کا آغاز بھارت کے لیے گرین فنانس کے بعد پائیدار سرمایہ کاری کے ایک نئے شعبے کی جانب پیش رفت تصور کیا جا رہا ہے، جس سے شہروں، بندرگاہوں اور آبی منصوبوں کو روایتی سرکاری فنڈنگ کے علاوہ سرمایہ حاصل کرنے کا نیا ذریعہ مل سکتا ہے۔

بھارت اور جاپان کے دفاعی تعاون مزید مضبوط ہوں گے

وزیر دفاع نئی دہلی میں اپنے جاپانی ہم منصب کے ساتھ دوطرفہ بات چیت کریں گے

نئی دہلی: وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ 20 اگست 2026 کو نئی دہلی میں جاپان کے وزیر دفاع مسٹر شنجیرو کوئزومی کے ساتھ دوطرفہ میٹنگ کریں گے۔ اس میٹنگ سے دوطرفہ دفاعی تعلقات کو مزید مضبوط بنانے، اسٹریٹجک اعتماد اور تعاون کو بڑھانے، ہند-بحرالکاہل خطے میں استحکام اور سلامتی کو فروغ دینے اور تعاون کے نئے شعبوں کی نشاندہی کی توقع ہے۔ دونوں وزراء دفاعی سازوسامان اور ٹیکنالوجی کی منتقلی سے متعلق جاپان کے تین اصولوں پر نظرثانی کے بعد، 'میک ان انڈیا' فریم ورک کے تحت گہرے بحری سلامتی کے تعاون اور قریبی دفاعی سازوسامان اور ٹیکنالوجی کے تعاون پر تبادلہ خیال کریں گے۔ یہ ملاقات دوطرفہ دفاعی اور سکیورٹی تعاون کو مزید آگے بڑھانے کے لیے روڈ میپ بنانے کا موقع فراہم کرتی ہے۔ اپنے پہلے ہندوستان کے دورے پر، مسٹر شنجیرو کوئزومی نے 19 اگست 2026 کو ممبئی میں ویسٹرن نیول کمانڈ کا دورہ کیا، جہاں انہوں نے چیف آف دی نیول اسٹاف ایڈمرل کرشنا سوامی ناتھن اور فلیگ آفیسر کمانڈنگ ان چیف، ویسٹرن نیول کمانڈ کے وائس ایڈمرل سنجے واتسائن سے بات چیت کی۔ وفد کو ہندوستانی بحریہ کے کردار اور ذمہ داریوں اور آپریشنل صلاحیتوں کے بارے میں بریفنگ دی گئی۔ اپنی آمد پر، معزز مہمان نے مغربی نیول کمانڈ پر گارڈ آف آنر کا معائنہ کیا۔ اس سے قبل انہوں نے نیول ڈاکیارڈ میں واقع گورو استمبھ پر پھولوں کی چادر چڑھائی۔ انہوں نے دیسی جہاز آئی این ایس چنئی کا بھی دورہ کیا۔ ہندوستان اور جاپان ایک آزاد، کھلے، لچکدار اور خوشحال ہند۔ بحرالکاہل خطہ کی تعمیر کا مشترکہ وژن رکھتے ہیں۔ جاپانی وزیر دفاع کا دو روزہ دورہ دوطرفہ دفاعی تعاون میں بڑھتی ہوئی رفتار کی نشاندہی کرتا ہے اور شراکت داری کو مزید وسعت دینے کے لیے دونوں فریقوں کے عزم کی عکاسی کرتا ہے۔ یہ دورہ جاپانی وزیراعظم محترمہ سانائے تاکاچی کے وزیراعظم جناب نریندر مودی کے ساتھ سالانہ چوٹی اجلاس کے لیے دہلی میں ہونے کے چند ہفتوں کے بعد ہوا ہے جہاں دونوں فریقوں نے دفاعی اور سکیورٹی تعاون کو گہرا کرنے پر اتفاق کیا۔

نیویارک میں بین المذاہب مکالمہ

اجمیر شریف کا محبت، رواداری اور انسانیت کا پیغام

نیویارک: نیویارک کے مین ہٹن میں بھارتیہ ودیا بھون یو ایس اے اور چشتی فاؤنڈیشن اجمیر شریف کے اشتراک سے "One Destination......Many Paths!" کے عنوان سے ایک اہم بین المذاہب مکالمے کا انعقاد کیا گیا، جس میں مختلف مذاہب کے رہنماؤں، دانشوروں، سفارت کاروں، ثقافتی شخصیات اور بھارتی و جنوبی ایشیائی نژاد امریکی شہریوں نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ بھارتیہ ودیا بھون کے 17ویں منزل پر واقع آڈیٹوریم میں منعقدہ تقریب میں ہندو، مسلم، عیسائی، یہودی، سکھ، جین اور بدھ مت سے تعلق رکھنے والے افراد شریک ہوئے۔ منتظمین کے مطابق ہال مکمل طور پر بھر گیا جبکہ متعدد شرکا نے کھڑے ہو کر پروگرام میں شرکت کی۔ تقریب کے کلیدی مقرر درگاہ اجمیر شریف کے گدی نشین اور چشتی فاؤنڈیشن کے چیئرمین حاجی سید سلمان چشتی تھے۔ انہوں نے خواجہ معین الدین چشتیؒ، خواجہ غریب نواز کی آٹھ سو سال سے زائد قدیم روایت کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اجمیر شریف کا دروازہ ہمیشہ مذہب، ذات اور قومیت کی تفریق کے بغیر تمام انسانوں کے لیے کھلا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ چشتی روایت انسان کو دریا جیسی سخاوت، سورج جیسی محبت اور زمین جیسی مہمان نوازی کا درس دیتی ہے۔ ان کے مطابق مختلف مذاہب اور روایات کے درمیان مکالمے کی بنیاد اختلاف کے بجائے مشترکہ انسانی اقدار پر ہونی چاہیے۔ معروف شیف اور فلم ساز وکاس کھنہ نے خوراک کو انسانوں کو قریب لانے والی مشترکہ زبان قرار دیا۔ انہوں نے کورونا وبا کے دوران بھارت میں لاکھوں افراد تک کھانا پہنچانے کے اپنے تجربے کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ بھوک کا کوئی مذہب نہیں ہوتا اور کھانا فراہم کرنے والے ہاتھ کو بھی مذہبی تفریق نہیں کرنی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ ایک ساتھ کھانا کھانے والے لوگ ایک دوسرے سے خوفزدہ ہونا چھوڑ دیتے ہیں۔ گلوبل سکیورٹی انسٹی ٹیوٹ کے صدر جوناتھن گرانوف نے مکالمے کی نظامت کی۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ دنیا میں تباہی کی انسانی صلاحیت باہمی اعتماد پیدا کرنے کی صلاحیت سے کہیں زیادہ تیزی سے بڑھی ہے، اس لیے بین المذاہب مکالمہ عالمی امن اور سفارت کاری کے لیے بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔

بھارت سنگاپور وزارتی راؤنڈ ٹیبل سے 'وکست بھارت' کو تقویت

جدید مینوفیکچرنگ اور ڈیجیٹل شعبوں پر توجہ

نئی دہلی: بھارت اور سنگاپور کے درمیان اسٹریٹجک اور اقتصادی تعاون کو مزید مضبوط بنانے کے لیے انڈیا سنگاپور منسٹریل راؤنڈ ٹیبل کا چوتھا اجلاس 20 اگست کو سنگاپور میں منعقد ہوگا۔ بھارتی وزارت خارجہ کے مطابق مذاکرات میں شامل شعبے بھارت کے 'وکست بھارت' ہدف کو آگے بڑھانے میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ وزارت خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال نے بتایا کہ بات چیت میں جدید مینوفیکچرنگ، کنیکٹیویٹی، ڈیجیٹل شعبہ، صحت و ادویات، ہنرمندی کی ترقی اور پائیداری جیسے اہم شعبوں پر خصوصی توجہ دی جائے گی۔ ان کے مطابق ان شعبوں میں تعاون نہ صرف بھارت سنگاپور تعلقات کو مضبوط کرے گا بلکہ بھارت کی طویل مدتی ترقیاتی ترجیحات کو بھی تقویت دے گا۔ اجلاس میں بھارت کی جانب سے وزیر خزانہ نرملا سیتارمن، وزیر خارجہ ایس جے شنکر، وزیر تجارت و صنعت پیوش گوئل اور وزیر مملکت جتن پرساد شرکت کریں گے۔ جے شنکر اجلاس سے قبل ہی سنگاپور پہنچ چکے ہیں۔ وزارت خارجہ کے مطابق یہ وزارتی راؤنڈ ٹیبل دونوں ممالک کے درمیان مستقبل پر مبنی تعاون کے لیے ایک اہم پلیٹ فارم بن چکا ہے، جس کے ذریعے نئی ٹیکنالوجی، سرمایہ کاری، ڈیجیٹلائزیشن، صحت، اسکل ڈیولپمنٹ اور پائیدار ترقی جیسے شعبوں میں مشترکہ مواقع تلاش کیے جا رہے ہیں۔ بھارت اور سنگاپور کے درمیان حالیہ برسوں میں اعلیٰ سطحی روابط میں بھی تیزی آئی ہے۔ دونوں ممالک نے رواں ماہ 19ویں فارن آفس کنسلٹیشنز بھی منعقد کیں، جو وسیع تر دوطرفہ تعاون کو آگے بڑھانے کی مسلسل کوششوں کا حصہ ہیں۔ ترجمان نے کہا کہ 20 اگست کے مذاکرات مکمل ہونے کے بعد زیر بحث آنے والے مخصوص امور اور فیصلوں کی مزید تفصیلات جاری کی جائیں گی۔

بھارت۔ کویت کے درمیان تجارتی

ثقافتی اور سیاسی تعلقات مسلسل مضبوط ہو رہے ہیں: کویتی سفیر

نئی دہلی: بھارت میں کویت کے سفیر مشعل الشمالی نے کہا ہے کہ کویت اور بھارت کے درمیان تاریخی اور گہرے تعلقات مسلسل مضبوط ہو رہے ہیں اور دونوں ممالک سیاسی، اقتصادی، سرمایہ کاری اور ثقافتی شعبوں میں تعاون کو مزید وسعت دینے کے لیے پرعزم ہیں۔ کویتی سفیر نے نئی دہلی میں راشٹرپتی بھون میں بھارت کے 80ویں یوم آزادی کے موقع پر منعقدہ تقریبات میں شرکت کے دوران دونوں ممالک کے تعلقات کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ وہ صدر دروپدی مرمو کی دعوت پر تقریب میں شریک ہوئے، جس میں بھارتی حکومت کے اعلیٰ حکام، سفارت کاروں، کاروباری شخصیات اور مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے نمائندوں نے بھی شرکت کی۔ مشعل الشمالی نے بھارتی قیادت اور عوام کو یوم آزادی کی مبارکباد دیتے ہوئے آزادی کے بعد بھارت کی ترقی، خوشحالی اور کثرتیت کے سفر کو سراہا۔ انہوں نے کہا کہ کویت اور بھارت کے تعلقات کی بنیاد صدیوں پرانے تجارتی، ثقافتی اور انسانی روابط پر قائم ہے، جو دونوں ممالک کے درمیان باضابطہ سفارتی تعلقات کے قیام سے بھی پہلے موجود تھے۔ انہوں نے کہا کہ یہ تاریخی تعلقات اب سیاسی، اقتصادی اور سرمایہ کاری کے شعبوں میں بھی مسلسل آگے بڑھ رہے ہیں اور دونوں ممالک کے مشترکہ مفادات کو تقویت دے رہے ہیں۔ کویتی سفیر نے کویت میں مقیم بھارتی برادری کے کردار کو بھی سراہتے ہوئے اسے دونوں ممالک کے درمیان رابطے کا ایک اہم پل قرار دیا۔ سفیر نے کہا کہ رواں سال کویت اور بھارت کے درمیان سفارتی تعلقات کے قیام کی 65ویں سالگرہ بھی منائی جا رہی ہے۔ انہوں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ کویت، دونوں ممالک کی قیادت کی حمایت سے موجودہ تعاون اور کویت بھارت اسٹریٹجک شراکت داری کو مزید مضبوط اور وسیع کرنا چاہتا ہے۔ ان کے مطابق باہمی احترام اور مشترکہ مفادات کی بنیاد پر اس شراکت داری کو نئی بلندیوں تک لے جانے کے وسیع امکانات موجود ہیں۔

تجارت، ٹیک پارٹنرشپ کو فروغ دینے کیلئے جرمن وفد سے ملاقات کی

نئی دہلی تجارت و صنعت کے وزیر پیوش گوئل نے منگل کو ہیسن کے وزیر صدر بورس رائن اور وفاقی اور یورپی امور کے وزیر، بین الاقوامی امور اور ڈیبیوروکریٹائزیشن مینفریڈ پینٹز اور معروف جرمن کاروباری اداروں کے ایک وفد سے ملاقات کی اور AI اور کلین انرجی، ڈیٹا سمیت مختلف شعبوں میں تعاون کی تلاش کی۔ رہنماؤں نے ہندوستان اور ہیسن کے درمیان شراکت کو بڑھانے پر تبادلہ خیال کیا اور بات چیت میں کیمیکل، مینوفیکچرنگ، فن ٹیک، ڈیپ ٹیک اور ہنرمندی میں تعاون کا بھی جائزہ لیا۔ دریں اثنا، محکمہ تجارت، کامرس اور صنعت کی وزارت نے نیشنل ایکریڈیٹیشن بورڈ فار سرٹیفیکیشن باڈیز اور انجینئرنگ ایکسپورٹ پروموشن کونسل کے ساتھ مل کر، قومی دارالحکومت بھوانیہ میں برآمد کنندگان کے لیے یورپی یونین کاربن بارڈر ایڈجسٹمنٹ میکانزم کے ضوابط پر ایک آگاہی سیشن کا انعقاد کیا۔

مرکزی وزیر پیوش گوئل چوتھی بھارت۔ سنگاپور وزارتی گول میز کانفرنس

میں شرکت کے لیے سنگاپور روانہ ہوئے

نئی دہلی: تجارت و صنعت کی مرکزی وزیر جناب پیوش گوئل 19 سے 21 اگست 2026 تک سنگاپور کے دورے پر ہیں۔ یہ دورہ بھارت-سنگاپور وزارتی گول میز کانفرنس (آئی ایس ایم آر) کے تحت اعلیٰ سطحی مسلسل روابط کے سلسلے کا حصہ ہے۔ تقریباً 70 اعلیٰ کاروباری رہنماؤں پر مشتمل بھارتی کاروباری وفد بھی جناب پیوش گوئل کے ہمراہ سنگاپور کا دورہ کر رہا ہے۔ اس دورے کا مقصد بھارت اور سنگاپور کے درمیان اقتصادی اور تجارتی تعلقات کو مزید مضبوط بنانا ہے۔ وفد میں ٹیکنالوجی، سافٹ ویئر اور مصنوعی ذہانت، مینوفیکچرنگ اور انجینئرنگ، بنیادی ڈھانچے اور پائیداری، مالی خدمات اور مالی ٹیکنالوجی، صحت اور حیاتیاتی علوم، خوراک اور زراعت، لاجسٹکس، بحری امور اور تجارت، نیز پیشہ ورانہ خدمات کے شعبوں کے نمائندے شامل ہیں۔ مذکورہ وفد، کاروباری اداروں کے درمیان اور حکومت اور کاروباری اداروں کے درمیان نیز ادارہ جاتی سطح پر مختلف ملاقاتیں اور تبادلے کرے گا۔ ان میں سنگاپور کے سرکردہ سینٹرس آف ایکسیلنس (سی او ایز) کے ساتھ بات چیت اور وہاں ہنرمندی کے فروغ کے اداروں کے دورے بھی شامل ہیں۔ ان ملاقاتوں اور تبادلوں میں شراکت داری، سرمایہ کاری، منڈی تک رسائی، ٹیکنالوجی میں تعاون اور افرادی قوت کی صلاحیتوں کو فروغ دینے پر توجہ مرکوز کی جائے گی۔ یہ دورہ بھارت-سنگاپور وزارتی گول میز کانفرنس اور بھارت-سنگاپور کاروباری گول میز کانفرنس کی میٹنگوں کے موقع پر منعقد کیا جا رہا ہے۔ دورے کے دوران جناب پیوش گوئل 20 اگست 2026 کو چوتھی بھارت-سنگاپور وزارتی گول میز کانفرنس (آئی ایس ایم آر) میں شرکت کریں گے۔ آئی ایس ایم آر بھارت-سنگاپور جامع اسٹریٹجک شراکت داری (سی ایس پی) کو آگے بڑھانے کے لیے اعلیٰ سطح کا وزارتی پلیٹ فارم ہے۔ وزارتی گول میز کانفرنس کے ساتھ چوتھی بھارت-سنگاپور کاروباری گول میز کانفرنس (آئی ایس بی آر) بھی منعقد کی جائے گی۔ اس کے بعد مفاہمت کے ایک اقرارنامے (ایم او یو) پر دستخط کی ایک تقریب بھی منعقد ہوگی اور سنگاپور کے نائب وزیراعظم آئی ایس ایم آر اور آئی ایس بی آر کے تمام مندوبین کے اعزاز میں ظہرانے کا اہتمام کریں گے۔ وزیر موصوف اس گول میز کانفرنس میں وزیر خزانہ و کارپوریٹ امور محترمہ نرملا سیتارمن، وزیر خارجہ ڈاکٹر سبرامنیم جے شنکر، اور ریلوے، اطلاعات و نشریات اور الیکٹرانکس و اطلاعاتی ٹیکنالوجی کے وزیر جناب اشونی ویشنو کے ہمراہ شرکت کریں گے۔ دورے کے دوران یہ وزراء سنگاپور کے اپنے ہم عہدہ افراد اور سنگاپور کی دیگر اعلیٰ قیادت کے ساتھ ملاقاتیں اور تبادلہ خیال کریں گے۔ جناب پیوش گوئل سنگاپور کے وزیراعظم جناب لارنس وونگ سے اِستانا میں ملاقات بھی کریں گے۔

Printed and Published by **MR. KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** on behalf of **ADAA PRODUCTION PVT LTD.** at **SOMANI PRINTING PRESS** Unit No.4, Gr. Floor. N.K. Ind. Estate, off Aarey Road, Near Parvasi. Ind. Estate, Gate No.2, Goregaon (E), Mumbai-400063, Maharashtra, INDIA. Published at Navjeevan Commercial Building No. 3, 14th Floor, Office No.-1417, Mumbai, Dist-Mumbai-400 008, Maharashtra. Editor: **KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** (Responsible for selection of news under the Press and Registration of Books Act 1867). Editor concerns is not necessary in all published articles. In case of any dispute or an any legal issues with the published articles the complaint should be registered in Mumbai Jurisdiction Court. Reproduction in whole or in part without the written permission of the Publisher is prohibited. RNI NO. MAHURD/2019/77823. Tel: 22-49730011 / 22-49731366, Email:mumbairaabta@gmail.com

بابراعظم انگلینڈ کیخلاف ٹیسٹ میچ سے باہر سلمان کپتان مقرر

بیکنہم میں ٹیم کے وارم اپ میچ کے دوران ہاتھ میں لگی چوٹ سے مکمل طور پر صحت یاب نہ ہونے کے باعث

بابراعظم انگلینڈ کے خلاف بدھ سے شروع ہونے والے پہلے ٹیسٹ سے باہر ہوگئے ہیں جبکہ ان کی غیر موجودگی میں سلمان علی آغا ٹیم کی قیادت کی ذمہ داری سنبھالیں گے۔بیکنہم میں ٹیم کے وارم اپ میچ کے دوران ہاتھ میں لگی چوٹ سے مکمل طور پر صحت یاب نہ ہونے کے باعث بابراعظم انگلینڈ کے خلاف بدھ سے شروع ہونے والے پہلے ٹیسٹ سے باہر ہوگئے ہیں جبکہ ان کی غیر موجودگی میں سلمان علی آغا ٹیم کی قیادت کی ذمہ داری سنبھالیں گے۔ٹیم کے ہیڈ کوچ سرفراز احمد نے تصدیق کی کہ بابراعظم پہلے ٹیسٹ کیلئے دستیاب نہیں ہیں۔انہوں نے بتایا کہ بابراعظم کی انجری کا میڈیکل ٹیم جائزہ لے رہی ہے اور امید ہے کہ وہ سیریز کے دوسرے ٹیسٹ میں واپسی کیلئے فٹ ہوں گے۔سرفراز احمد نے کہا کہ شان مسعود پہلے ٹیسٹ کیلئے مکمل طور پر فٹ ہیں۔انگلینڈ کے خلاف سیریز سے قبل کھیلا گیا پریکٹس میچ جیتنے سے ٹیم کے اعتماد میں اضافہ ہوا ہے اور کھلاڑی اچھے نتائج کے لئے پُرامید ہیں۔انہوں نے کہا کہ میچ کیلئے حتمی کمبی نیشن کا فیصلہ کیا جانا ابھی باقی ہے، تاہم ٹیم کی پوری کوشش ہوگی کہ انگلینڈ کے خلاف بہترین کارکردگی پیش کی جائے۔ہیڈ کوچ کے مطابق محمد عباس انگلینڈ کی موجودہ کنڈیشنز میں پاکستان کے لئے اہم گیند باز ثابت ہوسکتے ہیں۔انہوں نے کہا کہ تمام کھلاڑیوں نے سیریز کے لئے بھرپور تیاری کی ہے اور محنت میں کوئی کمی نہیں چھوڑی۔سرفراز احمد نے بابراعظم کے فارم کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اگرچہ وہ پہلے ٹیسٹ میں نہیں کھیل رہے، تاہم وہ اچھے فارم میں ہیں۔سعود شکیل سمیت دیگر بلے باز بھی اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کر رہے ہیں اور امید ہے کہ مڈل آرڈر ٹیم کی توقعات پر پورا اترے گا۔انہوں نے کہا کہ بابراعظم کی موجودگی میں ٹیم مختلف کمبی نیشنز آزمانے پر غور کرتی، تاہم اہم کھلاڑی کی عدم دستیابی یقیناً ایک دھچکا ہے۔اس کے باوجود تمام کھلاڑیوں پُراعتماد ہیں کہ وہ اپنی ذمہ داری نبھائیں گے۔پاکستان اور انگلینڈ کے درمیان ۳؍ٹیسٹ میچوں کی سیریز کا پہلا مقابلہ ۱۹؍سے ۲۳؍اگست تک کھیلا جائے گا۔دوسرا ٹیسٹ ۲۷؍اگست سے جبکہ تیسرا اور آخری ٹیسٹ ۹؍ستمبر سے شروع ہوگا۔

ہاکی ورلڈ کپ: ہندوستان نے پاکستان کو دی 5-3 سے شکست

ہاکی ورلڈکپ 2026 کے پول ڈی مقابلے میں ہندوستان نے روایتی حریف پاکستان کو 5-3 سے شکست دے کر اگلے راؤنڈ میں جگہ بنالی۔

ہاکی ورلڈکپ 2026 کے پول ڈی مقابلے میں ہندوستان نے روایتی حریف پاکستان کو 5-3 سے شکست دے کر اگلے راؤنڈ میں جگہ بنالی۔ ہرمن پریت سنگھ کی قیادت میں ہندوستان نے شاندار کھیل پیش کیا۔ایمسٹلوین (نیدرلینڈز): ایف آئی ایچ ہاکی ورلڈکپ 2026 کے پول ڈی کے اہم مقابلے میں ہندوستان نے روایتی حریف پاکستان کو 5-3 سے شکست دے کر اگلے راؤنڈ میں رسائی حاصل کر لی۔ نیدرلینڈز کے ایمسٹلوین میں واقع ویگنر اسٹیڈیم میں کھیلے گئے مقابلے میں انڈین ٹیم نے ابتدا ہی سے جارحانہ کھیل کا مظاہرہ کیا اور پاکستان کو زیادہ تر وقت دباؤ میں رکھا۔ ہندوستان نے میچ کا آغاز تیزی سے کیا اور چوتھے منٹ میں اسے پنالٹی کارنر ملا۔ کپتان ہرمن پریت سنگھ نے اس موقع کا بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے گیند کو پاکستان کے گول پوسٹ میں پہنچا کر ہندوستان کو 1-0 کی برتری دلا دی۔ انڈین ٹیم نے 11ویں منٹ میں اپنی برتری دگنی کر دی۔ ابھیشیک کے شاندار پاس پر مندیپ سنگھ نے گول کر کے اسکور 2-0 کر دیا۔ پہلے کوارٹر کے اختتام تک ہندوستان نے کھیل پر اپنی گرفت مضبوط رکھی اور پاکستان کو گول کرنے کا کوئی موقع نہیں دیا۔ دوسرے کوارٹر میں بھی ہندوستان نے حملوں کا سلسلہ جاری رکھا۔ 20ویں منٹ میں ملنے والے پنالٹی کارنر پر ایک بار پھر ہرمن پریت سنگھ نے گیند کو جال میں پہنچایا اور ہندوستان کی برتری 3-0 ہوگئی۔ اس کے بعد

پاکستان نے مقابلے میں واپسی کی کوشش کی اور 21ویں منٹ میں حنان شاہد نے فیلڈ گول کر کے اپنی ٹیم کا کھاتا کھولا۔ تاہم پاکستان کی خوشی زیادہ دیر قائم نہ رہ سکی۔ دو منٹ بعد ابھیشیک نے ایک اور شاندار گول کر کے ہندوستان کی برتری 4-1 کر دی۔ 24ویں منٹ میں پاکستان کو ایک اور کامیابی ملی، جب سفیان خان نے پنالٹی کارنر کو گول میں تبدیل کر کے اسکور 4-2 کر دیا۔ اس مرحلے پر پاکستان نے میچ میں واپسی کی امید پیدا کی، لیکن ہندوستانی دفاع نے مسلسل دباؤ کے باوجود اپنی گرفت کمزور نہیں ہونے دی۔ تیسرے کوارٹر میں ہندوستان کے سکھجیت سنگھ کو گرین کارڈ بھی ملا، لیکن اس کے باوجود ہندوستانی ٹیم نے اپنی برتری برقرار رکھی۔ 34ویں منٹ میں ہندوستان کو پنالٹی اسٹروک ملا، جسے ہاردک سنگھ نے گول میں تبدیل کر کے اسکور 5-2 کر دیا۔ چوتھے اور آخری کوارٹر کے آغاز میں پاکستان نے ایک بار پھر گول کر کے مقابلے کو دلچسپ بنانے کی کوشش کی۔ 45ویں منٹ میں حنان شاہد نے اپنا دوسرا گول داغ کر پاکستان کا اسکور 5-3 کر دیا۔ اس کے بعد دونوں ٹیموں نے کئی حملے کیے، لیکن مزید کوئی گول نہ ہوسکا۔ ہرمن پریت سنگھ کی قیادت میں ہندوستانی ٹیم نے آخری لمحات میں پاکستان کو مزید گول کرنے کا موقع نہیں دیا اور 5-3 سے کامیابی حاصل کر لی۔ اس فتح کے ساتھ ہندوستان نے اگلے راؤنڈ میں جگہ بنالی، جبکہ شکست کے بعد پاکستان کا ہاکی ورلڈکپ 2026 میں سفر ختم ہوگیا۔ ورلڈکپ میں اس مقابلے سے قبل ہندوستان نے ویلز کو 3-1 سے شکست دی تھی، جبکہ دوسرے میچ میں اسے انگلینڈ کے ہاتھوں 2-4 سے شکست کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ ایف آئی ایچ مینز ہاکی ورلڈکپ 2026 کے ایک اہم اور سنسنی خیز مقابلے میں ہندوستان نے پاکستان کو 5-3 سے شکست دے کر ٹورنامنٹ کے دوسرے مرحلے میں جگہ بنالی ہے، جبکہ پاکستان کی عالمی کپ مہم یہیں ختم ہوگئی ہے۔ نیدرلینڈز کے شہر ایمسٹلوین کے ویگنر ہاکی اسٹیڈیم میں کھیلے گئے اس میچ میں بھارتی ٹیم نے شروع سے ہی جارحانہ کھیل کا مظاہرہ کیا۔ میچ کے دوران دونوں ٹیموں کی جانب سے بہترین کھیل دیکھنے کو ملا، جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔ بھارت کی کارکردگی: کپتان ہرمن پریت سنگھ نے دو شاندار گول کیے، ابھیشیک نے بھی دو گول اسکور کیے جبکہ ہاردک سنگھ نے ایک گول کر کے ٹیم کی جیت یقینی بنائی۔

گالے ٹیسٹ: ہندوستان نے میزبان سری لنکا کو ۱۶۵؍رنز سے دی شکست

ہندوستان کی جانب سے مانوستھار اور دیودت پڈیکل نے شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا، مانو نے پہلی اننگ میں 4 اور دوسری اننگ میں ۶؍وکٹیں حاصل کیں

ہندوستان کی جانب سے مانوستھار اور دیودت پڈیکل نے شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ مانو نے پہلی اننگ میں 4 اور دوسری اننگ میں 6 وکٹیں حاصل کیں۔ پڈیکل نے پہلی اننگ میں 167 تو دوسری اننگ میں 44 رن بنائے۔ ہندوستان نے سری لنکا کے خلاف پہلے ٹیسٹ میں شاندار جیت درج کی ہے۔ ہندوستانی ٹیم نے میزبان سری لنکا کو 165 رنز سے شکست دے دی ہے۔ اس جیت کے ہیرو بائیں ہاتھ کے اسپنر مانوستھار اور بائیں ہاتھ کے بلے باز دیودت پڈیکل رہے۔ مانو نے پہلی اننگ میں 4 اور دوسری اننگ میں 6 وکٹیں حاصل کیں۔ بائیں ہاتھ کے بلے باز دیودت پڈیکل نے بھی دونوں اننگ میں شاندار بلے بازی کا مظاہرہ کیا۔ انہوں نے پہلی اننگ میں 167 تو دوسری اننگ میں 44 رن بنائے، اس شاندار کارکردگی کے لیے ان کو پلیئر آف دی میچ کا ایوارڈ دیا گیا۔ ہندوستان نے پہلی اننگ میں 462 رنز کا بڑا اسکور کھڑا کیا تھا۔ اس کے جواب میں سری لنکا کی پہلی اننگ 284 رنز پر سمٹ گئی۔ ہندوستان کو پہلی اننگ کی بنیاد پر 178 رنز کی برتری حاصل ہوئی۔ اس

کے بعد دوسری اننگ میں ہندوستانی ٹیم 193 رنز بنائے اور سری لنکا کے سامنے جیت کے لیے 372 رنز کا ایک چیلنجنگ ہدف رکھا۔ سری لنکا کی ٹیم ہدف کا تعاقب کرتے ہوئے دوسری اننگ میں 206 رنز پر ہی سمٹ گئی اور ہندوستان نے یہ مقابلہ 165 رنز سے اپنے نام کرلیا۔ پانچویں روز سری لنکا نے 84 رنز پر 4 وکٹ سے آگے کھیلنا شروع کیا۔ سونل دنوشا اور دھننجے ڈی سلوا کریز پر تھے۔ سری لنکا کو پانچویں روز پہلا جھٹکا دھننجے ڈی سلوا کے طور پر لگا، جو 59 رنز بنا کر رویندر جڈیجہ کی گیند پر آؤٹ ہوئے۔ سری لنکا کو پانچواں جھٹکا 142 کے اسکور پر لگا۔ ڈی سلوا اور دنوشا کے درمیان 95 رنز کی پارٹنرشپ ہوئی۔ اس کے بعد بلے بازی کے لیے آئے نروشن ڈکویلا بھی کچھ خاص نہیں کر پائے اور 10 رنز بنا کر پرسدھ کرشنا کی گیند پر وکٹ کیپر پنت کو کیچ تھما بیٹھے۔ یہ سری لنکا کی چھٹی وکٹ تھی جو 165 کے اسکور پر گری۔ لنچ کے بعد مانوستھار نے ایک ہی اوور میں 3 وکٹیں حاصل کر کے سری لنکا کی کمر توڑ دی۔ پہلے سونل دنوشا (84) اور پھر پربھات جے سوریہ (0) کو آؤٹ کیا۔ اس کے بعد مانوستھار نے لہیرو کمارا (0) کو بھی پنت کے ہاتھوں کیچ آؤٹ کرایا، 199 کے اسکور پر سری لنکا کے یہ 3 وکٹ گرے۔ مانوستھار نے دوسری اننگ میں 6 اور پرسدھ کرشنا نے 2 وکٹیں حاصل کیں۔ ان کے علاوہ رویندر جڈیجہ اور محمد سراج کو 1-1 کامیابی ملی۔ ٹاس جیت کر پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے ہندوستان نے پہلی اننگز میں 462 رنز بنائے۔ دیودت پڈیکل نے شاندار 167 رنز کی اننگز کھیلی، جس میں 16 چوکے شامل تھے۔ انہوں نے کے ایل راہل کے ساتھ دوسری وکٹ کے لیے 162 رنز کی اہم شراکت قائم کی۔ راہل نے 11 چوکوں کی مدد سے 82 رنز بنائے، جبکہ دھروجریل نے 51 رنز کا تعاون دیا۔ سری لنکا کی جانب سے پربھات جے سوریا نے 4، کیشر انوانتھا نے 3 اور اسیتھا فرنانڈو نے 2 وکٹیں حاصل کیں۔

آسٹریلیا نے ویدرالڈ کو باہر کیا میٹ رینشا کو میکے ٹیسٹ کیلئے بلایا گیا

ڈاروِن میں بنگلہ دیش سے نو وکٹ کی مایوس کن شکست کے بعد جیک ویدرالڈ کو باہر کر دیا گیا ہے۔

آسٹریلیا نے اپنے ٹاپ آرڈر میں تبدیلی کرنے میں بہت کم وقت ضائع کیا ہے، ڈاروِن میں بنگلہ دیش سے نو وکٹ کی مایوس کن شکست کے بعد جیک ویدرالڈ کو باہر کر دیا گیا ہے۔ میتھیو رینشا کو ٹیم میں بلایا گیا ہے اور ۳۰؍سالہ کھلاڑی میکے میں ٹاپ آرڈر میں ٹریوس ہیڈ کے ساتھ شراکت داری کر سکتے ہیں۔ آسٹریلیا نے اپنے ٹاپ آرڈر میں تبدیلی کرنے میں بہت کم وقت ضائع کیا ہے، ڈاروِن میں بنگلہ دیش سے نو وکٹ کی مایوس کن شکست کے بعد جیک ویدرالڈ کو باہر کر دیا گیا ہے۔ میتھیو رینشا کو

ٹیم میں بلایا گیا ہے اور ۳۰؍سالہ کھلاڑی میکے میں ٹاپ آرڈر میں ٹریوس ہیڈ کے ساتھ شراکت داری کر سکتے ہیں۔ اپریل میں قومی معاہدہ ملنے کے بعد ویدرالڈ کے پہلے ٹیسٹ میں ۲۳؍اور صفر رن کا اسکور بنا۔ دوسری اننگز میں آگے بڑھنے سے پہلے وہ پہلی اننگز میں پچھڑ گئے۔ ان دُہری ناکامیوں نے ۱۲؍اننگز کے بعد ان کے کریئر کے اوسط کو ۲۰ء۳۶؍ پر لا دیا۔ آسٹریلیا کی ۱-۳؍ سے ایشیز جیت کے دوران ہیڈ کے ساتھ اپنے شاندار مظاہرے کے لیے ویدرالڈ کو انعام دیے جانے کے بعد یہ فیصلہ تیزی سے بدلا گیا ہے۔ انہوں نے ایل بی ڈبلیو اور گیند بازی آؤٹ سے نمٹنے کے لیے تکنیکی تبدیلیاں بھی کی تھیں، جس سے انہیں انگلینڈ کے خلاف پریشانی ہوئی تھی۔ میکڈونالڈز نے ویدرالڈ کی تبدیلیوں کے بارے میں کہا" ہاں، جیک جہاں پوزیشن لے کر کھڑا تھا اور اس کی موومنٹ کے پیٹرن میں کچھ تبدیلی آئی تھی۔" رینشا کی صلاحیتیں انہیں سیدھے واپسی کے لیے سب سے مناسب آپشن بناتی ہیں۔ وہ پچھلے سیزن میں سب سے اچھا مظاہرہ کرنے والے شیفیلڈ شیلڈ اوپنر تھے، جنہوں نے ۱۰؍اننگز میں ۵۰؍سے کم اوسط کے ساتھ تین سنچریاں بنائی تھیں۔ انہوں نے میکے میں دو فرسٹ کلاس سنچریاں بھی بنائی ہیں، جو اپنے پہلے ٹیسٹ کی میزبانی کرے گا۔ ان کا بین الاقوامی تجربہ ان کے حق میں ایک اور فیکٹر ہے۔ رینشا کے پاس ۱۴؍ٹیسٹ ہیں، حالانکہ ان کی سب سے حالیہ موجودگی تین سال پہلے دہلی میں ہوئی تھی، جب وہ مڈل آرڈر میں بلے بازی کر رہے تھے۔ آسٹریلیا کے پاس جوش انگلس کی شکل میں ایک اور آپشن ہے۔ ۳۱؍سالہ کھلاڑی ۱۳؍رکنی ٹیم کا حصہ بنے ہوئے ہیں اور اگرچہ انہوں نے شیفیلڈ شیلڈ کرکٹ میں عام طور پر نمبر ۵؍یا اس سے نیچے بلے بازی کی ہے، سلیکٹرز نے پہلے انہیں ایک ممکنہ ٹاپ آرڈر آپشن کے طور پر پہچانا ہے۔ انگلس نے دکھایا ہے کہ وہ اس ذمہ داری کو سنبھال سکتے ہیں، انہوں نے پچھلے نومبر میں انگلینڈ لائنز کے خلاف کرکٹ آسٹریلیا الیون کے لیے اوپننگ کی تھی اور ۴۰؍اور ناٹ آؤٹ ۱۲۵؍رنز کی اننگز کھیلی تھی۔ اس دوران، نمبر ۳؍پر مارنس لبوشین کی پوزیشن سلیکٹرز کے لیے غور کرنے کا ایک اور مسئلہ ہے۔

ہما قریشی کی فلم "بیان" کا آسٹریلین پریمیئر آئی ایف ایف ایم ۲۰۲۶ء میں ہوگا

جہاں اسے میلبورن میں بین الاقوامی ناظرین کے سامنے پیش کیا جائے گا

بالی ووڈ اداکارہ ہما قریشی نے اپنی آنے والی فلم "بیان" کے انڈین فلم فیسٹیول آف میلبورن (آئی ایف ایف ایم) (IFFM) ۲۰۲۶ء میں آسٹریلین پریمیئر پر خوشی کا اظہار کیا ہے۔ بالی ووڈ اداکارہ ہما قریشی نے اپنی آنے والی فلم "بیان" کے انڈین فلم فیسٹیول آف میلبورن (آئی ایف ایف ایم) (IFFM) ۲۰۲۶ء میں آسٹریلین پریمیئر پر خوشی کا اظہار کیا ہے۔ ہدایتکار اور مصنف بکاس رنجن مشرا کی لکھی اور ہدایت کردہ یہ ہندی پولیس

پروسیجرل ڈرامہ فیسٹیول کی آفیشل لائن اپ میں شامل کیا گیا ہے، جہاں اسے میلبورن میں بین الاقوامی ناظرین کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ فلم "بیان" میں ہما قریشی روہی نامی ایک باہمت اور اصول پسند پولیس افسر کا کردار ادا کر رہی ہیں، جو اپنے پہلے بڑے کیس کی تفتیش کرتی ہے۔ یہ مقدمہ ایک بااثر مذہبی لیڈر پر جنسی استحصال کے الزامات کے گرد گھومتا ہے۔ تحقیقات کے دوران روہی کو نظام کی رکاوٹوں، گواہوں کی ہچکچاہٹ اور انصاف کی راہ میں حائل مختلف مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اپنی فلم کے آسٹریلین پریمیئر پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے ہما قریشی نے کہا کہ "بیان" ان کے کریئر کی سب سے مشکل اور جذباتی طور پر اطمینان بخش فلموں میں سے ایک ہے۔ ان کے مطابق روہی ایک ایسی خاتون ہے جو شدید دباؤ کے باوجود اپنے اصولوں پر قائم رہتی ہے، اور اس کردار کو نبھانا بطور اداکاران کے لیے ایک منفرد تجربہ رہا۔ انہوں نے مزید کہا کہ فلم کی اصل طاقت صرف ایک سنسنی خیز تفتیشی کہانی نہیں بلکہ وہ اہم سوالات بھی ہیں جو طاقت، سچائی اور انصاف سے متعلق ہیں۔ ہما قریشی نے کہا کہ انہیں بے حد خوشی ہے کہ "بیان" کی نمائش انڈین فلم فیسٹیول آف میلبورن میں ہو رہی ہے، کیونکہ یہ فیسٹیول ہمیشہ جرات مندانہ اور بامعنی سنیما کو فروغ دیتا آیا ہے۔ اداکارہ نے امید ظاہر کی کہ ناظرین نہ صرف فلم سے متاثر ہوں گے بلکہ اس کے موضوع پر غور بھی کریں گے، اور فلم کا پیغام اختتام کے بعد بھی دیر تک ان کے ذہنوں میں باقی رہے گا۔

مالامال ویکلی ۲: پرانی کاسٹ کی واپسی، پریش، رتیش اور راجپال پھر ایک ساتھ

بالی ووڈ کی مقبول کامیڈی فلم "مالامال ویکلی" کے تقریباً دو دہائیوں بعد سیکوئل "مالامال ویکلی ۲" بننے جارہا ہے

بالی ووڈ کی مقبول کامیڈی فلم "مالامال ویکلی" کے تقریباً دو دہائیوں بعد سیکوئل "مالامال ویکلی ۲" بننے جارہا ہے۔ فلم کی نئی کاسٹ میں اصل فلم کے معروف اداکار پریش راول، رتیش دیش مکھ اور راجپال یادو کی واپسی کی تصدیق ہوگئی ہے۔ ان کے ساتھ اداکار اور سوشل میڈیا شخصیت ایلویش یادو بھی اہم کردار میں نظر آئیں گے۔ بالی ووڈ کی مقبول کامیڈی فلم "مالامال ویکلی" کے تقریباً دو دہائیوں بعد سیکوئل "مالامال ویکلی ۲" بننے جارہا ہے۔ فلم کی نئی کاسٹ میں اصل فلم کے معروف اداکار پریش راول، رتیش دیش مکھ اور راجپال یادو کی واپسی کی تصدیق ہوگئی ہے۔ ان کے ساتھ اداکار اور سوشل میڈیا شخصیت ایلویش یادو بھی اہم کردار میں نظر آئیں گے۔ ۲۰۰۶ء میں ریلیز ہونے والی "مالامال ویکلی" ایک کامیڈی فلم تھی، جس کی کہانی ایک چھوٹے سے گاؤں میں لاٹری کی جیتی ہوئی رقم کے گرد گھومتی تھی۔ ایک لاٹری ٹکٹ کے ملنے کے بعد گاؤں کے لوگوں میں اسے حاصل کرنے کی دوڑ شروع ہوجاتی ہے اور صورتحال مزاحیہ

افراتفری میں تبدیل ہوجاتی ہے۔ فلم میں پریش راول، اوم پوری، رتیش دیش مکھ اور راجپال یادو سمیت کئی بڑے فنکار شامل تھے۔ اصل فلم میں پریش راول نے لیلارام، رتیش دیش مکھ نے کنہیا اور راجپال یادو نے باجے بہادر کا کردار ادا کیا تھا۔ آنجہانی اداکار اوم پوری بھی فلم کا اہم حصہ تھے، اس لیے نئی فلم میں ان کی کمی شائقین ضرور محسوس کریں گے۔ تازہ اطلاعات کے مطابق سیکوئل میں رتیش دیش مکھ مرکزی کردار میں نظر آسکتے ہیں جبکہ پریش راول اور راجپال یادو بھی اہم کردار ادا کریں گے۔ فلم میں ایلویش یادو کی شمولیت بھی خاصی دلچسپی پیدا کر رہی ہے۔ یہ ان کے بالی ووڈ فلمی سفر کے لیے بھی ایک اہم قدم ہوگا۔ رپورٹس کے مطابق "مالامال ویکلی ۲" کی کہانی پہلی فلم کی نقل نہیں ہوگی بلکہ ایک نئی کہانی پیش کی جائے گی۔ تاہم فلم میں چھوٹے شہر یا قصبے کی زندگی، اچانک ملنے والی دولت، لالچ اور اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والی مزاحیہ صورتحال جیسے بنیادی عناصر برقرار رہیں گے۔ اس مرتبہ فلم کی ہدایت کاری امیت جوشی کریں گے، جو "تیری باتوں میں ایسا الجھا جیا" کے شریک ہدایت کاروں میں شامل رہے ہیں۔ اطلاعات کے مطابق فلم کی پروڈکشن ۲۰۲۶ء کے اختتام تک شروع کیے جانے کی توقع ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ اصل "مالامال ویکلی" کی ہدایت کاری پریہ درشن نے کی تھی۔ پریش راول نے مارچ ۲۰۲۶ء میں بھی تصدیق کی تھی کہ وہ سیکوئل کا حصہ ہیں۔ پریش راول، رتیش دیش مکھ اور راجپال یادو کی ایک ساتھ واپسی نے فلم کے حوالے سے پرانی یادیں تازہ کردی ہیں۔ خاص طور پر کامیڈی کے شائقین کو توقع ہے کہ تینوں اداکار ایک بار پھر اپنی مزاحیہ اداکاری سے فلم میں جان ڈالیں گے۔ تاہم "مالامال ویکلی ۲" کی ریلیز کی حتمی تاریخ ابھی سامنے نہیں آئی۔

وہاٹنی ہیوسٹن کا مشہور گیت کا لک اب باربی ڈول کی شکل میں

عالمی شہرت یافتہ امریکی گلوکارہ وہاٹنی ہیوسٹن کے مداحوں کے لیے ایک خاص خبر سامنے آئی ہے۔ میٹل نے اپنی باربی سگنیچر سیریز میں وہاٹنی ہیوسٹن کو شامل کرتے ہوئے ایک خصوصی باربی ڈول لانچ کی ہے، جو ان کے ۱۹۸۷ء کے مقبول گانے "I Wanna Dance With Somebody (Who Loves Me)" کی میوزک ویڈیو میں نظر آنے والے مشہور انداز سے متاثر ہے۔ عالمی شہرت یافتہ امریکی گلوکارہ وہاٹنی ہیوسٹن کے مداحوں کے لیے ایک خاص خبر سامنے آئی ہے۔ میٹل نے اپنی باربی سگنیچر سیریز میں وہاٹنی ہیوسٹن کو شامل کرتے ہوئے ایک خصوصی باربی ڈول لانچ کی ہے، جو ان کے ۱۹۸۷ء کے مقبول گانے "I Wanna Dance With Somebody (Who Loves Me)" کی میوزک ویڈیو میں نظر آنے والے مشہور انداز سے متاثر ہے۔ یہ خصوصی ڈول ۸؍اگست ۲۰۲۶ء کو مارکیٹ میں پیش کی گئی اور اس کی قیمت ۶۰؍امریکی ڈالر رکھی گئی ہے۔ اس باربی ڈول کو وہاٹنی ہیوسٹن کے ۱۹۸۰ء کی دہائی کے یادگار اسٹائل میں تیار کیا گیا ہے۔ ڈول نے ہلکے جامنی رنگ کی ribbed knit mini dress پہن رکھی ہے، جس کے ساتھ رنگین ڈراپ ایئر رنگز شامل ہیں۔ اس کے میک اپ میں خاص طور پر آنکھوں کے بولڈ میک اپ کو نمایاں کیا گیا ہے جبکہ بالوں کو وہاٹنی ہیوسٹن کے مشہور بڑے اور گھنے ۸۰؍کرلس کی شکل دی گئی ہے۔ ڈول کے جوتے بھی خاص انداز میں تیار کیے گئے ہیں۔ اس میں پوائنٹیڈ ٹو پمپس کے ساتھ سفید ٹیپر ڈ ہیلز دی گئی ہیں، جن پر سرخ اور نیلے رنگ کے ابسٹریکٹ ڈیزائن بنے ہوئے ہیں۔ وہاٹنی ہیوسٹن کی موسیقی سے وابستگی کو نمایاں کرنے کے لیے ڈول کے ساتھ مائیکروفون اور مائیک اسٹینڈ بھی دیا گیا ہے۔ 'I Wanna Dance With Somebody (Who Loves Me)' وہاٹنی ہیوسٹن کے سب سے مقبول گانوں میں شمار ہوتا ہے۔ یہ گانا ۱۹۸۷ء میں ریلیز ہوا تھا اور اس نے وہاٹنی ہیوسٹن کی عالمی پاپ اسٹار کے طور پر مقبولیت کو مزید بلندی دی۔ میوزک ویڈیو میں وہاٹنی ہیوسٹن کا رنگین لباس، بڑے بال اور پُرجوش پرفارمنس اس دور کی پاپ کلچر کی ایک نمایاں تصویر بن گئے تھے۔ اسی لیے باربی کے ذریعے اس مخصوص لک کو دوبارہ پیش کرنا وٹنی کے مداحوں کے لیے خاص اہمیت رکھتا ہے۔

جھانوی اور خوشی کپور کو آن لائن فحش مواد کے خلاف دہلی ہائی کورٹ سے تحفظ

بالی ووڈ اداکارہ خوشی کپور کو مبینہ طور پر فحش اور ہتک آمیز آن لائن مواد کے خلاف دہلی ہائی کورٹ سے قانونی تحفظ مل گیا ہے۔

بالی ووڈ اداکارہ خوشی کپور کو مبینہ طور پر فحش اور ہتک آمیز آن لائن مواد کے خلاف دہلی ہائی کورٹ سے قانونی تحفظ مل گیا ہے۔ عدالت نے سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کو خوشی کپور سے متعلق ایسے مواد کو ہٹانے کی ہدایت دی ہے جو مبینہ طور پر قابل اعتراض، فحش یا ان کی شناخت اور شخصیت کا غیر مجاز تجارتی استعمال کرتا ہو۔ بالی ووڈ اداکارہ خوشی کپور کو مبینہ طور پر فحش اور ہتک آمیز آن لائن مواد کے خلاف دہلی ہائی کورٹ سے قانونی تحفظ مل گیا ہے۔ عدالت نے سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کو خوشی کپور سے متعلق ایسے مواد کو ہٹانے کی ہدایت دی ہے جو مبینہ طور پر قابل اعتراض، فحش یا ان کی شناخت اور شخصیت کا غیر مجاز تجارتی استعمال کرتا ہو۔ یہ حکم ۱۲؍اگست کو اس وقت جاری کیا گیا جب عدالت خوشی کپور کی جانب سے دائر درخواست پر سماعت کر رہی تھی۔ درخواست میں اداکارہ نے اپنے شخصیت اور تشہیری حقوق (Personality and Publicity Rights) کے تحفظ کا مطالبہ کیا تھا۔ خوشی نے عدالت کی توجہ ایسے سامان اور مرچنڈائز کی غیر مجاز فروخت کی جانب بھی دلائی تھی، جن میں ان کی شخصیت، نام یا شناخت سے جڑی چیزوں کا استعمال کیا جا رہا تھا۔ جسٹس جیوتی سنگھ نے کہا کہ عدالت ایک John Doe Order جاری

کرے گی۔ اس کا مقصد ایسے نامعلوم افراد کو بھی خوشی کپور کی شناخت اور شخصیت کا غلط یا تجارتی استعمال کرنے سے روکنا ہے، جن کی شناخت فی الحال سامنے نہیں آئی ہے۔ اس حکم کے ذریعے اداکارہ کو مستقبل میں سامنے آنے والے نامعلوم افراد یا اداروں کے خلاف بھی تحفظ فراہم کیا جاسکتا ہے۔ خوشی کپور کی درخواست پر یہ کارروائی ان کی بہن جھانوی کپور کو اسی نوعیت کے معاملے میں ریلیف ملنے کے ایک دن بعد سامنے آئی۔ جھانوی کے معاملے میں عدالت نے مبینہ طور پر فحش اور قابل اعتراض آن لائن مواد ہٹانے کی ہدایت دی تھی۔ تاہم عدالت نے ان کے نام سے چلنے والے تمام فین پیجز اور فین کلبز پر مکمل پابندی عائد کرنے سے انکار کیا۔ عدالت نے واضح کیا کہ کسی عوامی شخصیت کے بارے میں ہر قسم کی تنقید یا گفتگو کو روکا نہیں جا سکتا۔ قانونی تحفظ دیتے وقت یہ فرق کرنا ضروری ہے کہ کون سا مواد جائز تبصرہ ہے اور کون سا مواد فحاشی، ہراسانی یا تجارتی استحصال کی حد عبور کرتا ہے۔ جج کے مطابق قانون ہر قسم کی گفتگو یا تنقید کو مکمل طور پر روکنے کی اجازت نہیں دے سکتا۔ اگر کسی مواد میں فحاشی، مالی فائدہ حاصل کرنے کی کوشش یا انتہائی نامناسب اور سنگین نوعیت کا مواد شامل ہو تو عدالت مداخلت کر سکتی ہے، لیکن تمام فین کلبز یا فین پیجز کو بند کرنا مناسب طریقہ نہیں ہوسکتا۔ عدالت نے یہ بھی مشاہدہ کیا کہ عوامی زندگی سے وابستہ افراد کو سوشل میڈیا پر تنقید اور بعض اوقات گالم گلوچ کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ جج نے اس بات پر زور دیا کہ کسی شخص کے مشہور ہونے کی وجہ سے اس کے بارے میں ہر قسم کی گفتگو پر پابندی نہیں لگائی جاسکتی۔ عدالت کو یہ طے کرنا ہوگا کہ جائز تنقید کہاں ختم ہوتی ہے اور قابل اعتراض یا غیر قانونی مواد کہاں سے شروع ہوتا ہے۔ انہوں نے یہ بھی سوال کیا کہ بعض لوگ اپنے غلط کاموں کو چھپانے کے لیے "سیلیبریٹی یا پرسنالٹی رائٹس" کا سہارا لے سکتے ہیں، تو ایسی صورت میں عدالت کس حد تک پابندی عائد کر سکتی ہے۔